

حقائق، نماز، دعاؤں اور حشیل وغیرہ کے سائل سکھنے کے لیے بہترین کتاب



قانون شریعت

مؤلف

غلیبه رحمة الله القوى

حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جوپوری



پیشکش:

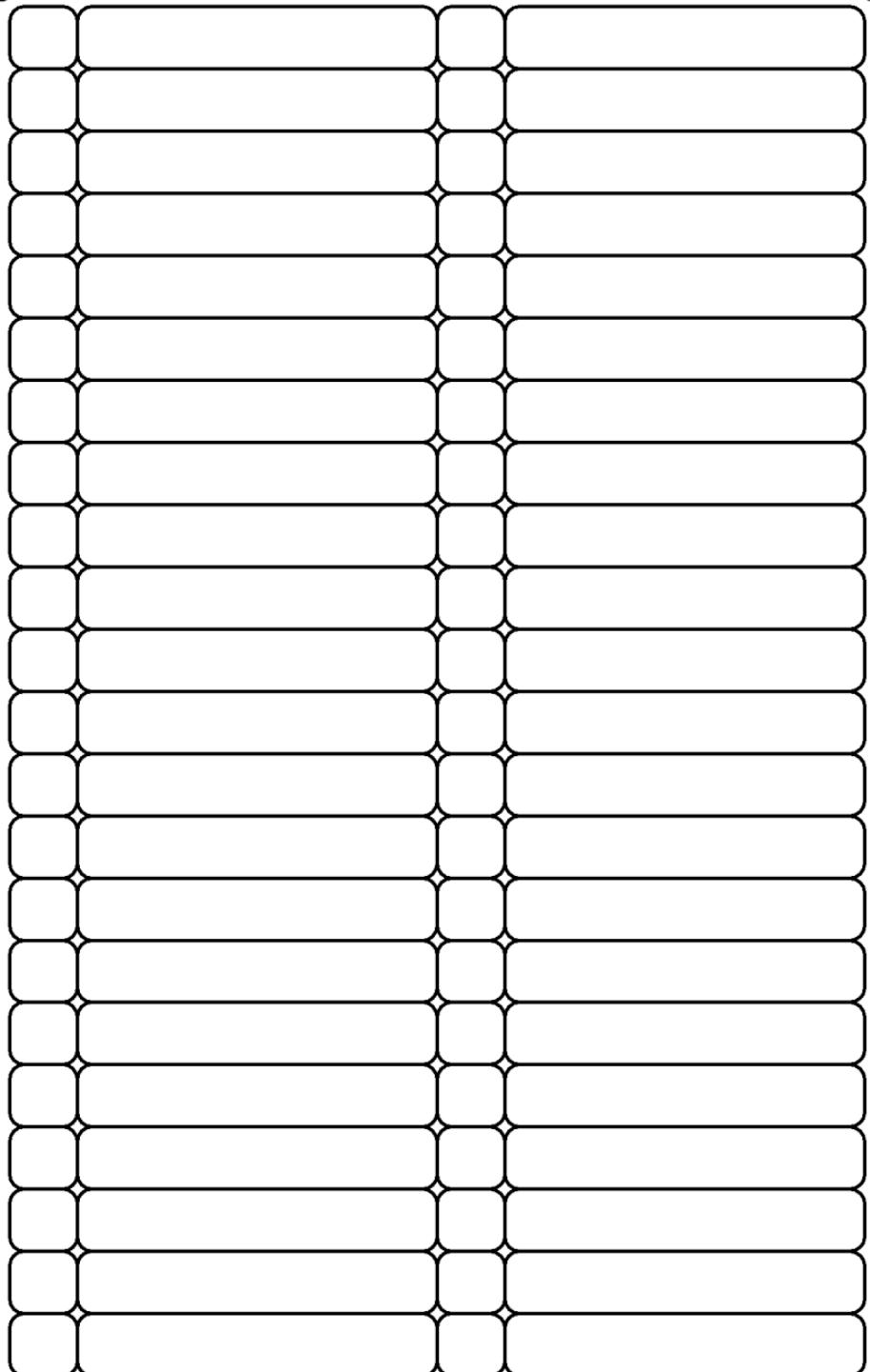
مجلس المدینۃ للعلمیۃ (بوہت اسلامی)

شعبہ تجزیع



یادداشت

دورانِ مطالعہ ضروری انڈر لائئن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَ علم میں ترقی ہوگی۔



عقائد، نماز، وضو اور غسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

قائموں شرکت

(نصاب جامعۃ المدینہ (للبینین) کے مطابق نماز کے باب تک)

مؤلف

علیہ رحمۃ اللہ الفوی

خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی مشیش الدین احمد جو پوری



مجلس المدینۃ العلیمیۃ (دھوت اسلامی)

(شعبہ تحریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیکم بارسول الله وعلی الرَّحْمَنِ رَحْمَانٍ بِعَبْدِهِ الْجَبَرِ

نام کتاب : قانون شریعت

مؤلف : حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جوپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تحریخ)

پہلی پار : ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینۃ باب المدینۃ کراچی

مکتبۃ المدینۃ کی شاخیں

فون: 021-34250168	کراچی: فیضانِ مدینۃ پرانی سبزی منڈی باب المدینۃ کراچی	01
فون: 042-37311679	لاہور: داتا در بار مارکیٹ گنج بخش روڈ	02
فون: 041-2632625	سردار آباد: (فیصل آباد) ایمن پور بازار	03
فون: 05827-437212	میر پور کشمیر: فیضانِ مدینۃ چوک شہید ایں میر پور	04
فون: 022-2620123	حیدر آباد: فیضانِ مدینۃ آنندی ناؤن	05
فون: 061-4511192	ملٹان: نزد پتیل والی مسجد اندر وون بوہر گیٹ	06
فون: 051-5553765	راولپنڈی: فضل داد پلازا گمشی چوک اقبال روڈ	07
فون: 0244-4362145	نواب شاہ: چکر بازار نزد MCB بینک	08
فون: 071-5619195	سکھر: فیضانِ مدینۃ بیراج روڈ	09
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینۃ شکنپور و موڑ	10
فون: 053-3021911	گجرات: مکتبۃ المدینۃ میلان (فوبارہ چوک)	11

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مد نی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
31	تقدیر	13	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
31	بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟	17	پیش افظ
32	نبی اور رسول	19	کچھ مصنف کے بارے میں
32	رسول کے معنی	22	تمہید اور مصروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
32	نبی کون ہوتا ہے؟	24	عقائد کا بیان
33	نبی کا چال چلن، شکل و صورت، حسب نسب معصوم کون ہے؟	24	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے عقیدے
33	نبی کی طرف تلقیہ کی نسبت کا حکم	25	خدا تعالیٰ کی توحید و مکالات
34	ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم	26	ہدایت و گمراہی کس کی طرف سے ہے؟
34	نبی کی عظمت	26	خدا تعالیٰ کی تشرییعہ
35	نبی کی حیات	27	الفاظِ تشبیہ کی تاویل
36	نبی کا علم	27	کیا چیزیں حدادیت ہیں اور کیا قدیم؟
37	انبیاء (علیہم السلام) کے رتبے	28	اللہ تعالیٰ کی خالقیت، ووجوب خود کے معنی
37	سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی	28	اللہ تعالیٰ کا علم وارادہ
38	ہمارے نبی کی خاص خاص فضیلیتیں اور مکالات	29	خدا تعالیٰ کی قدرت
		30	خدا تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں
			خدا تعالیٰ کا ارتقاء
			اللہ تعالیٰ نے عالم کو کیوں پیدا کیا؟
			خدا کی ہر عیب سے پا کی

48	حشر کے کیا معنی ہیں؟	40	نبی کی کسی چیز کو ہلکا جانے کا حکم
49	کن لوگوں کے بدن کو مٹنیں کھا سکتی؟	40	مجزہ
49	قیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں	40	مجزہ اور کرامت کا فرق
52	وَجَالَ كَانَكُلَّا	41	نبی کی لکڑش کا حکم
52	وَجَالَ كَي صَفَّتْ اور اس کے کرتب	41	الله تعالیٰ کی کتاب میں
53	حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا آسمان سے أُترنا	42	ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان
53	حضرت امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ظاہر ہونا	43	جن کا بیان
54	يَا جُون وَمَا جُون كَانَكُلَّا	44	موت اور قبر کا بیان
55	دَآبَةُ الْأَرْضِ كَانَكُلَّا	45	کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟
55	دَآبَةُ الْأَرْضِ کیا چیز ہے؟	45	موت کیا ہے؟
55	قیامت کن لوگوں پر آئے گی؟	45	مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟
55	قیامت کب آئے گی اور کس طرح آئے گی؟	46	کیا روح بھی مرتی ہے؟
58	شَفَاعَتْ کی بعض صورتیں	46	روح کی موت اور بعض احوال
58	کون کون لوگ شفاعت کریں گے؟	47	قبر کا دبana
60	میزان	48	منکر کمیر کیسے ہیں کب آتے ہیں اور کیا سوال
60	میزان کیا ہے؟		کرتے ہیں؟
60	صراط	48	قبر میں کس سے سوال نہیں ہوتا؟
60	صراط کیا ہے؟		عذاب و ثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟
			بدن کے اصلی اجزاء کیا ہیں اور کہاں ہیں؟

71	فضل خلیفہ کون ہے	61	حوضِ کوثر
71	صحابہ و اہل بیت	61	حوضِ کوثر کیا ہے؟
71	صحابی کس کو کہتے ہیں؟	61	مقامِ محمود
71	صحابی کی توہین کا حکم	61	مقامِ محمود کیا ہے؟
72	حضرات شیخین کی توہین کا حکم	61	لواءُ الحمد
72	حضرت معاویہ کو برائی کہنے کا حکم	61	لواءُ الحمد کیا ہے؟
72	اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں	62	جنت کا بیان
73	ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عیب لگانے والے کا حکم	63	دوزخ کا بیان
73	حضرت امام حسین کو باغی کہنے والے کا حکم	65	ایمان و کفر کا بیان
73	یزید کا حکم	65	ایمان کیا ہے؟
73	اختلافاتِ صحابہ کا حکم	66	کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟
74	ولایت کا بیان	66	شرک کے معنی
74	ولیُّ اللہ کی تعریف	67	کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم
75	اویلاءُ اللہ کا علم و قدرت	68	اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم
77	پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟	68	بدعت کی تعریف
78	تقلید	69	امامت و خلافت کا بیان
78	امامِ معین کی پیروی	69	امامت کبریٰ کے شرائط
80	نماز	70	کب امام کی اطاعت فرض ہے؟
80	کس عمر میں بچ کو نماز سکھائی جائے؟	70	خلفاءٰ راشدین
80	شرائط نماز	70	خلافتِ راشدہ کی مدت

نماز کی پہلی شرط یعنی طہارت کا بیان	نماز کی پہلی شرط یعنی طہارت کا بیان	نماز کی پہلی شرط یعنی طہارت کا بیان
نماست غلیظہ کے احکام	نماست غلیظہ کے احکام	نماست غلیظہ کے احکام
نماست خفیہ کے احکام	نماست خفیہ کے احکام	نماست خفیہ کے احکام
نماست غلیظہ و خفیہ کا فرق کب معتبر ہے؟	نماست غلیظہ و خفیہ کا فرق کب معتبر ہے؟	نماست غلیظہ و خفیہ کا فرق کب معتبر ہے؟
نماست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟	نماست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟	نماست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟
کون کون سی چیزیں نماست خفیہ ہیں؟	کون کون سی چیزیں نماست خفیہ ہیں؟	کون کون سی چیزیں نماست خفیہ ہیں؟
جو ٹھے اور پسینہ کا بیان	جو ٹھے اور پسینہ کا بیان	جو ٹھے اور پسینہ کا بیان
کس کس کا جو ٹھاپاک ہے	کس کس کا جو ٹھاپاک ہے	کس کس کا جو ٹھاپاک ہے
کافر کے جو ٹھے کا حکم	کافر کے جو ٹھے کا حکم	کافر کے جو ٹھے کا حکم
کن جانوروں کا جو ٹھانجس ہے؟	کن جانوروں کا جو ٹھانجس ہے؟	کن جانوروں کا جو ٹھانجس ہے؟
مشکوک و مکروہ جو ٹھے کے بعض احکام	مشکوک و مکروہ جو ٹھے کے بعض احکام	مشکوک و مکروہ جو ٹھے کے بعض احکام
جو حکم جو ٹھے کا ہے وہی لعاب اور پسینہ کا	جو حکم جو ٹھے کا ہے وہی لعاب اور پسینہ کا	جو حکم جو ٹھے کا ہے وہی لعاب اور پسینہ کا
تیم کا بیان	تیم کا بیان	تیم کا بیان
تیم کا طریقہ، تیم کی نیت	تیم کا طریقہ، تیم کی نیت	تیم کا طریقہ، تیم کی نیت
تیم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟	تیم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟	تیم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟
کس چیز سے تیم جائز ہے اور کس سے نہیں؟	کس چیز سے تیم جائز ہے اور کس سے نہیں؟	کس چیز سے تیم جائز ہے اور کس سے نہیں؟
تیم توڑنے والی چیزیں	تیم توڑنے والی چیزیں	تیم توڑنے والی چیزیں
خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان	خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان	خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان
مسح موزہ کا طریقہ	مسح موزہ کا طریقہ	مسح موزہ کا طریقہ
مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟	مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟	مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

132	لو ہے تا بنے چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ	120	حیض کا بیان
132	آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	120	حیض کی تعریف
133	کھال پاک کرنے کا طریقہ	121	حیض کی مدت
134	شہد پاک کرنے کا طریقہ	122	حیض آنے کی عمر
134	تیل، گھی پاک کرنے کا طریقہ	122	حیض کے رنگ
134	درخت اور دیوار اور جڑی اینٹ کیسے پاک ہوتی ہے؟	122	نفاس کا بیان
135	استنجے کا بیان	125	نفاس کی تعریف اور مدت
135	استنجے کے آداب	125	حیض و نفاس کے احکام
135	استنجے کا طریقہ	126	استحاضہ کا بیان
135	استنجے سے پہلے کی دعا	126	استحاضہ کی تعریف اور حکم
136	استنجے کے بعد کی دعا	128	معدودوں کا بیان
136	طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا	128	معدود کی تعریف
137	طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا	129	نحس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ
138	گرمی جاڑے کے استنجے کا فرق	129	پانی کے سوا دسری پاک کرنے والی چیزیں
138	استبراء کا حکم		موٹی نجاست پاک کرنے کا طریقہ
138	استبراء کی تعریف	130	نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بو رہ جائے اس کا حکم
138	استبراء کا طریقہ	130	پتی نجاست پاک کرنے کا طریقہ
139	پانی اور مٹی کے علاوہ کن چیزوں سے استنجاء جائز ہے	131	نچوڑنے کی حد
			جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ

148	مستحب اوقات	139	وُضُو کے بچے ہوئے پانی کا حکم
151	مکروہ اوقات	139	طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم
151	طلوع سے کیا مراد ہے	140	نماز کی دوسری شرط یعنی ستر عورت کا
152	نصف الٹہار اور خجھیٰ گبریٰ کا بیان	140	بیان
153	کن بارہ و تقویں میں نفل پڑھنا منع ہے؟	140	کتنا ستر فرض ہے؟
155	اذان کا بیان	141	مرد میں اعضائے عورت نو ہیں
155	اذان کا ثواب	142	عورت کے اعضائے عورت کا شمار
156	اذان کا طریقہ	143	محرم اور غیر محروم کی تعریف
156	اذان کے الفاظ	143	کون لوگ محرم ہیں اور کون غیر محرم؟
156	اذان کی جگہ	144	نماز کی تیسرا شرط یعنی وقت کا بیان
156	اذان کے بعد کی دعا	144	فجر کا وقت
157	کن نمازوں کے لیے اذان کی جائے؟	144	صبح صادق کس کو کہتے ہیں
157	اذان کا حکم	145	ظہر کا وقت
157	اذان کب کہی جائے؟	146	سایہِ اصلی کی تعریف
158	اذان کا وقت	146	دو پھر ڈھلنے کی پہچان
158	کن نمازوں میں اذان نہیں؟	146	جمع کا وقت
158	عورت کی اذان کا حکم	146	غُصّہ کا وقت
158	بچے، اندھے بے وُضُو کی اذان کا حکم	147	مغرب کا وقت
159	اذان کون کہے؟	147	شَفَقَ کس کو کہتے ہیں؟
159	اذان کے درمیان بات کرنے کا حکم	148	عشاء کا وقت
160	اذان کا جواب	148	وشر کا وقت

174	کن باتوں کے چھٹنے سے سجدہ سہو نہیں ہوتا؟	160	اذان ہوتے وقت تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں
177	سجدہ تلاوت	161	إقامة کا بیان
177	سجدہ تلاوت کیا ہے	162	إقامة کا جواب
177	سجدہ تلاوت کامسنون طریقہ	163	نماز کی چوتھی شرط یعنی استقبال قبلہ کا بیان
178	سجدہ تلاوت کے شرائط	163	
181	مجلس بدلنے کی صورتیں	163	کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہو سکتی ہے؟
182	قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان	164	اگر قبلہ نہ معلوم ہو تو کیا کرے؟
182	قرأت میں کتنی آواز ہونی چاہیے؟	164	
183	کون کون سی سورتیں طوال مفضل ہیں اور کون سی قصائر مفضل	165	نماز کی پانچویں شرط یعنی نیت کا بیان
185	درمیان سے سورۃ چھوڑنے کا حکم	166	نماز کی چھٹی شرط یعنی تکبیر تحریمہ کا بیان
185	قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان	166	
186	جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے	166	تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟
186	نماز کے باہر قرآن پڑھنے کا بیان	171	نماز کا طریقہ
189	قرآن شریف کے آداب	171	
190	جماعت کا بیان	172	فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم
190	کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے	174	فرائض نماز
191	جماعت ثانیہ کا حکم	174	واجبات نماز
192	کن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے	174	سجدہ سہو کا بیان

208	غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم	192	اکیلا مقتدی کہاں کھڑا ہو
209	کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم	193	صف کے مسائل
209	الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم	193	امام کون ہو سکتا ہے؟
209	تصویر کے احکام	195	بد نہ بہ کے پیچھے نماز کا حکم
211	مکروہ تنزیہ کس کو کہتے ہیں؟	196	فائزت کی اقتداء کا حکم
211	ننگے نماز پڑھنے کے احکام	197	مشبوق کی تعریف
213	مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے		کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے
213	نمازی کے آگے آگ کا حکم	199	جماعت قائم کرنے کا طریقہ
214	نماز کے لیے دوڑنے کا حکم	201	نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان
214	نماز توڑنے کا اعذر	202	عمل کشیدہ قلیل کی تعریف
214	مصیبت زدہ کے لیے نماز توڑنا	203	نماز میں سانپ بچومار نے کی صورت
215	نقسان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا	205	سُرہ کے معنی
215	احکام مسجد	205	سُرہ کن چیزوں کا ہو سکتا ہے
215	مسجد میں جاتے وقت کی دعاء	205	نمازی آگے سے گزرنے والے کو س
215	مسجد سے نکلتے وقت کی دعاء		طرح روکے؟
216	قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کے احکام	206	نماز کے مکروہات کا بیان
216	مسجد کی چھت کے آداب	206	نماز میں کپڑا لٹکانے کا حکم
216	مسجد کو راستہ بنانے کے احکام	207	نماز میں انگلی چکانے کا حکم
216	مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے احکام	207	مکروہ تحریکی کس کو کہتے ہیں؟
			کمر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

222	سُنّت مُؤَكَّدہ اور غیر مُؤَكَّدہ کی تعریف اور احکام	217	مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے احکام
223	کون کون سی نمازیں سُنّت مُؤَكَّدہ ہیں؟	217	مسجد میں کوئی گندگی میں وغیرہ ڈالنے کے احکام
223	سُنّتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل		
224	کب نفل جائز ہے؟	217	مسجد میں ناپاک تبلیغ جانا منع ہے
224	کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟	217	مسجد میں ناپاک گارالگانا منع ہے
224	صلوٰۃُ الْاَوَّلَیْنِ	217	مسجد میں وضو کب کر سکتا ہے؟
226	سُنّت و نفل کہاں پڑھنا بہتر ہے؟	218	مسجد میں جو کوڑا وغیرہ نکلے اسے کیا کرے
226	تجھڈ کی نماز		
226	اشراق کی نماز	218	مسجد میں کب پیڑا لگانے کی اجازت ہے
227	چاشت کی نماز	218	مسجد میں محرجہ کب اور کس لیے بنایا جاسکتا ہے
227	إِسْتِخَارَةُ كَيْ نَمَازٍ		
227	إِسْتِخَارَةُ كَيْ دُعَاءً	218	مسجد میں سوال اور سائل کو دینے کا حکم
228	کب إِسْتِخَارَةُ کیا جائے؟	218	بد بودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے
228	نماز حاجت		
230	ترواتح کی نماز کا بیان	219	مسجد میں بات کرنا منع ہے
233	بیمار کی نماز	219	مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت
233	بیمار کب نماز چھوڑ سکتا ہے؟	219	وَثَرَ کی نماز
235	قضاء نماز کا بیان	220	دعائے قنوت اور اس کے احکام
235	قضائی تعریف	222	وَثَرَ کی نماز کب جماعت سے ہو سکتی ہے؟
236	قضائی وقت	222	سُنّتوں اور اقلیوں کا بیان

252	کیا شہر میں جمُعَةٌ جگہ ہو سکتا ہے؟	237	کس نماز کی قضا معاف ہے؟
252	جمُعَه کون قائم کر سکتا ہے؟	237	قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا
253	جماع کا وقت		بیان
254	جماع کا خطبہ	240	بالغ ہونے کی عمر
254	خطبہ کس کو کہتے ہیں؟	240	نماز کا فنذیہ
254	خطبہ میں کیا چیزیں سنتے ہیں؟	242	مسافر کی نماز کا بیان
256	جماع کی جماعت	244	مسافر کے احکام
257	جماع واجب ہونے کی شرطیں	244	قصیر کے معنی
260	خطبہ کے کچھ اور مسائل	244	سُنّتوں کی قصر نہیں
261	جماع کے علاوہ دیگر خطبوں کا حکم	245	نیست اقامت کی شرطیں
261	سُعَی کب واجب ہے؟	246	وطنِ اصلی کی تعریف
263	عیدِ یمن کا بیان	247	عورت کو بغیر حرم کے سفر کی اجازت
263	عید کے دن کیا باتیں مستحب ہیں؟		نہیں
263	کس چیز کی اور کیسی انوٹھی جائز ہے؟	248	سواریوں پر نماز پڑھنے کا بیان
264	نماز عید کا طریقہ	249	کن عنزوں سے سواری پر نماز ہو سکتی ہے؟
266	عید اور بقیر عید کی نماز کا وقت اور حدت		چلتی گاڑی پر نماز کا حکم
267	مکبیر تشریق کیا ہے؟	249	کشتی یا جہاز پر نماز کے احکام
268	مکبیر تشریق کس پر واجب ہے اور کب واجب ہے؟	250	
		251	جماع کا بیان
270	گھنی کی نماز	251	شرائطِ جمُع
270	خوف و مصیبت کے وقت نماز مستبہ ہے	251	مضرووف نامے مضر کا کیا مقصد ہے؟

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

”اے رب مجھے علم نافع عطا فرما“ کے اکیس حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”21 نتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔“

(جامع صغیر للسيوطی، ص ۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)

دومَدَنی پھول: ①﴿ بغير اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

②﴿ جتنی اچھی نتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تَوْذِیْہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿4﴾ تَشْییہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ کی رضا کے لیے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتی الامکان اس کا باوضواور ﴿7﴾ قبلہ رُوم طالعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللّٰہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَ جَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ”فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿13﴾ (ب، ۱، النحل: ۴۳) ترجمہ: کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو گر تمہیں علم نہیں۔“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا ﴿14﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے

صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ۱۴) کتاب مکمل پڑھنے کے لیے بنیت حصول علم دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ۱۵) (اپنے ذاتی نسخے پر) **عندَ الضرورَةِ** (یعنی ضرورت) خاص خاص مقامات پر اغدر لائے کروں گا ۱۶) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ۱۷) اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُوا“ ایک دوسرے کو تخفہ دوآپس میں محبت بڑھے گی (مؤطا امام مالک، حدیث: ۱۷۳۱، ۴۰۷ / ۲) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حساب تو فیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تخفہ دوں گا ۱۸) جن کو دوں گا حتی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً 63) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لجھے ۱۹) اس کتاب کے مطالعے کا ساری امت کو ایصالی ثواب کروں گا ۲۰) ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ۲۱) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی میں تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی آنلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر بالسنۃ دائم بَرَکَاتُهُم
العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کا مرتب کردہ رسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃ طلب فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ يٰسُورَ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائیٰ ڈامت برکاتہم العالیہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى إِحْسَانِهِ وَ بِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تبليغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عظیم مقصتم رکھتی ہے، ان تمام امور کو حسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثیر ہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- ﴿1﴾ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
- ﴿2﴾ شعبہ درسی کتب
- ﴿3﴾ شعبہ اصلاحی کتب
- ﴿4﴾ شعبہ تراجم کتب
- ﴿5﴾ شعبہ تفتیش کتب
- ﴿6﴾ شعبہ تخریج^(۱)

۱..... تادم تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) ۱۰ شعبے مرید قائم ہو چکے ہیں: (7) فیضان قرآن (8) فیضان حدیث (9) فیضان صحابہ و اہل بیت (10) فیضان صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیر اہلسنت (12) فیضان مدنی مذکورہ (13) فیضان اولیا و علماء (14) بیانات دعوتِ اسلامی (15) رسائل دعوتِ اسلامی (16) عربی ترجم۔ (مجلس المدينة العلمية)

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۃ شمع رسالت، مجید دین و ملکت، حامی سنت، ماجی پدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خاں علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الْوَسْعِ سُهْلِ اُسْلُوبِ میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بینیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خوبی بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِشَمْوَلِ ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دون گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرمाकردونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر گنبد خضرا شہادت، جنتِ ابقیع میں مدن اور جنتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اَمِينٌ بِحَادِهِ النَّبِيِّ اَلْأَمِينٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
اَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پیش لفظ

قانون شریعت، خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی ابوالمحالی شمس الدین احمد جو پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے، یہ دعوتِ اسلامی کے جامعاتِ المدینہ (للبنین) کے نصاب میں شامل ہے۔ مجلس جامعاتِ المدینہ کے مشورے سے مجلس ”المدینہ العلمیہ“ نے اس پر کام کیا ہے اور درج ذیل خصوصیات سے مُرِئَن کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

﴿اس علمی و فقہی ذخیرے کو مفید ترینانے کے لیے متعدد مطبوع نسخوں کو سامنے رکھ کر مقابل کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چند قدیم مطبوعے حاصل کئے گئے اور کم و بیش 32 سال قبل شائع ہونے والے ایک قدیم نسخے سے بھر پور استفادہ کیا گیا نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت کو بھی پیش نظر کھا گیا ہے تا کہ شرعی اغلاط سے مُبِرراً اور بہتر نسخہ دستیاب ہو۔﴾ مسائل کی تخریج نہیں کی گئی کیونکہ اس سے قبل پوری بہار شریعت پر بالتفصیل تخریج، تحقیق، تسهیل و حواشی وغیرہ کا کام ہو چکا ہے اور چونکہ قانون شریعت کو بہار شریعت کی تلخیص کہا جاتا ہے لہذا تخریج اور تفصیل کے لیے بہار شریعت کی طرف رجوع کیا جائے، ہاں مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (عربی، اردو اور فارسی میں) جو حواشی تحریر فرمائے ہیں ان کی تخریج، تبیق اور تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔﴾ جن مسائل کی توضیح، ترجیح و تصحیح کی ضرورت تھی وہاں حاشیہ میں اس سے متعلق تفصیل بیان کی گئی ہے،﴾ جن حواشی کے آخر میں ”۱۲ امنہ“ لکھا ہے وہ مصنف کی طرف سے ہیں، نیز جہاں مصنف نے حوالہ لکھا ہے وہاں اسی سے متصل بین القویین علمیہ کی طرف سے تخریج شامل کی گئی ہے اور اس کا رسم الخط (Font Style) جدراً کھا گیا ہے۔﴾ مطبوعہ نسخوں میں مصنف کے حواشی کے آخر میں کہیں ”۱۲ امنہ“ کہیں ”۱۲“

کہیں ”منہ“ اور بعض مقامات پر کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ علمیہ کی طرف سے ان تمام مقامات پر ”۱۲ منہ“ لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور جہاں ”۱۲ منہ“ یا ”۱۲“ یا ”منہ“ لکھنے سے رہ گیا تھا وہاں چھوٹے ہوئے لفظ کو بین القوسین لکھا گیا ہے۔ ہر مسئلہ نئی سطر سے شروع کیا گیا ہے اور باب کے تحت ہر مسئلہ پر نمبر لکھا گیا ہے جس سے مسئلہ تلاش نے میں بہت آسانی ہوگی۔ غیر معروف اور مشکل الفاظ کے معانی اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں تسهیل کا التراجم کیا گیا ہے اور جا بجا الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ جہاں درود پاک اور عز و جل بین القوسین لکھا ہے وہ ”المدینۃ العلمیۃ“ کی طرف سے ہے۔ جن دعاؤں اور عربی عبارات کا ترجمہ مؤلف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہیں لکھا، حاشیہ میں ان کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ جن کتب سے تحریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست ”مأخذ و مراجع“ کے نام سے بنائی گئی ہے۔ علامات ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انور ٹڈ کاما ز (Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔ دو مرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عز و جل کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحْمَہُمُ اللہُ السَّلَامُ بالخصوص شیخ طریقت، امیر الہستیت مددظہ تعالیٰ کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں انہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علمائے کرام اذامت فیوضہم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللہ عز و جل ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ اور دیگر مجالس کو دون گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

علامہ قاضی شمس الدین احمد جوپوری رحمة اللہ تعالیٰ علیہ

خلیفہ اعلیٰ حضرت، شمس العلماء، حضرت علامہ قاضی ابوالمالکی شمس الدین احمد جعفری رضوی جوپوری رحمة اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۲۸ ذی الحجه ۱۳۲۲ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۰۵ء محلہ میر مست جوپور (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت جدا مجد اور نانا جان نے کی۔ بچپن ہی سے ذہانت و فطانت کے حامل تھے مزید ان دونوں بزرگوں کی شفقتوں اور پدری محبتوں سے بھر پور تربیت نے آپ کو گوناگوں صفات کا مظہر اور اخلاقِ حمیدہ کا خونگر بنادیا اور حصول علم کا ذوق و شوق اُجاگر کر دیا، چنانچہ طلب علم کی پیاس بجھانے کے لیے آپ نے متعدد بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف پایا جن میں صدرِ الافتاء فاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر الشریعہ، بدرا الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہمَا اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جیسی جلیل القدر ہستیاں سرفہrst ہیں۔ مزید امام اہلسنت، مجددین و ملت، پروانہ شمع رسالت اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان اور آپ کے شہزادوں ججۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمة اللہ علیہن کے فیوضات سے بھی مستفیض ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ نعیمیہ مراد آباد تشریف لائے اور درس نظامی کی متعدد کتب کا درس لیا۔ پھر صدر الشریعہ رحمة اللہ تعالیٰ علیہ سن کرتے شکنگی علم کی تسلیم کے لیے اجmir شریف پہنچے اور دارالعلوم مُعینیہ عثمانیہ میں داخلہ لیا جہاں صدر الشریعہ اور دیگر اساتذہ سے علوم و فنون حاصل کرنے میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں جب صدر الشریعہ دارالعلوم

منظراً سلام بریلی شریف آگئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اسی سال آپ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہوئے۔

وس سال کی عمر میں آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحْمٰن سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ ججۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور مفتی عظیم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رَحْمَهُمَا اللَّهُ الْحَنَّان نے بھی خلافت عطا فرمائی۔

تدریس کا آغاز آپ نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے کیا۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں بھی تدریس فرمائی۔ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ، مدرسہ حفییہ جونپور اور جامعہ رضویہ حمیدیہ بنارس میں آپ صدر المذاہب رسیں رہے۔

آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مَعْقُولَاتٍ وَمَنْقُولَاتٍ میں ماہر اور فقہ پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ ہر فن میں سیر حاصل گفتگو فرماتے اور معلومات کا دریا بھاتے، کلام کے تجزیہ پر عبور رکھتے تھے اور جب تک اس کے دلائل اور مقدمات کو پڑھنے لیتے قبول نہ فرماتے۔ نقدو تقدیم کا ملکہ بھی حاصل تھا بر ملا تقدیم فرماتے اور غلطیوں کی نشاندھی کرتے لیکن انداز تعمیری ہوتا جس میں کہیں کہیں مزاح بھی پایا جاتا۔ اس تقدیمی صلاحیت کے باوجود آپ کی نگاہ میں ایک ایسی شخصیت تھی جنہیں آپ تقدیم سے الگ تھلگ جانتے اور وہ ذات تھی فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی، آپ ان کے بارے میں فرمایا کرتے:

”میں اعلیٰ حضرت کو آنکھ بند کر کے جانتا ہوں اس لیے کہ انہوں نے جو مسائل کی تحقیق و تدقیق کی بالکل صحیح اور مناسب کی، اس میں چون وچرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

اسی طرح صدر الشریعہ سے بھی بڑی عقیدت تھی اور آپ کے بارے میں فرماتے:

”میرے مخدوم حضور صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ کو جملہ علوم و فنون ممتاز اولہ میں کافی درک تھا (یعنی کمال مہارت تھی) بالخصوص معقولات پڑھاتے وقت معقولات کو پانی پانی کر دیتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ قدرت کی فیاضیوں نے انہیں علم فقہ کا امین ووارث بنا دیا، لوگ دارالافتاء میں فتوے کی مشق کرتے کرتے زندگی تمام کر دیتے ہیں، تاہم اس منصب کو نہیں پہنچ پاتے ہیں جو صدر الشریعہ کو قدرت کا عظیم تھا۔“

آپ کی تصانیف میں ”قانون شریعت“ جو بہار شریعت کا خلاصہ ہے بہت مشہور اور خاص و عام میں مقبول و معروف ہے۔ فن منطق میں ”قواعد النظر فی مجافی الفکر“ اور علم نحو میں ”قواعد الاعراب“ بھی آپ کے ذی فوی علم پر دلالت کرتی ہیں نیز دورانِ مطالعہ تا عمر جواہم با تین اور عبارتیں آپ نے اپنی بیاض (نوٹ بک) میں تحریر فرمائیں وہ بھی کشکول جعفری کے نام سے علوم و معارف کا خزانہ ہیں۔

آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ نے یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۸۰ء میں وصال فرمایا، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ کامزار مبارک شیراز ہند جوں پور (یو۔ پی۔ ہند) کے علاقے شیخ پور میں دربار حضرت مخدوم سید قطب الدین بینا دل رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ قلندر جوں پوری کے قریب ہے۔^(۱)

اللَّهُ أَكْبَرُ کی ان پر رحمت ہوا اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔
اَمِينٌ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ۔

..... مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۳۳۲، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص ۱۹۸، تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۲۰۴ امام خوذہ ①

تمہید

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ رَءُوفٍ وَرَّحِیْمٍ.

چونکہ انسان کا کمال اور اس کی سعادت ایمان عمل کی صحیت پر موقوف ہے اور یہ بغیر علم دین ناممکن ہے، اس لیے ہر شخص جو اپنی زندگی کو صالح و کامیاب بنانا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کرے۔ علم دین کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا تعلق ایمان اور عقیدہ سے ہے (جیسے توحید، رسالت، نبوت، جنت، دوزخ، حشر، ثواب، عذاب وغیرہ)۔

دوسری قسم میں وہ باتیں ہیں جن کا تعلق عبادتِ بدْنی و مالی سے ہے (جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ)۔

تیسرا قسم میں وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق معاملات و معاشرت سے ہے (جیسے خرید و فروخت، نکاح، طلاق، عتق، جہاد، حکومت، سیاست وغیرہ)۔

چوتھی قسم میں وہ امور ہیں جن کا تعلق آخلاق و عادات، جذبات و ملکات سے ہے (جیسے شجاعت، سخاوت، صبر، شکر وغیرہ)۔

خیال تو یہ تھا کہ چاروں قسمیں ایک ساتھ شائع ہوتیں، لیکن کتاب اندازے سے کافی زیادہ ضخیم ہو گئی ہے، اس لیے دو حصے کر دیئے، یہ حصہ اول آپ کے سامنے ہے، اس میں عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، قربانی و عقیقہ تک کے تمام مسائل بیان کیے گئے ہیں، دوسرے حصے میں حج، نکاح، طلاق، خرید و فروخت، حظر و اباحة وغیرہ کے مسائل ہیں۔

تنبیہہ: اس کتاب ”قانون شریعت“ میں اختلافاتِ اولے سے اصلاً تعرُض نہ ہو گا کہ شانِ محضرات کے خلاف ہے اور مبتدیوں و علمیوں کے لیے باعث تحریر و اشکال بھی۔ نیز اس کتاب میں صرف بہت ضروری ضروری، کثرت سے پیش آنے والے مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور ہر مسئلہ کا مأخذِ حقیقی دینیات کی نہایت معتبر و مستند کتابیں ہیں، جیسا کہ حوالوں سے ظاہر ہے۔ جہاں تک ہو سکا ہے پیرا یہ بیان و زبان کو بہت سہل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کوشش میں فصاحت زبان کی بھی پروانہیں کی گئی۔ رب تبارک و تعالیٰ اس سعی کو لوَجْهِ الْكَرِيمِ قبول فرمائے۔ آمین

وَاحِدُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

الفقیر ابوالمعالی احمد المعروف

شمس الدین الجعفری الرضوی الجونبوري

بُرے خاتمے کے تین اسباب

حضرت سیدنا ابو بکر و راشد علیہ رحمۃ اللہ الرؤاں فرماتے ہیں: بندوں پر ظلم کرنا
اکثر سلب ایمان کا سبب بن جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو القاسم حکیم علیہ رحمۃ اللہ العظیم
سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کر دیتا ہے؟
فرمایا: بر بادی ایمان کے تین اسباب ہیں:

- ﴿۱﴾ ایمان کی نعمت پر شکر نہ کرنا۔ ﴿۲﴾ ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا۔
- ﴿۳﴾ مسلمان پر ظلم کرنا۔ (تنبیہ العافلین، ص ۲۰، دارالکتاب العربي بیروت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَلَيْكُمْ كَاْبِيَانٌ

اللّٰهُ تَعَالٰی کی ذات اور صفات کے عقیدے

عقیدہ ۱ خدا تعالیٰ کی توحید و مکالات

اللّٰهُ (عَزَّوَ جَلَّ) ایک ہے، پاک، بے مثل، بے عیب ہے۔ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، کوئی کسی بات میں نہ اُس کا شریک، نہ برابر، نہ اس سے بڑھ کر، وہ مع اپنی صفاتِ کمالیہ کے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہمیشگی صرف اُسی کی ذات و صفات کے لیے ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے پہلے نہ تھا، جب اُس نے پیدا کیا تو ہوا۔ وہ اپنے آپ ہے اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ کسی کا باپ، نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کے کوئی بی بی، نہ رشتہ دار، سب سے بے نیاز، وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج، روزی دینا، مارنا، جلانا اُسی کے اختیار میں ہے، وہ سب کام لک، جو چاہے کرے۔ اُس کے حکم میں کوئی ذم نہیں مار سکتا، بغیر اُس کے چاہے ذر نہیں ہل سکتا، وہ ہر کھلی، چھپی، ہونی، ان ہونی کو جانتا ہے، کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں، دنیا جہان سارے عالم کی ہر چیز اُس کی پیدا کی ہوئی ہے سب اُس کے بندے ہیں، وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم کرنے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے، اس کی کپڑنہایت سخت جس سے بغیر اس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت، ذلت اُسی کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل

کرے، مال و دولت اُسی کے قبضہ میں ہے جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔

ہدایت و گمراہی کس کی طرف سے ہے؟

ہدایت و گمراہی اُسی کی طرف سے ہے، جسے چاہے ایمان نصیب ہو، جسے چاہے کفر میں بنتا ہو، وہ جو کرتا ہے حکمت ہے، انصاف ہے، مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا۔ کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا، اُس کا ہر کام حکمت ہے، بندہ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اس کی نعمتیں اس کے احسان بے انہا ہیں، وہی اس لائق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے، اُس کے سوا دوسرا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

عقیدہ ۲ خدا تعالیٰ کی تنزیہ

اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔ یعنی نہ وہ جسم ہے، نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ یہ اُس کے حق میں مخالف ہیں۔ الہذا وہ زمان و مکان، طرف و جهت، شکل و صورت، وزن و مقدار، زیادۃ و نقصان، حلول^(۱) و اتحاد، تو الدو و تناہل، حرکت و انتقال، تغیر و تبدل وغیرہ اجملہ اوصاف و احوال جسم سے مُنزہ و بری ہے اور قرآن و حدیث میں جو بعض الفاظ ایسے آئے ہیں مثلاً یَدُ، وَجْهٌ، رِجْلٌ، ضَحْكٌ وغیرہ جن کا ظاہر حسمیت پر دلالت کرتا ہے اُن کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بدمنہبی ہے۔

۱ زیادۃ و نقصان: یعنی بیشی و کمی۔ حلول: یعنی وچیزوں کامل کرائیک ہو جانا۔ مخالف: جو کبھی کسی طرح نہ ہو سکے۔ (امن)

۲ یَدٌ: ہاتھ **۳** وَجْهٌ: چہرہ **۴** رِجْلٌ: ٹانگ **۵** ضَحْكٌ: بہنا

الفاظِ مُتَشَابِهَ کی تاویل

اس قسم کے الفاظ میں تاویل کی جاتی ہے کیوں کہ ان کا ظاہر مراد نہیں کہ اس کے حق میں نمحال ہے۔ مثلاً یہ کی تاویل قدرت سے اور وجہہ کی ذات سے، استواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے لیکن بہتر و اسلم یہ ہے کہ بلا ضرورت تاویل بھی نہ کی جائے۔^(۱) بلکہ حق ہونے کا یقین رکھے اور مراد کو اللہ (عز و جل) کے سپرد کرے کہ وہی جانے اپنی مراد، ہمارا تو اللہ (عز و جل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے قول پر ایمان ہے کہ استواء حق ہے، یہ حق ہے اور اس کا استواء مخلوق کا سا استوانہ نہیں، اس کا یہ مخلوق کا سا یہ نہیں، اس کا کلام، دیکھنا، سننا مخلوق کا سا نہیں۔

عقیدہ ۳: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات نہ مخلوق ہیں نہ مقدور۔

عقیدہ ۴: کیا چیزیں حادث ہیں اور کیا قدیم؟

ذات و صفات الہی کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں سب حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

عقیدہ ۵: صفاتِ الہی کو مخلوق کہنا یا حادث بتانا گمراہی و بد دینی ہے۔

عقیدہ ۶: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کو قدیم مانے یا عالم کے حادث ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

۱۔ قوله: تاویل نہ کی جائی۔ قال في شرح المواقف: فالحق التوقف مع القطع بأنه ليس كاستواء الأجسام. (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثامن: في انه تعالى صفة، ۱۲۵ / ۸) اقول: وهذا مذهب السلف وفيه السلامه والسداد. منه غفرله

عقیدہ ۷ جس طرح اللہ تعالیٰ عالم اور عالم کی ہر چیز کا خالق ہے اسی طرح ہمارے اعمال و افعال کا بھی وہی خالق ہے۔^(۱)

اللہ تعالیٰ کی خالقیت، وجوب خود کے معنی

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے^(۲) یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم مخالف۔

اللہ تعالیٰ کا علم وارادہ

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں، موجود ہو یا معدوم، ممکن ہو یا محال، کلی ہو یا جزوی سب کو ازال میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور اب تک جانے کا، چیزیں بدلتی ہیں لیکن اس

قولہ: ہمارے افعال کا بھی وہی خالق ہے۔ اقول: وفي "النسفية وشرحها" : والله تعالى خالق الافعال العباد من الكفر والإيمان والطاعة والعصيان لا كما زعمت المعتزلة ان العبد خالق لافعاله. (شرح العقائد النسفية، اللہ تعالیٰ خالق لافعال العباد، ص ۱۹۸) فی المواقف وشرحه للرسید: ان افعال العباد الاختيارية واقعة بقدرة الله تعالى وحدها وليس لقدرتهم تاثير فيها بل الله سبحانه اجرى عادته بان يوجد في العبد قدرة و اختيارا فاما لم يكن هناك مانع او جد فيه فعله المقدور مقارنا لها فيكون فعل العبد مخلقا لله ابداً واحداً ومكسوبا للعبد والمراد بكسبه اياه مقارنته لقدرته وارادته من غير ان يكون هناك منه تاثير او مدخل في وجوده سوى كونه محلا له وهذا مذهب الشيخ أبي الحسن الأشعري. (شرح المواقف، المرصد السادس في افعاله تعالى، المقصد الاول،

۱۶۳ مربوط ۵ مربوط ۶ منه سلمہ

۲) ای الذات الواجب الوجود الذي يكون وجوده من ذاته بمعنى ان ذاته علة تامة مستقلة في وجوده ولا يحتاج في وجوده الى شيء غير ذاته اى منفصلة عن ذاته املالا في ذاته ولا في صفاتيه الحقيقة مطلقا فالمقتضى لوجوده نفس ذاته. ۱۲. منه سلمہ

کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطروں اور وسوسوں کی اُس کو خبر ہے اس کے علم کی کوئی انہتا نہیں۔

عقیدہ ۹ ﴿اللَّهُ تَعَالَى كَمِيشَتْ وَارَادَهُ كَبَغِيرَ كَچْنَهِيْسْ هُوكَلَتَا، مُكَراچَهَهُ پَرَخُوشَ هُوتَا ہے اور

بُرَّے پُرَنَارَاضِ۔

عقیدہ ۱۰۔ خدا تعالیٰ کی قدرت

اللَّهُ تَعَالَى هُرَمَكَنْ پَرَقَادِرَهُ ہے کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں اور محال تحت قدرت نہیں،^(۱) محال پر قدرت ماننا اُلوَهِیَّت کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ ۱۱ ﴿خَيْرٌ وَشَرٌ، كُفَرُوا يَمَانٌ، اطَاعَتْ وَعصَيَّا اللَّهَ (غَرَّ وَجَلٌ)، هِيَ كَيْ تَقْدِيرُ وَتَخْلِيقٌ سے ہے۔

عقیدہ ۱۲ ﴿حَقِيقَةُ رُوزِيِّ پَيْنَجَانَےِ وَالاَوْهِيِّ ہے فَرْشَتَهُ وَغَيْرَهُ وَسِيلَهُ اور وَاسِطَهُ ہیں۔

عقیدہ ۱۳۔ اللَّهُ تَعَالَى پَرَكَچَهُ وَاجِبُ نَهِيْس

اللَّهُ تَعَالَى کے ذمَّهِ کچھُ وَاجِبُ نہیں، نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا، نہ وہ کام کرنا جو بندہ

۱ شرح فقهاء کبریں ہے: لَمْ يَكُنْ لَهُ مَحَالٌ إِلَّا دَخَلَتْهُ الْقَدْرَةُ۔ (شرح الفقه الاکبر، القول في القدر، ص ۸۷) اور شرح مقاصد میں ہے: لَا شَيْءٌ مِنَ الْوَاجِبِ يَمْتَعُ بِمَقْدُورٍ۔ (شرح المقاصد، المقصد الثالث في الأعراض، ۱۴۸ / ۲) اور شرح موافق میں ہے: لَأَنَّهَا إِلَى: (القدرة) تَخْتَصُ بالممکنات دون الواجبات والممتعات۔ (شرح الموافق، المرصد الرابع، المقصد الثالث، ۸۰ / ۸) یعنی قدرت الہی کا تعلق صرف ممکنات سے ہے محال قدرت میں نہیں اور عیوب رب محال، جو یہی مانے وہ خدا کو کیا جائے ۱۴ منہ۔ قدیم: یعنی جو ہمیشہ سے ہو، حادث: یعنی جو پہلے نہ تھا پھر پیدا کیا گیا محال: جو نہ ہو سکتا ہو، ممکن: جو ہو سکتا ہو۔ (۱۲ منہ)

کے حق میں مفید ہو،^(۱) اس لیے کہ وہ مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے، حکم دے تو فضل، عذاب کرے تو عذل، ہاں اس کی یہ مہربانی کہ وہی حکم دیتا ہے جو بندہ کر سکے، ضرور مسلمانوں کو اپنے فضل سے جنت دے گا اور کافروں کو اپنے عذل سے جہنم میں ڈالے گا۔ اس لیے کہ اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ کُفر کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف کردے گا اور اس کے وعدے وعید بدلتے نہیں، اس لیے عذاب و ثواب ضرور ہوگا۔

عقیدہ ۱۴ خدا تعالیٰ کا استغنا

الله تعالیٰ عالم سے بے پرواہ ہے اس کو کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچتا، نہ کوئی پہنچا سکتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں اس کا اپنا فائدہ یا غرض نہیں، دنیا کو پیدا کرنے میں نہ کوئی اس کا فائدہ اور نہ پیدا کرنے میں نہ کوئی نقصان۔

﴿الله تعالیٰ نے عالم کو کیوں پیدا کیا؟﴾

اپنا فضل و عدل، قدرت و مکال ظاہر کرنے کے لیے مختلف کو پیدا کیا۔

عقیدہ ۱۵ ﴿الله تعالیٰ کے ہر کام میں بہت حکمتیں ہیں ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے یہ اُس کی حکمت ہے کہ دنیا میں ایک چیز کو دوسری چیز کا سبب ٹھہرا یا۔ آگ کو گرمی پہنچانے کا سبب، پانی کو سردی پہنچانے کا سبب بنایا، آنکھ کو دیکھنے کے لیے کان کو سننے کے لیے بنایا اگر

قال: فی شرح المواقف: فان المطیع لا يستحق بطاعته ثواباً والعاصي لا يستحق بمعصيته عقاباً اذ قد ثبت انه لا يجب لاحد على الله حق. ج. ۸ (شرح المواقف، المرصد الثاني، المقصد الخامس، ۳۲۲ / ۸) وقال العلامة النسفي: وما هو الاصلح للعبد فليس ذالك بواجب على الله تعالى. ۱۲ منه (شرح العقائد النسفية، وما هو الاصلح للعبد العباد، ص ۲۳۳)

وہ چاہے تو آگ سردی، پانی گرمی دے اور آنکھ سنے، کان دیکھے۔

۱۲۔ خدا کی ہر عیب سے پا کی عقیدہ

خدا کے لیے ہر عیب و نقش محال ہے جیسے جھوٹ^(۱)، جہل، بھول، ظلم، بے حیائی وغیرہ تمام برا نیاں خدا کے لیے محال ہیں اور جو یہ مانے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے لیکن بولتا نہیں تو گویا وہ مانتا ہے کہ خدا عیبی تو ہے لیکن اپنا عیب چھپائے رہتا ہے، پھر ایک جھوٹ ہی پر کیا ختم سب برا نیوں کا یہی حال ہو جائے گا کہ اس میں ہیں تو لیکن کرتا نہیں جیسے ظلم، چوری، فنا، توالد و تسلسل وغیرہ عیوب کثیرہ عدیدہ۔ تعالیٰ اللہ عن ذالک علواً کبیراً^(۲)

خدا کے لیکن نقش عیب کو ممکن جانا خدا کو عیبی مانتا ہے بلکہ خدا ہی کا انکار کرنا ہے،

اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے ہر آدمی کو بچائے رکھے۔

- ۱۔** شرح مقاصد میں ہے: الكذب محال باجماع العلماء لأن الكذب نقص باتفاق العقلاة وهو على الله تعالى محال يعني الله تعالى کے لیے جھوٹ محال ہے اس پر سب علماء کا اتفاق ہے، اس لیے کہ جھوٹ عیب ہے ہر قلمبند کے نزد یک اور ہر عیب اللہ کے لیے محال ہے۔ (شرح المقاصد، المقصد الخامس، فصل فی الصفات الوجودية، ۱۱۶ / ۳ ملنقطاً) اور شرح عقائد جلالی میں ہے: الكذب نقص عليه محال ولا يكون من الممكناات ولا تشتمله القدرة۔ (الدواني على العقائد العضدية، ۱۹۵ / ۲) یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب خدا کے لیے محال ہے لہذا جھوٹ خدا کے لیے ممکن نہیں ہے اور نہ زیر قدرت۔ اب یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ اگر خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ ایسے کو خدا مانا جس میں یہ عیب ہے حالانکہ خدا عیبی نہیں تو خدا ہی کوئی پہچانا بلکہ اپنے گڑھے ہوئے یعنی معبدو کو خدا مانا۔ ۱۲ منه سلمہ اللہ تعالیٰ ان تمام سے بہت بلند ہے۔
- ۲۔**

تقدير

الله تعالى کے علم میں، جو کچھ عالم میں ہونے والا تھا اور جو کچھ بندے کرنے والے تھے اس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی جان کر لکھ لیا۔ کسی کی قسمت میں بھلائی لکھی اور کسی کی قسمت میں بُراً لکھی، اس لکھ دینے نے بندہ کو مجبور نہیں کر دیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا وہ بندہ کو مجبوراً کرنا پڑتا ہے بلکہ بندہ جیسا کرنے والا تھا ویسا ہی اُس نے لکھ دیا، کسی آدمی کی قسمت میں بُراً لکھی تو اس لیے کہ یہ آدمی بُراً کرنے والا تھا اگر یہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو اُس کی قسمت میں بھلائی ہی لکھتا، اللہ تعالیٰ کے علم نے یا اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

مسئلہ ۱ تقدیر کے مسئلہ میں غور و بحث منع ہے، بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ آدمی پھر کی طرح بالکل مجبور نہیں ہے کہ اُس کا ارادہ کچھ ہو، ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے، اسی اختیار کی بناء پر نیکی بدی کی نسبت بندے کی طرف ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہے۔

مسئلہ ۲ بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟

بُرے کام کر کے یہ نہ کہنا چاہیے بے ادبی ہے کہ ”خدا نے چاہا تو ہوا، تقدیر میں تھا کیا“، بلکہ حکم یہ ہے کہ اچھے کام کو کہہ کر خدا کی طرف سے ہوا اور بُرے کام کو اپنے نفس کی شرارت شامت جانے۔

نبی اور رسول

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفتوں کا جاننا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی جاننا لازمی ہے کہ نبی میں کیا کیا باتیں ہونی چاہئیں اور کیا کیا نہ ہونا چاہیے تاکہ آدمی کفر سے بچا رہے۔

رسول کے معنی

رسول کے معنی ہیں خدا کے بیہاں سے بندوں کے پاس خدا کا پیغام لانے والا۔

نبی کون ہوتا ہے؟

نبی وہ آدمی ہے جس کے پاس وحی یعنی خدا کا پیغام آیا لوگوں کو خدا کا راستہ بتانے کے لیے، خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتہ لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ (عز و جل) کی طرف سے اس کا علم ہوا ہو، کئی نبی اور کئی فرشتے رسول ہیں، نبی سب مرد تھے نہ کوئی جن نبی ہوانہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ عبادت، ریاضت کے ذریعے سے آدمی نبی نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے اس میں آدمی کی کوشش نہیں چلتی البتہ نبی اللہ تعالیٰ اُسی کو بناتا ہے جس کو اس لائق پیدا کرتا ہے جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بُری باتوں سے دور رہتا ہے اور اچھی باتوں سے سنوار چلتا ہے، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔

نبی کا چال چلن، شکل و صورت حسب و نسب

نبی کا چال چلن، شکل و صورت، حسب و نسب، طور طریقہ، بات چیت سب اچھے اور بے عیب ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، نبی سب آدمیوں سے زیادہ عقل مند ہوتا ہے، بڑے سے بڑے حکیم فلسفی کی عقل نبی کی عقل کے لاکھوں حصے تک بھی نہیں پہنچتی۔ جو یہ مانے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت چھینی جاسکتی ہے وہ بھی کافر ہے۔

معصوم کون ہے؟

نبی اور فرشتہ معصوم ہوتا ہے یعنی کوئی گناہ اس سے نہیں ہو سکتا، نبی اور فرشتہ کے علاوہ کسی امام اور ولی کو معصوم مانتا گمراہی اور بد نہیں ہے اگرچہ اماموں اور بڑے بڑے ولیوں سے بھی گناہ نہیں ہوتا لیکن کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو شرعاً محال بھی نہیں، اللہ (غَوْجَل) کا پیغام پہنچانے میں نبی سے بھول چوک نہیں ہو سکتی محال ہے۔

نبی کی طرف تقدیم کی نسبت کا حکم

جو یہ کہے کہ کچھ احکام تقدیم یعنی لوگوں کے ڈر سے یا کسی اور وجہ سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔ انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) تمام مخلوق سے افضل ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں۔

ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم

ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔^(۱)

نبی کی عظمت

نبی کی تعلیم فرض عین بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔^(۲) (شفا و هندیہ وغیرہ) سارے نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی وجہت و عزت والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مَعَاذُ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) چوہڑے^(۳) پھمار^(۴) کی مثل کہنا کھلی گستاخی ہے اور کلمہ کفر ہے۔

قال التفتازانی رحمه اللہ تعالیٰ : فما نقل عن بعض الكرامية من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلال . شرح العقائد . (۱۲ منه)

(شرح عقائد النسفية، لا يبلغ الولی درجة الانبياء، ص ۳۴۳)

۲..... فتاویٰ قاضی خان میں ہے : لوعاب الرجل النبی فی شیء کان کافرا . (فتاویٰ قاضی خان، کتاب السیر، باب ما یکون اسلاماً من الكافر ... الخ، ۴۶۴ / ۲)، یعنی جو شخص نبی کو کسی طرح کا عیب لگائے وہ کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے : لو قال لشعره عَلَيْهِ السَّلَام شعیر یکفر . (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع، ۲۶۳ / ۲)، یعنی اگر نبی عَلَيْهِ السَّلَام کے بال کو ”بلوا“، تصغیر کے صیغہ سے کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (۱۲ منه)

۳..... بھنگی

۴..... کمینہ، نجذبات کا، وضع قطع یا اخلاق کا خراب، ذلیل و خوار۔ (اردو لغت، 7/ 566)

نبی کی حیات

انبیاء علیہم السَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا وعدہ پورا ہونے کے لیے ایک آن کو انہیں موت آئی ہے پھر زندہ ہو گئے، اُن کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بڑھ کر ہے۔^(۱)

حضرت شیخ عبدالحق (رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں:

مقام نبوت و رسالت بعد از موت ثابت است و خود انبیاء را موت نبود وایشان حی و باقی اند و موت ہمماں است کہ یکبار چشیدہ اند بعد از اُن ارواح را به ابدان ایشان اعادہ کئند و حقیقت حیات بخشند چنانچہ در دنیا بودند کامل تراز حیات شہدا کہ آن معنوی است۔ (تکمیل الایمان، صدور کبائر از انبیاء جائز نیست، ص ۱۲۲)

یعنی کمال نبوت و رسالت مرنے کے بعد بھی ثابت رہتا ہے اور خود نبی لوگ مرتے نہیں وہ لوگ زندہ اور باقی ہیں ان کے موت بس اتنی ہے کہ ایک بار پچھا اور پھر اس کے بعد ان کی رو جیں ان کے بدنا میں واپس کر دی گئیں اور ان کو وہی اصل زندگی دے دی گئی جیسی کہ دنیا میں تھی یہ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مراتق الفلاح میں ہے: وَمَا هُوَ مُقْرَرٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِينَ اَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَىٰ يَرِزَقُ مِمْتَعًا بِجَمِيعِ الْمَلَازِ وَالْعَبَادَاتِ غَيْرَ اَنَّهُ حَجَبَ عَنِ اَبْصَارِ الْقَاصِرِينَ عَنِ شَرِيفِ الْمَقَامَاتِ۔ (نور الايضاح مع مراتق الفلاح، کتاب الحج، فصل فی زيارة النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ص ۳۸۰). اقول: اور بہت حدیثوں میں آیا کہ نبی زندہ رہتا ہے اور روزی پاتا ہے انبیاء کے بدنا کو مٹی نہیں کھا سکتی، ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یورزق۔ (ابن ماجہ وغیرہ) (۱۲ امنہ) (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ و دفنه، ۲۹۱/۲، حدیث: ۱۶۳۷)

عقیدہ ۱۸ نبی کا علم

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو غیب کی بتائیں، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ذرہ ہر نبی کی نظر کے سامنے ہے۔ یہ علم غیب اللہ (عزوجل) کے دینے سے ہے لہذا یہ علم عطا ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ خود اسے حاصل ہے لہذا اسی ہوا، اب جب کہ اللہ (عزوجل) کے علم اور رسول کے علم کا فرق معلوم ہو گیا تو طاہر ہو گیا کہ نبی و رسول کے لیے خدا کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے جیسا کہ آئیوں اور حدیثوں سے ثابت ہے۔
(۱)

عقیدہ ۱۹ کوئی امتی زہد و تقویٰ،^(۲) اطاعت و عبادت میں نبی سے نہیں بڑھ سکتا، انبیاء علیہم السلام سوتے جاتے ہو وقت یادِ الہی میں لگ رہتے ہیں۔

۱ قرآن شریف میں ہے: فَلَا يُظْهِرُهُ عَلَى عَيْنِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ اتَّصَّلَ مِنْ رَّاسُؤْلٍ (پ ۲۹، الجن: ۲۷) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب کا علم اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔ (جمل) (حاشیۃ الجمل علی الحالین، سورۃ الجن، تحت الآیۃ ۲۶ / ۸، ۴۰ / ۸) اور فرمایا: وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِصَنِيبِنْ ۝ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴) یعنی یہ رسول غیب کی بتائیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن الی یوم القيامة کانما انظر الی کفى هذه جلیان من امر اللہ تعالیٰ جلاه لنیبہ کما جلاه للنبین من قبلہ۔ (طبرانی و نعیم ابن حماد وابن نعیم) (حلیۃ الاولیاء، حذیر بن کربل، حدیث: ۷۹۷۹) یعنی دنیا مجھ پر روشنی کی گئی جیسا کہ مجھ سے پہلے اور نبیوں پر روشنی کی گئی تو دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی چھٹیلی۔ (امن)

۲ زہد و تقویٰ: نبی و پرہیزگاری ۱۲ (منہ)

عقیدہ ۲۰ انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کی تعداد مقرر کرنی ناجائز ہے، ان کی پوری تعداد کا صحیح علم اللہ (غَرَّ وَ جَلَّ) ہی کو ہے۔

انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کے رتبے

سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی

حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سب سے پہلے انسان ہیں، ان سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی انبیاء کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا، تمام چیزوں اور ان کے نام کا علم دیا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، سوا شیطان کے اُس نے انکار کیا، اور ہمیشہ کے لیے ملعون و مردود ہوا، حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے لے کر ہمارے نبی مُحَمَّد رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تک بہت نبی آئے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ (عَلَيْهِمُ السَّلَام) اور ان کے علاوہ ہزاروں، یہ چاروں نبی بھی تھے اور رسول بھی، سب سے آخری نبی اور رسول ساری مخلوق سے افضل سب کے پیشواعبیب خدا ہمارے آقا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللهِ وَسَلَّمَ ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا، نہ ہوگا۔ جو شخص ہمارے نبی کے بعد یا آپ کے زمانہ میں کسی اور کوئی مانے یا نبوت ملنی جائز جانے والہ کافر ہے۔^(۱)

۱..... چاہے تائیدی نبی مانے چاہے ظلی چاہے نبوت بالذات مانے چاہے بالعرض چاہے اس زمین میں یا کسی اور زمین میں بہر حال کافر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا جو اس کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں کیونکہ اس سے آیہ: خَاتَمُ الْبَيِّنَ (بِۚ ۴۰، الاحزاب: ۴۰) ہے۔

ہمارے نبی کی خاص خاص فضیلیتیں اور کمالات

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام جہان سے پہلے اپنے نور کی جگل سے پیدا کیا۔ انبیاء، فرشتے، زمین، آسمان، عرش، کرسی تمام جہان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جھلک سے بنایا، اللہ یا اللہ کا برابر والا ہونے کے سوا جتنے کمال جتنی خوبیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو دے دیں، تمام جہان میں کوئی کسی خوبی میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے برابر نہیں ہو سکتا، حضور افضل الخلق اور اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تمام انبیاء (علیہم السلام) کے نبی ہیں اور ہر شخص پر آپ کی پیروی لازم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو بخش دیں، دنیا اور دین کی سب نعمتوں کا دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔^(۱)

بالقراءتين او رحمديث: لا نبى بعدى (بخارى)، كتاب احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بنى اسرائيل، ۴۶۱/۲، حدیث: ۳۴۵۰) اور اجماع كا انکار ہو جاتا ہے۔ اقول: خاتم النبیین بالفتح الحاجب المانع عن دخول الغير في قصر النبوة كخاتم السجل المانع عن دخول عباره اخري فيه وبالكسر الاخر المتمم ليس بعده او معه غيره والآية والحدیث کلامهما على الاطلاق فتجربان على اطلاقهما كما هو مبين ومبرهن في الاصول ويكون المراد النبی مطلقاً سواء كان اصلياً و ظلياً او شریکاً او مويداً و سواء كان في زمانه او بعد زمانه في ارضه او غير ارضه صلی اللہ علیہ وسلم. (۱۲) منه سلمه

حدیثوں میں آیا: انما انا قاسم والله يعطى يعني الله دينے والا اور میں باقٹے والا۔ (بخاری و مسلم و غیرہ) ^①
منہ (۱۲) (بخاری)، كتاب العلم، باب من يرد اللہ به خيراً... الخ، ۴۲/۱، حدیث: ۷۱)

اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو معراج عطا فرمائی یعنی عرش پر بلایا اپنا دیدار آنکھوں سے دکھایا۔^(۱) اپنا کلام سنایا جنت دوزخ عرش کری وغیرہ تمام چیزوں کی سیر کرائی، یہ سب پکھرات کے تھوڑے سے وقت میں ہوا، قیامت کے دن آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)، ہی سب سے پہلے شفاعت کریں گے یعنی اللہ (عز وجل) کے یہاں لوگوں کی سفارش کریں گے گناہ معاف کرائیں گے دارجے بلند کرائیں گے اس کے علاوہ اور بہت سے خصائص ہیں جن کے ذکر کی اس مختصر میں گنجائش نہیں۔

۱ شرح عقائد میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کو معراج جسمانی جا گئے میں ہوئی صرف روحانی معراج کا قائل ہوتا بدعوت و گمراہی ہے مسجد حرام سے بیت المقدس تک تشریف لے جانا تو قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے الہذا مطلقاً معراج کا انکار کفر ہے اور زمین سے آسمان تک اور اس کے آگے احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار بدعوت و گمراہی ہے۔ (شرح عقائد التسفیۃ، والمعراج لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اليقظة، ص ۳۱۰) حضرت شیخ محمدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: کہ حق آنسست کہ وی صلی اللہ علیہ وسلم بپور دگار خود را بچشم سردید جمهور صحابہ برائیں اند یعنی معراج میں حضور نے اللہ تعالیٰ کو انہیں آنکھوں سے دیکھا جہوں صحابہ کا یہی مذہب ہے۔ (تمکیل الایمان، پیچ تن فاضل ترین رسول اند، ص ۱۲۹) مرقاۃ شرح مشکوہ میں ہے: والحق الذي عليه اکثر الناس و معظم السلف و عامة المتأخرین من الفقهاء والمحدثین والمتكلمين انه اسرى بجسدہ الشریف۔ ۱۲ منه (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل، باب المعراج، ۱۵۱/۱۰۰، ایکم مثلی تم میں میری مثل کون؟ (بخاری، کتاب الصوم، باب التشكیل لمن اکثر الوصال، ۶۴۶/۱، حدیث: ۱۹۶۵) عینان تنامان ولا ینم قلبی آنکھیں سوتی میں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی باللیل فی رمضان وغیرہ، ۱/۳۸۹، حدیث: ۱۱۴۷) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذكر اللہ فی کل احیان حضور ہر وقت یادا ہی میں رہتے۔ (بخاری وغیرہ) (۱۲ منه) (بخاری، کتاب الاذان، باب هل یتبع المؤذن فاد... الخ، ۱/۲۲۹)

عقیدہ ۲۱ نبی کی کسی چیز کو ہلکا جانے کا حکم

حضرور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی قول فعل عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے کافر ہے۔^(۱) (قاضی خان و شفاء قاضی عیاض وغیرہ)

مجزہ

مجزہ و کرامت کا فرق

وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہو جسے نبی اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرے اور اس سے منکرین عاجز ہو جائیں وہ مجزہ ہے جیسے مردہ کو زندہ کرنا، انگلی کے اشارے سے چاند کے دٹکڑے کر دینا ایسی عجیب و غریب بات اگر ولی سے ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں اور نذر، بدکار یا کافر سے ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ مجزہ کو دیکھ کر نبی کی سچائی کا یقین ہوتا ہے کہ جس کے باหٗ پر قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوں جس کے مقابل سب

۱ قال الا مام الفقيه قاضي خان رضى الله تعالى عنه: لوعاب الرجل النبي فى شيء كان كافراً . (منه) (فتاوی قاضي خان، كتاب السير، باب ما يكون اسلاما من الكافر...الخ، ۴۶۴ / ۲، الخ)

وقال القاضي عياض رحمة الله في "الشفاء": إن جميع من سب النبي صلى الله عليه وسلم أو عابه أو الحق به نقصاً في نفسه أو نسبة أو دينه أو خصلة من خصاله أو عرض به أو شبهه بشيء على طريق السب له أو الأذراء عليه أو التصفير لشانه أو الغض منه والعيب له فهو سب له والحكم فيه حكم الساب. (جلد ۲) يعني جو شخص نبی کا کسی بات میں کسی طرح عیب نکالے وہ کافر ہے۔ (امنه) (الشفاء، الباب الاول في بيان ما هو في حقة صلى الله تعالى عليه وسلم...الخ، ۲۱۴ / ۲، الخ)

لوگ عاجز و حیران ہوں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے مجذہ ہرگز نہیں دکھا سکتا، اللہ تعالیٰ جھوٹے کو مجذہ ہرگز نہیں عطا فرماتا اور نہ پے اور جھوٹے میں فرق نہ رہے۔

مسئلہ ضروریہ ﴿نبی کی لغزش کا حکم﴾

انبیاء علیہم السَّلَام سے جو لغزشیں^(۱) ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اور وہ کو ان سرکاروں میں لب کشانی کی کیا مجال اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر^(۲) فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع کریں، دوسرا ان کلمات کو سن دنیہں بناسلتا، یعنی نبی کی بھول چوک کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو کلمہ کسی نبی کو کہا یا نبی نے اکثر اسی عاجزی کے طور پر اپنے کو کہا کسی امتی کو نبی کے حق میں ایسے کلمات کہنا ناجائز و حرام ہے۔^(۳)

﴿اللہ تعالیٰ کی کتابیں﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام پاک اُتارا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اُتری، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور نبیوں پر دوسری کتابیں اُتریں ان نبیوں کی امتیوں نے ان کتابوں کو گھٹا بڑھا دیا اور اللہ (عز و جل) کے احکام کو بدلتا، تب اللہ (عز و جل) نے ہمارے آقا مُحَمَّد رَسُولُ اللہ صَلَّى اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ لغزش: بھول، چوک (۱۲ منہ) ۲ تعبیر: بیان (۱۲ منہ) ۳

جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دعائیں کہا کہ اے میرے رب ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو اور کوئی نہیں کہہ سکتا آدم نے معاذ اللہ ظلم کیا۔ (۱۲ منہ)

پر قرآن پاک اُتارا، قرآن ایسی بے مثل کتاب ہے کہ ویسی کوئی دوسرا نہیں بناسکتا چاہے تمام جہان مل کر کوشش کریں ایسی کتاب نہیں بناسکتے۔ قرآن میں سارے علم ہیں اور ہر چیز کا روشن بیان ہے ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک ویسا ہے جیسا اُتر اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں آ سکتا جو شخص کہے کہ قرآن پاک میں کسی نے کچھ لکھتا یا بڑھادیا، اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے، وہ کافر ہے۔ یہی اصل قرآن ہے اسی قرآن پر ایمان لانا ہر شخص کے لیے لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی اللہ (عز و جل) کی کتاب۔ جو اس کے خلاف مانے وہ مومن نہیں۔

ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان

فرشته نوری جسم کی مخلوق ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں انسان کی ہو یا کوئی اور، فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ جان بوجھ کرنہ بھول کر اس لیے کہ معصوم ہیں ہر قسم کے گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کیے ہیں، کوئی فرشته جان نکالنے پر مقرر ہے کوئی پانی برسانے پر کوئی ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر کوئی نامہ اعمال لکھنے پر کوئی کسی کام پر کوئی کسی کام پر، فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اُن کو قدیم ماننا یا غالق جانا کفر ہے کسی فرشتے کی ذرا سی بے ادبی بھی کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) بعض لوگ اپنے دشمن کو یاختی کرنے والے کو ملکِ الموت کہتے ہیں ایسا کہنا ناجائز ہے، قریب کفر ہے فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ شریر بد کار جن کو شیطان کہتے ہیں، یہ آدمی کی طرح عقل اور روح اور جسم والے ہوتے ہیں کھاتے پیتے جیتے مرتے اور اولاد والے ہوتے ہیں، ان میں کافر، مومن، سنبھالنے والا، بد نہ بہبہ طرح کے ہوتے ہیں ان میں بد کاروں کی تعداد بہ نسبت آدمی کے زیادہ ہے جن کے وجود کا انکار کرنا یا کہنا کہ جن اور شیطان، بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔

موت اور قبر کا بیان

کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟

ہر شخص کی عمر مقرر ہے، نہ اُس سے گھٹ سکتی ہے نہ بڑھ سکتی ہے جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو حضرت عزرا میل علیہ السلام روح نکالنے کے لیے آتے ہیں، اُس وقت مرنے والے کو دیکھیں باعثیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے پاس عذاب کے۔ اس وقت کافر کو بھی اسلام کے سچے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اُس وقت کا ایمان معترضین میں کیونکہ ایمان تو اللہ (عز و جل) رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بتائی ہوئی باتوں پر ہے دیکھے یقین کرنے کا نام ہے اور اب تو فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے اس لیے ایسے ایمان لانے سے مسلمان نہ ہوگا، مسلمان کی روح آسمانی سے نکالی جاتی ہے اور اس کو رحمت کے فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافر کی روح بڑی سختی سے نکالی جاتی ہے اور اس

کو عذاب کے فرشتے بڑی ذلت سے لے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک عالم بزرخ^(۱) میں رہتی ہے۔ یہ خیال کرو حکمی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پیڑیا پودے میں یہ غلط ہے اس کا مانا کفر ہے اسی کو آ وَ أَگُون اور تناخ کہتے ہیں۔

موت کیا ہے؟

موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے لیکن نکل کر روح مٹ نہیں جاتی بلکہ عالم بزرخ میں رہتی ہے۔

۱ بزرخ، دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو بزرخ کہتے ہیں مرنے کے بعد سے قیامت آنے تک تمام انسانوں اور جنوں کو حسب مرتب اس میں رہنا ہوتا ہے، یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے، دنیا کے ساتھ بزرخ کو وہی نسبت ہے جو مار کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، بزرخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔^(۱) (تمکیل الایمان و بہار شریعت وغیرہ) (تمکیل الایمان، بحث عذاب قبر، ص ۷۱، بہار شریعت، حصہ ۱، ۹۸)۔ حضرت امام عمر^{علی} (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) فرماتے ہیں: بِلِ الذِّي تَشَهَّدُ لِهِ طرِقُ الاعتبار وتنطِقُ بِهِ الآيات والاخبار ان الموت معناه تغير حال فقط وان الروح باقية بعد مفارقة الجسد اما معدنية واما منعمۃ ومعنى مفارقہا للجسد انقطاع تصرفها عن الجسد بخروج الجسد عن طاعتها الخ (احیاء جلد چہارم) (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السابع، ۵/۲۴۷) یعنی ولیل عقلی اور آینی اور حدیثیں اس پر گواہ و تاطق ہیں کہ موت کے معنی ہیں صرف حالت کا بدل جانا اور روح باقی رہتی ہے، بدن سے الگ ہونے کے بعد خواہ عذاب میں رہے یا نعمت میں اور مغافرت بدن کے معنی ہیں اس کے تصرف کا انقطاع کہ بدن میں اس کی طاعت کی قابلیت نہ رہی، نیز یہی امام اپنے رسائل اللدنیہ میں فرماتے ہیں: وَهَذَا الرُّوحُ لَا يَمُوتُ بِمُوْتِ الْبَدْنِ یعنی یہ روح بدن کے مرنے سے مرنی نہیں۔^(۲) امنہ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، الرسالة اللدنیہ، ص ۲۲۶)

کرتا ہے اس کی بولی عوام جن اور انسانوں کے سوا حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

قبور کا دبانا

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے مومن کو اس طرح کہ جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

مُنْكَرٌ نَّكِيرٌ کیسے ہیں، کب آتے ہیں اور کیا سوال کرتے ہیں؟

اس وقت مُنْكَرٌ نَّكِيرٌ دو فرشتے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں ان کی شکل بہت ڈراوئی ہوتی ہے، ان کا بدن کالا آنکھیں نیلیں اور کالی بہت بڑی بڑی جن سے آگ کی طرح لپٹ نکلتی ہے، ان کے ڈراوے نے بال سر سے پاؤں تک ان کے دانت بڑے بڑے ہیں جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں مردے کو چھپھوڑتے ہیں اور جھپڑ کر اٹھاتے ہیں اور بہت سختی کے ساتھ بڑی کڑی آواز سے یہ تین سوال کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ مَنْ رَبُّكَ لِيْهِنِ تِيْرَابٍ كُونْ ہے؟

﴿۲﴾ مَا دِينُكَ تِيْرَادِينِ کیا ہے؟

﴿۳﴾ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ إِنْ كَانَ كَبَارَ میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا یہ جواب دے گا: رَبِّيَ اللَّهُ میرارب اللہ ہے اور دوسرے کا دینِ اسلام میرادِ دین اسلام ہے اور تیسਰے سوال کا جواب یہ دے گا: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِّهِ وَسَلَّمَ) یہ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ)

کی طرف سے اُن پر رحمت نازل ہوا اور سلام۔ اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا اور جنت کا کپڑا اپہنا اور جنت کا دروازہ کھول دو، اب جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوبصورتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی چمکیلی کر دی جائے گی اور فرشتے کہیں گے سوجیسے دلہاسوتا ہے یہ نیک پرہیز گار مسلمانوں کے لیے ہو گا، گنہگاروں کو ان کے گناہ کے لائق عذاب بھی ہو گا ایک زمانہ تک، پھر بزرگوں کی شفاعت سے یا ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے یا محض اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی مہربانی سے یہ عذاب اٹھ جائے گا اور پھر چین، ہی چین ہو گا اور اگر مردہ کافر ہے تو سوال کا جواب نہ دے سکے گا اور کہے گا: هَاهَهَاهَ لَا أَذْرِيْ افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں، اب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھا اور آگ کا کپڑا اپہنا اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو، اس کی گرمی اور لپٹ پنچھی گی اور عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو بڑے بڑے ہتھوڑے سے مارتے رہیں گے اور سانپ بچھوٹھی کاٹتے رہیں گے اور قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

تنبیہ - قبر میں کس کس سے سوال نہیں ہوتا؟

حضرات انبیاء علیہم السلام سے نہ قبر میں سوال ہو، نہ انہیں قبر دبائے اور سوال تو بعض امتنیوں سے بھی نہ ہو گا جیسے جمعہ^(۱) اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔ قبر میں آرام و تکلیف کا ہونا حق ہے۔

۱ تکمیل میں شیخ فرماتے ہیں: واصح آنسست کہ انبیاء را سوال نبود (تکمیل الایمان، انبیاء را سوال نبود، ص ۷۳) اور فرماتے ہیں: وآنکہ روز جمعہ یا شب وے مردہ و آنکہ بہر شب سورہ ملک خواند۔ (من) (تکمیل الایمان، در سوال اطفال مومنین اختلاف است، ص ۷۳)

عذاب و ثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟

اور یہ عذاب و ثواب بدن اور روح دونوں پر ہے۔

بدن کے اصلی اجزاء کیا ہیں اور کہاں ہیں؟

بدن اگرچہ گل جائے، جل جائے، خاک میں مل جائے مگر اس کے اصلی اجزاء قیامت تک باقی رہیں گے انہیں پر عذاب و ثواب ہو گا اور انہیں پر قیامت کے دن پھر بدن بن کر تیار ہو گا، یہ اجزاء ریڑھ کی ہڈی میں پکھا ایسے باریک بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیں جو کسی خود بین سے بھی نہیں دیکھے جاسکتے نہ انہیں آگ جلا سکتی ہے، نہ زمین گلا سکتی ہے، یہی بدن کے بیچ ہیں انہیں اجزاء کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ بدن کے اور حضور کو جمع کر دے گا جو راکھ یا مٹی ہو کر ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر وہی پہلا جسم بن جائے گا اور روح اُسی جسم میں آ کر قیامت کے میدان میں آئے گی، اُسی کا نام حشر ہے اب اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا قیامت کے دن روئیں اپنے پہلے ہی بدن میں لوٹائی جائیں گی نہ دوسرے میں، کیونکہ اصل اجزاء کا باقی رہنا اور زائد میں تغیر و تبدل ہونا چیز کو بدلتی نہیں دیتا بلکہ اس قسم کی تبدیلیوں کے بعد بھی وہ پہلی چیز وہی رہتی ہے، دیکھو جب بچ پیدا ہوتا ہے تو کتنا بڑا ہوتا ہے اور کیسا ہوتا ہے اور جوان ہونے تک اس میں کتنی تبدیلیاں ہوتی ہیں، مگر ہر زمانہ اور ہر حال میں رہتا وہی ہے دوسرا نہیں ہو جاتا وہ خود بھی یقین رکھتا ہے کہ وس پانچ برس پہلے بھی میں میں ہی تھا اور اب بھی میں میں ہوں اور یہ ہمیشہ اور ہر عمر میں ہر شخص سمجھتا ہے، اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔ مردہ اگر قبر میں فُن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض

کہیں ہواں سے وہیں سوال ہوگا اور وہیں عذاب پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا اس سے شیر کے پیٹ میں سوال ہوگا اور عذاب ثواب بھی وہیں ہوگا قبر کے عذاب و ثواب کا منکر گمراہ ہے۔

کن لوگوں کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟

مسئلہ نبی، ولی، عالم دین، شہید، حافظ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہوا اور جو منصبِ محبت پر فائز ہے، وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا اور وہ جو ہر وقت درود شریف پڑھتا ہے ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کو یہ کہے کہ ”مر کے مٹی میں مل گئے“ وہ گمراہ بد دین، خبیث، مُرتکب تو ہیں ہے۔^(۱)

قیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں

ایک دن تمام دنیا انسان حیوان جن فرشتے زمین آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب فنا ہو جائیں گے اللہ (عز و جل) کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا، اسی کو قیامت آنا کہتے ہیں۔ قیامت آنے سے پہلے کچھ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن میں سے تھوڑی سی ہم یہاں لکھتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ”سلوک اقرب اسلیل“ میں لکھتے ہیں: باچندیں اختلافات و کثرت مذاہب کے در علماء امت است یہ کس را دریں مسئلہ خلافی نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات ی شائیه مجاز و توهہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجهان آنحضرت را مفیض و مریبی۔^(۲) (امنه)

﴿۱﴾ خَفْ لِيْعْنِي تِيْنَ جَلْدَه آدمی زِيْمِن مِیں دُھْنَسْ جَا کَمِیں گے، پُورَب^(۱) مِیں پُچَّھَم^(۲) مِیں اور عَرَبْ مِیں۔

﴿۲﴾ عَلَمْ دِيْنِ اُنْجَھَ جَانَے گا، لِيْعْنِي عَلَمَاءُ اُنْجَھَ لِيْے جَا کَمِیں گے۔

﴿۳﴾ جَهَالَتْ کِی کَثْرَتْ ہو گی۔

﴿۴﴾ شَرَابْ اور زِنَا کِی زِيَادَتِی ہو گی اور اس بے حِيَاَتِی کے ساتھ کہ جیسے گدھے جوڑا کھاتے ہیں۔^(۳)

﴿۵﴾ مَرْدَكُمْ ہوں گے عورتیں زِيَادَه ہوں گی بِیهَاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

﴿۶﴾ مَالِ کِی زِيَادَتِی ہو گی۔

﴿۷﴾ عَرَبْ مِیں کَبِيْتِی اور باْغْ اور نہریں ہو جَا کَمِیں گی، نہر فُرات^(۴) اپنے خزانے کھول دے گی اور وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔

﴿۸﴾ مَرْدَ اپنِی عورت کے کہنے میں ہو گا، ماں باپ کی نہ سنے گا، دوستوں سے مَمِيلَ جَوَل رہے گا اور ماں باپ سے جدا ہی۔

﴿۹﴾ گَانَے بِجاَنَے کِی کَثْرَتْ ہو گی۔

﴿۱۰﴾ اَلْكُلُوْنَ پُر لوگ لعنت کریں گے اُن کو بُرا کہیں گے۔

﴿۱۱﴾ بَدْكَار اور نااہل سردار بنائے جَا کَمِیں گے۔

﴿۱۲﴾ ذَلِيلَ لوگ جن کے تن کو کپڑا نہ ملتا تھا وہ بڑے بڑے مَخْلُوْنَ پُر اترا میں گے۔

مَشْرَق.....^۱

مَغْرِب.....^۲

عَرَاقْ مِیں واقع ایک نہر.....^۴

جُنْفَتِی کرتے ہیں۔^۳

- ﴿۱۳﴾ مسجد میں لوگ چلا کئیں گے۔
- ﴿۱۴﴾ اسلام پر قائم رہنا اتنا کٹھن ہو گا جیسے مُسْتَحْیٰ میں انگارالینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔
- ﴿۱۵﴾ وقت میں برکت نہ ہو گی یہاں تک کہ سال مثل مہینہ کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی یعنی وقت بہت جلد جلد گزرے گا۔
- ﴿۱۶﴾ درندے، جانور آدمی سے بات کریں گے کوڑے کی نوک جوتے کا تسمہ بولے گا، جو کچھ گھر میں ہوابتابے گا، بلکہ آدمی کی ران اُسے خردے گی۔
- ﴿۱۷﴾ سورج پچھم^(۱) سے نکلے گا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی تو بہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت میں اسلام لانا قبول نہ ہو گا۔
- ﴿۱۸﴾ علاوه بڑے و جال کے تیس و جال اور ہوں گے جو سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی، ہمارے نبی محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا ان و جالوں میں بہت سے گزر چکے جیسے مُسَلِّمَةَ كَذَابٌ، طَلِيْحَ بْنُ خُوَيْلَدٍ، أَسَوَّدٌ غَنَّمِيٌّ، سَجَاحٌ، مَرْزَاعُلٌ مُحَمَّدٌ بَابٌ، مَرْزَاعُلٌ حَسِينٌ بْنَهَاءُ اللَّهِ، مَرْزَاعُلٌ أَحْمَدٌ قَادِيَانِيٌّ وَغَيْرَهُ اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔

۱ سورج کا پچھم سے نکلنا اس کی کیفیت یہ ہے کہ قیامت کے قریب حسبِ ستور سورج دربارِ الٰہی میں سجدہ کر کے پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا اجازت نہ ملے گی اور حکم ہو گا کہ واپس جاتب سورج پچھم سے نکلے گا اور آدھے آسان تک آ کر لوٹ جائے گا اور پچھم میں ڈوبے گا اس کے بعد روزانہ پہلے کی طرح پورب سے نکلا کرے گا یعنی صرف ایک بار پچھم سے نکلے گا۔ (۱۲) (منہ)

دَجَالُ کا نکلنا

دَجَالُ کی صفت اور اس کے کرتب

دَجَالُ کا نہ ہوگا اس کی ایک آنکھ ہوگی اور خداوی کارے گا، اس کے ماتھے پر ”ک ف ر“ لکھا ہوگا، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو دکھائی نہ دے گا، یہ بہت تیزی سے سیر کرے گا، چالیس دن میں حرمین شریفین^(۱) کے سوا نہام روئے زمین کا گشٹ کرے گا،^(۲) اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینہ بھر کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی جس کا نام جنت دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا اُن کو ساتھ لیے ہوگا، اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی۔ لوگوں سے کہے گا کہ ہم کو خدامانو جو اسے خدا کہے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جوانکار کرے گا اُسے اپنے جہنم میں پھینک دے گا، مردے جلائے گا، پانی بر سائے گا، زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی۔ ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے واقع میں کچھ نہ ہوگا اسی لیے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا، جب حرمین شریفین میں جانا چاہے گا فرشتے اس کامنہ پھیر دیں گے، دَجَالُ کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی۔

۱- حرمین شریفین مکہ کرمہ اور مدینہ منورہ کو کہتے ہیں۔ (۱۲ منہ)

۲- یعنی ساری زمین پر پھرے گا۔ (۱۲ منہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا

جب دجال ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے پوربی مینار^(۱) پر آسمان سے اُتریں گے، یعنی کا وقت ہو گا فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو جکی ہو گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مهدی رضی اللہ عنہ کا حکم دیں گے، حضرت امام مهدی رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے۔ دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوبیوں سے لکھنا شروع ہو گا، جیسے پانی سے نمک گھلتا ہے اور آپ کی سانس کی خوبیوں تک جائے گی جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے، دجال بھاگے گا آپ اُس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ واصل جہنم ہو گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے، خزر یا قتل کریں گے جتنے یہودی عیسائی بچے رہے ہوں گے وہ آپ پر ایمان لائیں گے، اس وقت تمام جہان میں دین ایک دین اسلام ہو گا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت کا۔ بچے سانپ سے کھلیں گے شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، آپ نکاح کریں گے اولاد بھی ہو گی چالیس برس رہیں گے اور بعد وفات روپہ انور میں دفن ہوں گے۔

حضرت امام مهدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ظاہر ہونا

حضرت امام مهدی رضی اللہ عنہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں حسنی سید ہوں گے، آپ امام و مجتہد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور

..... مشرقی مینار ۱

اسلام صرف حرمین شریفین ہی میں رہ جائے گا اولیاء اور ابدال^(۱) سب وہیں بھرت کر جائیں گے، رمضان شریف کامہینہ ہو گا ابدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے حضرت امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی وہاں موجود ہوں گے اولیاء انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے وہ انکار کریں گے غیب سے آواز آئے گی ”هذا خلیفۃ اللہ المهدی فاسمعوا اللہ واطیعوہ“ یہ اللہ (عز وجل) کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ سب کو اپنے ساتھ لے کر ملک شام آ جائیں گے۔

یاجونج وماجونج کا نکلنا

یہ ایک قوم ہے یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہ میں میں فساد کرتے تھے بہار کے موسم میں نکلتے تھے ہری چیزیں سب کھا جاتے، سوکھی چیزوں کو لاد کر لے جاتے آدمیوں کو کھایتے جنگلی جانوروں، سانپوں بچھوؤں تک کو چٹ کر جاتے، حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آثار وک دیا جب دجال کو قتل کر کے اللہ (عز وجل) کے حکم سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) مسلمانوں کو کوہ طور^(۲) پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یہ یاجونج ماجونج نکلیں گے اور زمین میں بڑا فساد چاہیں گے، اوت مار قتل وغیرہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں ہلاک و بر باد کرے گا۔

۱..... اولیاء کرام رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ کا ایک طبقہ، اہل تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے پرد دنیا کا انتظام ہے۔ (فیروز اللغات، ص ۵۲)

۲..... ملک شام میں واقع ایک پہاڑ

دَآبَةُ الْأَرْضِ كَانَ كُلُّا

دَآبَةُ الْأَرْضِ كَيْا چِيزِ ہے؟

یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے نکلے گا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت^(۱) سے کلام کرے گا اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا^(۲) اور حضرت سليمان (علیہ السلام) کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے مسلمان کے ماتھے پر ایک چمکدار نشان لگائے گا اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر ایک کالا دھبہ، اس وقت تمام مسلم و کافر غلانيہ ظاہر ہوں گے یعنی کھلم کھلا پہچانے جائیں گے، یہ نشانی کبھی نہ بد لے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

قِيَامَتُ كَنْ لَوْگُوںْ پَرْ آئَےْ گی؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب قیامت آنے کو چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک ٹھنڈی خوبصوردار ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہو گا کہ مسلمان کی روح نکل جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، انہی کافروں پر قیامت آئے گی، یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں سے بعض ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔

قِيَامَتُ كَبْ آئَےْ گی؟ اُرْكُس طَرَح آئَےْ گی؟

جب نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں سے وہ خوبصوردار ہوا گزرے

^۱ یعنی بہت اچھی، صحیح اور صاف عربی بولے گا۔ ۲۰۱۴ء۔ عصا: یعنی الاٹھی۔

گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات^(۱) ہو جائے گی تو اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسے گزرنے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اور دنیا میں کافر ہوں گے اللہ (عز و جل) کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار لیتتا ہوگا کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض سب اپنے اپنے کام میں لگدے ہوں گے کہ یہاں یک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے پہلے اس کی آواز ہلکی ہوگی اور بعد میں دھیرے دھیرے بہت کڑی^(۲) ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے پھر آسمان زمین دریا پہاڑ یہاں تک کہ خود صور اور اسرافیل (علیہ السلام) اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے اس وقت سوا اللہ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے کا اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کرے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین،^(۳) فرشتے انسان جن حیوانات سب موجود ہو جائیں گے لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے، ان کا اعمال نامہ ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور حشر کے میدان میں لائے جائیں گے، یہاں حساب و جزاء^(۴) کے انتظار میں کھڑے ہوں گے، زمین تابنے کی ہوگی، سورج نہایت تیزی پر سر سے بہت قریب ہوگا، گرمی کی سختی سے بھیج کھولتے ہوں گے زبانیں سوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی بعضوں کی منہ سے باہر نکل آئیں گی پسینہ بہت آئے گا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے منہ تک جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی ہی تکلیف ہوگی پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار ہوگا، اسی حالت میں

۱۔ وفات: موت۔ (۱۲ منہ)

۲۔ تیز۔ (۱۲ منہ)

۳۔ اولین: اگلے، آخرین: پچھلے۔ (۱۲ منہ)

۴۔ جزاء: بدل۔ (۱۲ منہ)

بہت دیر ہو جائے گی، پچاس ہزار برس کا تو وہ دن ہو گا اور اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے چھکا راد لائے اور جلد فیصلہ ہو۔ سب لوگ مشورہ کر کے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانے کو کہیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے آقا مولیٰ رحمت عالم سردار انبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التَّسْعِيَةُ وَالثَّنَاءُ کے پاس بھیجیں گے، جب لوگ ہمارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے فریاد کریں گے اور شفاعت کی درخواست لائیں گے تو حضور فرمائیں گے کہ میں اس کے لیے تیار ہوں یہ فرمایا کہ بارگاہِ الہی میں سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد علیہ السلام سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا مانگو پاؤ گے شفاعت کرو قبول کی جائے گی، اب حساب شروع ہو گا، میزانِ عمل^(۱) میں اعمال تو لے جائیں گے اپنے ہی ہاتھ پاؤں بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہو گا نہ کوئی یار ہو گا نہ مددگار، نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے، اعمال پوچھے جا رہے ہیں زندگی بھر کا سب کیا ہوا سامنے ہے نہ گناہ سے انکار کر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں، اس بے کسی کے وقت میں دشمن^(۲) بے کسان حضور پر نور محبوب خدا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ علیہ وَسَلَّمَ کام آئیں گے اور اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

۱۔ جلد فیصلہ ہو: یعنی حساب ہو جائے اور جنت یادو زخم جو ملی ہوں جائے۔ (منہ)

۲۔ میزانِ عمل: سیکی بدی تو لنے کی ترازو۔ (۱۲ منہ)

۳۔ دشمن: مددگار۔ (۱۲ منہ)

شَفَاعَتُ كِي بَعْضُ صُورَتِينَ

حضرور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی شَفَاعَتُ کئی طرح کی ہوگی، بہت سے لوگ آپ کی شَفَاعَتُ سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے لائق ہوں گے حضرور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی سفارش سے دوزخ سے نجات جائیں گے اور انہیگار مسلمان دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضرور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی شَفَاعَتُ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے جنتیوں کی شَفَاعَتُ کر کے ان کے درجے بلند کرائیں گے۔

کون کون سے لوگ شَفَاعَتُ کریں گے؟

حضرور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے علاوہ باقی انبیاء، صحابہ، علماء، اولیاء، شہدا، حفاظات، حاج، بھی شَفَاعَتُ کریں گے لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لیے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شَفَاعَتُ کے لیے کہے گا اور وہ اس کی شَفَاعَتُ کریں گے^(۱) یہ قیامت کا دن جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کی مصیبتوں بے شمار

حدیث شریف میں ہے کہ دوزخیوں کی صفائح کے پاس سے ایک جنتی گز رے گا اسے دیکھ کر ایک دوزخی کہے گا اسے صاحب کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک بار پانی پلا یا تھا اور کوئی دوزخی کہے گا کہ میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا تو وہ جنتی اس کی شَفَاعَتُ کر کے اس دوزخی کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الصدقۃ، ۴، ۱۹۶ / ۱۹۶۵) اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالحق دہلوی نے لمعات میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ انہیگاروں بدکاروں نے اگر دینداروں پر ہیزگاروں کی مدد و خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس

وناقابل برداشت ہوں گی، یہ دن انبیاء و اولیاء اور صالحین^(۱) کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہو گا کہ اس میں اتنا وقت لگا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پہل جھکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا۔ سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس دن ملے گی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔

یہاں تک تو حشر کے مختصر حالات بیان کیے گئے اب اس کے بعد آدمی کو ہیشگی کے گھر جانا ہے کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کے عیش و آسائش کی کوئی انتہا نہیں اُس کو جنت کہتے ہیں کسی کو تکلیف کے گھر میں جانا ہو گا جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اُسے جہنم اور دوزخ کہتے ہیں، جنت دوزخ حق ہیں اُن کا انکار کرنے والا کافر ہے جنت دوزخ بن چکی ہیں اور اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ قیامت کے دن بنائی جائیں گی، قیامت حشر حساب ثواب عذاب جنت دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں لہذا جو آدمی ان چیزوں کو تو حق کہے مگر انکے معنی کچھ اور کہے مثلاً یہ کہے کہ ثواب کے معنی اپنی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب کے معنی اپنے بُرے عمل کو دیکھ کر رنج کرنا یا حشر فقط روحوں کا ہو گا بدن کا نہیں تو ایسا آدمی حقیقت میں ان چیزوں کا منکر ہے اور وہ کافر ہے، قیامت بے شک ضرور قائم ہو گی،

کا نتیجہ پائیں گے اور ان کی سفارش کی مدد سے جنت میں جائیں گے۔ (اشعة اللسمات، كتاب الفتنه، باب الحوض والشفاعة، ۴/۴۲۹) دیکھئے کہ پانی پلانا وضو کرنا بھی کام آئے گا، اتنا تعلق بھی فاکدہ پہنچائے گا تو رشته دوستی محبت عقیدت کیوں نہ کام آئے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اپنی امت میں سب سے پہلے جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے پھر درجہ درجہ اور قربت داروں کی۔ (صوات عن حرق و كلية علي وغيره) (الصوات عن المحرقة، الباب الحادى عشر، الفصل الاول، ص ۱۶۰)

حافظ: قرآن کے حافظ لوگ۔ حاج: حاجی لوگ۔ (۱۲ منہ)

صالحین: نیک لوگ۔ (۱۲ منہ) ①

اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

حضر روح اور جسم دونوں کا ہوگا جو کہ صرف رو جیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے، دنیا میں جو روح جس بدن میں تھی اُس روح کا حشر اُسی بدن میں ہوگا ایسا نہیں کہ کوئی نیا بدن پیدا کر کے اُس میں روح ڈالی جائے گی بدن کے اجزاء اگرچہ مرنے کے بعد ادھر ادھر ہو گئے اور جانوروں کی خوراک ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کر کے قیامت کے دن اٹھائے گا حساب حق ہے اعمال کا حساب ہوگا حساب کا منکر کافر ہے۔

میزان کیا ہے؟

میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پلے ہوں گے اس پر لوگوں کے اچھے بُرے عمل تو لے جائیں گے نیکی کے پلے کے بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اُپر اٹھے بخلاف دنیا کی ترازو کے۔

صراط کیا ہے؟

صراط حق ہے، یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جنت کا یہی راستہ ہے سب کو اس پر چلنا ہوگا کافرنہ چل سکے گا اور جہنم میں گرجائے گا، مسلمان پار ہو جائیں گے بعضے تو اتنی جلدی جیسے بکلی چمکے ابھی ادھر تھا ابھی ادھر پہنچ گئے، بعضے تیز ہوا کی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح بعضے دھیرے دھیرے، بعضے

گرتے پڑتے کا نیچے لنگڑاتے جتنا اچھا عمل ہو گا اتنی ہی جلدی پار ہو گا۔

حوضِ کوثر کیا ہے؟

حوضِ کوثر جو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو دیا گیا ہے حق ہے اس کی لمباً ایک مہینہ کا رستہ ہے اور اتنی ہی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ان پرموتی کے قبے^(۱) بنے ہوئے ہیں، اس کی تمشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس کا پانی ایک بار پئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا اس پر پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، اس میں جنت سے دونالے گرتے ہیں، ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔

مقامِ محمود

اللَّهُ تَعَالَى أَپَنِي حَبِيبِ مُحَمَّدٍ مَصْطَفِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْمَقَامِ مُحَمَّدٍ دَعَى گَا، جَهَانَ الْكَلَّى بَكْبَحْلَى سَبَ آپَ کَتَعْرِيفَ كَرِيَسَ گَے۔ (بڑائی بیان کریں گے)

لواءُ الْحَمْدِ کیا ہے؟

یہ ایک جھنڈا ہے جو ہمارے آقا محمد صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو قیامت کے دن ملے گا، جس کے نیچے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامَ سے لے کر قیامت تک جتنے مسلمان ہوئے نبی ولی سب ہی جمع ہوں گے۔

لندب..... ۱

جنت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا چھاگھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے، اس کی دیوار سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہے، زمین زعفران اور عنبر کی ہے، کنکریوں کی جگہ موتی اور جواہرات ہیں، اس میں جنتیوں کے رہنے کے لیے نہایت خوبصورت ہیرے جواہرات اور موتی کے بڑے بڑے محل اور خیسے ہیں، جنت میں سودر جب ہیں ہر درجے کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک، دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑا است⁷⁰ بر س میں پہنچے، جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آتیں۔ طرح طرح کے پھل میوے و دودھ شراب⁽¹⁾ اور اچھے کھانے بڑھیا بڑھیا کپڑے جو دنیا میں کبھی کسی کو نصیب نہ ہوئے وہ جنتیوں کو دیے جائیں گے، خدمت میں ہزاروں صاف سترے غمان⁽²⁾ اور صحبت کے لیے سینکڑوں حوریں ملیں گی جو اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے دنیا کی طرف جھانکتے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں، بہشت میں نہ نیندا آئے گی نہ بیماری نہ کوئی ڈر ہو گا نہ کبھی موت آئے گی نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی بلکہ ہر طرح کا آرام ہو گا اور ہر خواہش پوری ہوگی اور سب سے بڑھ کر نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔⁽³⁾

۱..... جنت کی شراب میں نہ یو ہو گی نہ نشہ۔ (منہ)
۲..... کم سن غلام

اللہ تعالیٰ کو دنیا کی زندگی میں آنکھ سے دیکھنا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سی مسلمان دیکھتا گا، رہا دل سے دیکھنا خواب میں دیکھنا تو دوسرے انبیاء علیہم السَّلَام بلکہ اولیاء کو بھی حاصل ہے کہ شرح عقائد کی کتابوں میں ہے کہ آئیوں حدیثوں اور اجماع امت سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ثابت ہے آنکھ سے دیکھنے کا انکار مفترضہ وغیرہ مگر اہل فرقتوں کا عقیدہ ہے۔ اہل سنت

دوزخ

یہ بھی ایک گھر ہے اس میں گھپ اندر ہیری اور نیز کالی آگ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں یہ بدکاروں اور کافر کے رہنے کے لیے بنایا گیا ہے کافر اس میں ہمیشہ قیدر کھے جائیں گے اس کی آگ دم دم^(۱) بڑھتی رہے گی جہنم کی آگ اتنی تیز ہے کہ سوئی کے ناکے^(۲) برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراونی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے کوئی زندہ نہ بچے، جہنمیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا، بڑے بڑے سانپ بچھوکا ٹیس گے، بھاری بھاری ہتھوڑوں سے سر کچلا جائے گا، بھوک پیاس بہت لگے گی تیل کے تلچھت کے ایسا کھولتا پانی اور پیپ پینے کو، کائنے دار زہریلا پھل کھانے کو ملے گا جب اس پھل کو کھائیں گے تو یہ ٹلے میں رُک جائے گا اس کے اتار نے کوپانی مانگیں گے وہی کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا، اس کے پینے سے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہہ جائیں گے، پیاس اس بلا کی ہو گی کہ اسی پانی پر تونس^(۳) کے مارے ہوئے اونٹ کی طرح گریں گے، کفار جب عذاب سے عاجز آ کر موت کی تمنا کریں گے اور موت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے داروغہ حضرت مالک علیہ السلام کو پکار کر کہیں گے اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو حضرت مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد کہیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے تب پھر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کو اس

کے نزدیک قیامت میں اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنا الفاقی مسئلہ ہے۔ (شرح فقه اکبر، رؤیۃ اللہ

فی الآخرة، ص ۴۸۱، شرح المقاصد، المقصد الخامس في الالهيات، الفصل الرابع، ۱۳۴/۳) ۱۴۲

۱..... ۲..... ۳..... سوتی کے سوراخ سخت پیاس ہر گھری

کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گی وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا اس کے بعد فرمائے گا ”دور ہو جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔“ اس وقت گفارہر ہر قسم کی خیر سے نا امید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے پہلے آنسو نکلے گا جب آنسو ختم ہو جائے گا تو خون روئیں گے روتے روتے گالوں میں خندقوں کی طرح گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اتنا ہو گا کہ اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں، جہنمیوں کی شکل ایسی بُری ہو گی کہ اگر کوئی جہنمی دنیا میں اس صورت میں لا یا جائے تو تمام لوگ اس کی بد صورتی اور بدبوکی وجہ سے مر جائیں، آخر میں کافروں کے لیے یہ ہو گا کہ ہر کافر کو اس کے قد کے برابر صندوق میں بند کر دیں گے پھر آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل^(۱) لگائیں گے پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے بیچ میں آگ جلاتی جائے گی اور اس میں بھی قفل لگادیا جائے گا پھر اسی طرح اس صندوق کو ایک اور صندوق میں رکھ کر آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سواب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہی رہے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا، جب سب جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہیں گے جنہیں ہمیشہ وہاں رہنا ہے، اس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت مینڈھے کی شکل میں^(۲) لا کر کھڑی کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا جنت والوں کو پکارے گا وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ ایسا نہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہو کر جھانکیں گے شاید اس مصیبت سے چھکارے کا حکم ہو پھر ان سے پوچھے گا کہ اسے پچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے، پھر وہ ذمہ کردی جائے گی اور

..... ۲ دُنبے کی شکل میں

..... آگ کا تالا ۱

کہے گا اے جنت والو! یعنی کسی ہے اب مرننا نہیں اور اے دوز خیو! یعنی کسی ہے اب مرننا نہیں اس وقت جنتیوں کی خوش پر خوشی ہو گی اور جنمیوں کو غم کے اوپر غم۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

ایمان و کفر کا بیان

ایمان کیا ہے؟

ایمان یہ ہے کہ اللہ (عز و جل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بتائی ہوئی تمام باتوں کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے۔

کفر کیا ہے؟

اگر کسی ایسی ایک بات کا بھی انکار ہے جس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ اسلام کی بات ہے تو یہ کفر ہے۔ جیسے قیامت، فرشتہ، جنت، دوزخ، حساب کونہ ماننا یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کوفرض نہ جانا۔ قرآن کو اللہ (عز و جل) کا کلام نہ سمجھنا۔ کعبہ قرآن یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنی یا کسی سنت کو ہلاکا بتانا، شریعت کے حکم کا مذاق اڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم مشہور بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ایمان و اعتقاد کے ساتھ اقرار بھی ضروری ہے، جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جان جاتی ہے یا کوئی عضو کا ثاثا جاتا ہے تو اس وقت زبان سے اقرار کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف زبان سے خلاف اسلام بات بھی جان بچانے کے لیے کہہ سکتا ہے لیکن نہ کہنا ہی اچھا ہے اور ثواب ہے۔ اس کے سوا جب کبھی زبان سے کلمہ

کفر نکالے گا کافر سمجھا جائے گا، اگرچہ یہ کہے کہ خالی زبان سے کہا دل سے نہیں، اسی طرح وہ باتیں جو کفر کی نشانی ہیں جب ان کو کرے گا کافر سمجھا جائے گا جیسے ہنیو^(۱) ڈالنا، چُڑیا رکھنا، صلیب لٹکانا۔

کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟

مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صرف دینِ اسلام ہی کو سچا نہ ہب مانے اور کسی ضروری دینی کا منکر نہ ہو اور ضروریاتِ دین سے کسی ضروری دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو، اگرچہ تمام ضروریاتِ دین کا اس کو علم نہ ہو لہذا بالکل لٹکنوار جا بیل جو اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو حق مانے اور اسلامی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے، چاہے کلمہ بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو وہ مسلمان ہے مومن ہے کافرنہیں، البتہ نماز روزہ حج وغیرہ اعمال کے ترک سے گھنگار ہو گا لیکن مومن رہے گا اس لیے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔

عقیدہ ۲۲ جو چیز بے شبہ حرام ہو، اُس کو حلال جانا اور جو یقیناً حلال ہو اس کو حرام جانا کفر ہے جب کہ یہ حرام و حلال ہونا معلوم و مشہور ہو یا یہ شخص اُس کو جانتا ہو۔

شرک^(۲) کے معنی

شرک کے معنی ہیں اللہ (عز و جل) کے سوا کسی اور کو خدا جانا یا عبادت کے لائق سمجھنا اور

① ایک مخصوص دھاگہ جسے کفار مقدس جان کر گلے اور بغل میں باندھتے ہیں۔

قال العلامۃ الشفتازانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ): الاشتراك هو اثبات الشریک فی الالوہیة

بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس او استحقاق العبادة كما لعبدة الاصنام. شرح

عقائد نسفی (۱۲ امنہ) (شرح العقائد النسفية، ص ۲۰۱)

یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کیسا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقتاً شرک نہیں، کسی کافر کی مغفرت نہ ہوگی، کفر کے سواب گناہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

عقیدہ ۲۲ کبیرہ گناہ کرنے سے مسلمان کا فرنہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے اگر بلا توبہ کیے مرجائے تو بھی اس کو جنت ملے گی، گناہ کی سزا بھگت کریا معافی پا کر اور یہ معافی اللہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے دے یا حضور علیہ السلام کی شفاعت سے۔

مسئلہ ۱ کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم

جو کسی مرے ہوئے کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرے یا کسی کافر مرتد^(۱) کو مر جوم یا مغفور یا بُشْتی^(۲) کہے یا کسی ہندو مردہ کو بیکنٹھ باشی^(۳) کہے وہ خود کافر ہے۔

عقیدہ ۲۳ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جانا ضروری ہے البتہ کسی خاص آدمی کے کافر ہونے کا یا مسلمان ہونے کا یقین اُس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ شرعی دلیل سے خاتمہ کا حال معلوم نہ ہو جائے کہ کفر پر مرا یا اسلام پر مرا لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جس نے یقیناً کفر کیا ہو اُس کے کافر ہونے میں شک کیا جائے اس لیے کہ یقینی کافر کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے اس لیے کہ شریعت کا حکم ظاہر کے لحاظ سے ہوتا ہے البتہ قیامت میں فیصلہ حقیقت کے اعتبار سے ہو گا۔ اس کو یوں سمجھو کر کوئی کافر یہودی نصرانی ہندو مردگیا تو یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر

① وَخُنْسٌ هُنَّ بِالاسْلَامِ كَبِيرٌ كَيْمَنَكَارٌ كَرَيْهَ جَوَضُورِيَاتِ دِينِ سَهْ ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹/۲، ص ۱۶۳)

جن تی ② جنت میں رہنے والا ③

ہی جائیں اور کافر ہی کا سا برتاؤ اس کے ساتھ کریں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہے اور اس کا کوئی قول فعل اسلام کے خلاف نہیں ہے، تو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی سمجھیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔

عقیدہ ۲۵ کفر و اسلام کے سوا کوئی تیسرا درجہ نہیں۔ آدمی یا مسلمان ہو گایا کافر، ایسا نہیں کہ نہ کافر ہونہ مسلمان بلکہ ایک ضرور ہو گا۔

عقیدہ ۲۶ مسلمان ہمیشہ جنت میں رہیں گے کبھی نکالے جائیں گے اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کبھی نہ کالے جائیں گے۔

مسئلہ ۲ اللہ (عز و جل) کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم

(۱) اللہ (عز و جل) کے سوا کسی اور کو سجدہ تَعْبُدِی کفر ہے اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔

بِدْعَتٍ كَيْ تَعْرِيفٍ

جبات رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے اور یہ دفعہ کی

لینی عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا۔ ①

اذا سجد لانسان سجدة تحية لا كفر. (عالیٰ گیری) اگر کسی آدمی کو سجدہ تعظیمی کیا تو کافر نہیں ہوا۔ (۱۴۳) (الفتاویٰ الہنڈیہ، کتاب السیر، الباب السابع فی احکام المرتدین، ۲/ ۲۷۹)

قال النبوی (علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقُوَى): البدعة فی الشرع احداث مالم يكن فی عهد رسول اللہ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (تهذیب الاسماء واللغات، حرف الباء، ۲۰/۳) وقال البيضاوی (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) فی تفسیره: البدعة اختراع الشيء لا عن شيء. (تفسیر البيضاوی، سورۃ البقرة، تحت الآیۃ: ۱۱۷، ۱/ ۳۹۰) وقال الغزالی (علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی) : البدعة المذمومة ما يراغم السنۃ. (احیاء علوم الدین، کتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثانی، ۱/ ۳۶۷) منه

ہے، ایک: بدعت حسنة، دوسری: بدعت سینئہ۔ بدعت حسنة وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاجم⁽¹⁾ نہ ہو، جیسے مسجدیں پکی بنوانا، قرآن شریف شہرے لفظوں سے لکھنا، زبان سے نیت کرنا، علم کلام، علم صرف، علم نحو، علم ریاضی، خصوصاً علم بیت وہندسہ پڑھنا پڑھانا، آج کل کے مدرسے، وعظ کے جلسے، سند و دستار وغیرہ سیکڑوں ایسی چیزوں ہیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ میں نہ تھیں، وہ سب بدعت حسنة ہیں، ایسی کہ بعض واجب تک ہیں جیسے تراویح⁽²⁾ کی نسبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نعمت البدعة هذہ یہ اچھی بدعت ہے۔ بدعت سینئہ قبیحہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مزاجم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

امامت و خلافت کا بیان

امامت و قسم کی ہے، ایک: امامت صغیری، دوسری: امامت کبریٰ۔ امامت صغیری نماز کی امامت ہے جس کا حال نماز کے بیان میں آئے گا۔

امامت کبریٰ کی شرائط

امامت کبریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت مطلقة ہے یعنی حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام دینی و دینی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کرنے کا اختیار اور غیرِ معصیت میں تمام جہان کے مسلمانوں سے اطاعت کرانے کا حق، اس امامت کے لیے مسلمان آزاد، مرد، عاقل، بالغ، قرشی، قادر ہونا⁽³⁾ شرط ہے۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا

یعنی سنت کے خلاف اور سنت پر عمل سے روکنے والی۔ ②..... یعنی باجماعت تراویح قادر کے یعنی ہیں کہ شرعی فیصلہ اور حدود کو جاری کر سکے ظالم سے مظلوم کا حق دلانے کی اور مسلمانوں کی جان و مال ملک و املاک کی حفاظت کی طاقت ہو۔ ۱۲ مہے سلمہ

شرط نہیں، نہ یہ شرط کہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔

مسئلہ ۱ کب امام کی اطاعت فرض ہے؟

امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ امام کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو کہ شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ ۲ امام ایسا شخص بنایا جائے جو بہادر سیاستدان اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ ۳ عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

مسئلہ ۴ امام بتلائے فرقہ^(۱) ہونے سے معزول نہیں ہو جاتا۔

خلافے راشدین

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ کے خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ، ان حضرات کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں اس لیے کہ ان صاحبوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا کیا۔

عقیدہ ۲۷ خلافت راشدہ کی مدت

منہاج^(۲) نبوت پر خلافت حقد راشدہ تیس سال رہی، یعنی سیدنا امام حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی، پھر امیر المؤمنین عمر ابن عبد العزیز (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خلافت

^(۱) منہاج: طور طریقہ۔

^(۲) فرقہ: گناہ۔ (۱۲ امنہ)

راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی ہوگی، حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اولِ ملکِ اسلام ہیں۔ (تمکیل الایمان و کمال ابن حمام)

۲۸ عقیدہ فضل خلیفہ کون ہے؟

انبیاء و مسلمین (علیہم السلام) کے بعد تمام مخلوقاتِ الہی جن و انس و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ جو شخص مولا علی (کرامہ اللہ وجہہ النگریم) کو صدیق رضی اللہ عنہ یا فاروق رضی اللہ عنہ سے افضل بنائے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔

صحابہ و اہل بیت

صحابی کس مسلمان کو کہتے ہیں؟

صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار (خدمت) میں حاضری دی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا، سب صحابی اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل و ثقہ ہیں، جب کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔^(۱)

۲۹ عقیدہ صحابی کی توہین کا حکم

کسی صحابی کے ساتھ بد عقیدگی گمراہی و بدمذہبی ہے، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمر بن عاص، حضرت وحشی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ کسی صحابی کی شان میں بے ادبی تبریز ہے

۱..... قال الامام الهمام قدوة علماء الاسلام نجم الملة والدين عمر النسفي (عليه رحمة الله القوى): ويكتف عن ذكر الصحابة الا بخير .(۱۲). (منہ). (شرح العقائد النسفية، ص ۳۳۷)

اور اس کا قائل راضی۔

حضرات شیخین^(۱) کی توہین کا حکم

حضرات شیخین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہاء کے نزد یک کفر ہے۔

حضرت معاویہ کو برا کہنے والے کا حکم

عقیدہ ۳۰ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جنگ خطائے احتجادی ہے جو گناہ نہیں اس لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ظالم، باغی سرکش یا کوئی بُرا کلمہ کہنا حرام و ناجائز بلکہ تبرأ^(۲) وفرض ہے۔

اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں؟

اہل بیت یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی بیویاں اور اولاد۔ صحابہ کی طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات و احادیث میں آئے صحابہ و اہل بیت کی محبت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی محبت ہے۔

۱..... شیخین سے مراد حضرت ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔ (منہ)

۲..... قال العلامۃ التفتازانی (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَیٰ عَلَیْهِ): فسبهم والطعن فيهم ان كان مما يخالف الادلة القطعية فکفر كقدف عائشة رضی اللہ عنہا والا فبدعة وفسق۔ (شرح عقائد)

۱۲ (منہ) (شرح العقائد النسفية، ص ۳۳۷)

عقیدہ ۳۱ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صَدِّيقِهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) کو عیب لگانے والے کا حکم

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صَدِّيقِهِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) کو افک کی تہمت لگانے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے۔ (شرح عقائد و تکمیل وہندیہ وغیرہ)

عقیدہ ۳۲ حضرات حسین (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) اعلیٰ درجہ کے شہداء میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ ۳۳ حضرت امام حسین (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کو با غی کہنے والے کا حکم

جو حضرت امام حسین (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کو با غی کہے یا یزید کو حق پر بتائے وہ مردود خارجی مستحق جہنم ہے۔

یزید کا حکم

یزید کے ناقہ ہونے میں کیا شبہ ہے البتہ یزید کو کافرنہ کہیں اور نہ مسلمان کہیں بلکہ سکوت کریں۔

عقیدہ ۳۴ اختلافات صحابہ کا حکم

جو صحابہ و اہل بیت سے محبت نہ رکھے وہ گمراہ و بدمنہب ہے۔

مسلمہ صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم میں آپس میں جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام وخت حرام ہے ان کی لغوشات پر گرفت کرنا یا ان کی وجہ سے ان پر طعن یا ان سے بد اعتقادی ناجائز

والله (عز وجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف ہے۔^(۱)

ولايت کا بیان

ولی کی تعریف

ولی وہ موسن صاحب ہے جس کو معرفت و قرب الہی کا ایک خاص درجہ ملا ہے، اکثر شریعت کے مطابق ریاضت و عبادت کرنے کے بعد ولايت کا درجہ ملتا ہے اور کبھی ابتداء بلا ریاضت

۱ قرآن و حدیث میں صحابیوں کی بہت فضیلت آئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو خیرامت کا لقب دیا اور فرمایا کہ ہم ان سے راضی اور وہ ہم سے راضی ہیں۔ **كُنْتُمْ حَيْرًا أَمْمًا أُخْرِجْتُ لِلنَّاسِ** (پ ۴، آل عمران: ۱۱۰) **وَالسَّيْقُونَ لَا يَلُونَ مِنَ الْهُجْرِينَ وَالْأُنْصَارِ وَالزَّانِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ لَا رَضْيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ**۔ (پارہ الرکوع ۲)۔ (التوبۃ: ۱۰۰) - حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں: لا تنسوا اصحابی فلو ان احد کم ان اتفاق مثل احمد ذہبا ما بلغ مد احدهم ولا نصفہ یعنی میرے اصحاب کو برانہ کہو (خدا کے یہاں ان کی اتنی مقبولیت ہے) کہ اگر تم میں سے کوئی احد پیار کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو ان کے آدھے مدد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي لو كنت متخدنا حلیلا ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳) اور فرمایا: اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم غرضاً بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فيبغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ يوشک ان ياخذه يعني اللہ سے ڈر واللہ سے ڈر میرے اصحاب کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانہ بنانا کہ جو انہیں دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے بلاشک اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ سے کپڑے گا۔ (امن)

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸)

وَمُجَاهِدَهُ كَبُّھی مل جاتا ہے، تمام اولیاء میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اربعہ^(۱) (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) کا ہے، اولیاء ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن ان کا پہچاننا آسان نہیں۔ حضرات اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت دی ہے جو ان سے مدد مانگے ہزاروں کوں کی دوری سے اس کی مدد فرماتے ہیں۔

﴿اُولیاء اللہ کا علم و قدرت﴾

ان کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے حتیٰ کہ بعضوں کو ما کانَ وَمَا يَكُونُ^(۲) (لَوْحِ مَحْفُوظٍ) پر اطلاع دیتے ہیں،

۱ مومن: مسلمان صحیح العقیدہ۔ صاحب: پرہیزگار، نیک۔ معرفت: علم، پہچان۔ قرب: نزدیکی، مقبولیت۔ خلفائے اربعہ: چاروں خلیفہ یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ (۱۴ منہ)

۲ وسیع: پھیلا ہوا۔ ما کان و ما یکون: جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو گا۔ (۱۴ منہ)

۳ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فیض سرہ اپنی کتاب ”تکمیل الایمان“ میں تحریر فرماتے ہیں: مشائخ صوفیہ قدس اسرار ہم گویند کہ تصرف بعضی اولیاء در عالم برزخ دائم و باقی است و توسل واستمداد بارواح مقدسہ ایشان ثابت و موثر یعنی اولیاء انتقال کے بعد بھی تصرف کرتے ہیں ان کو دستی بانا اور ان سے مدد مانگنا ثابت و موثر ہے۔ (تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص ۱۲۳) امام علامہ تقیٰ تازانی (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) نے ”شرح مقاصد“ میں اہلسنت کے نزدیک علم و ادراک موقتی کی تحقیق کر کے فرمایا: وهذا ينفع بزيارة الابرار والاستعانة بنفوس الاخيار یعنی اس لیے اولیاء کی قبروں کی زیارت اور بزرگوں کی روحوں سے مدد مانگنا نفع دیتا ہے۔ (شرح المقاصد، المقصد الرابع فی الحجواہر، المبحث الرابع، ۴۸۰ / ۲) حضرت امام غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: هر کہ استمداد کردہ میشود بوی در حیات استمداد کردہ

مرنے کے بعد ان کے کمالات اور قوتیں^(۱) اور بڑھ جاتی ہیں اُن کے مزار کی حاضری فیض سعادت اور برکت کا سبب ہے، اُن کو ایصالِ ثواب اُمّ مسْتَحْب اور باعثِ برکت ہے، اولیاء کرام کا عرس^(۲)

میشود بوسے بعد از وفات یعنی جس سے زندگی میں مدد مانگ سکتے ہیں اس سے مرنے کے بعد بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ) (اشعة اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، ۱ / ۲۲)

نیز انہیں امام عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَسَلَّمَ: ”ما من عبد الا ولقلبه عینان“ وہما عینان یدرک بهما الغیب فاذا اراد اللہ تعالیٰ بعد خیر فتح عینی قلبه لیری ما هو غائب عن بصره وهذا الروح لا يموت لموت البدن. یعنی جب اللہ تعالیٰ بندے کے دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے اور یہ روح بدن کے مرنے سے مرتی نہیں۔ ۱۴

(مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، الرسالۃ المدنیۃ، ص ۲۶)

۱..... یہی شیخ دہلوی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) اسی ”تکمیل الایمان“ میں لکھتے ہیں: اولیاء را ابدان مکتبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند و امداد و ارشاد طالبان کنند و منکران را دلیل و برہان برانکار آن نیست یکے از مشائخ گفتہ است کہ چهار کس از اولیاء را دیدم کہ در قبر خود تصرف می کنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از آن جملہ شیخ معروف کرخی و شیخ عبدالقدیر جیلانی و در دیگر را از اولیاء نیز شمردہ یعنی اولیاء اپنے ابدان مثالیہ میں ظاہر ہو کر طالبین کی تعلیم و امداد فرماتے ہیں اور منکروں کے پاس اس کے انکار کی کوئی دلیل نہیں، ایک شیخ نے فرمایا کہ چار بزرگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں بھی اسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح کہ زندگی میں یا اس سے بڑھ کر اور نجہلہ ان کے حضرت معروف کرخی، حضرت غوث اعظم اور داؤ ریوں کو بتایا۔ (۱۴) (تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص ۱۲۳)

۲..... شاہ ولی اللہ صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ”انفاس العارفین“ اور شاہ عبدالعزیز صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ”تکفہ الشاعریہ“ کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ اولیاء کو اپنے مزار میں لوگوں کے حالات کی اطلاع ہوتی ہے اور مزار پر آنے والے کو جس بات کی چاہیں خبر دیتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد کو تمام امت مثل اپنے پیر و مرشد کے مانتی ہے اور امور تکونیتیہ کو ان سے والبستہ جانتی

یعنی ہر سال وصال^(۱) کے دن قرآن خوانی فاتحہ، وعظ ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے اور ثواب کا کام ہے، رہے ناجائز کام جیسے ناج رنگِ کھلیل تماشہ تو وہ ہر حالت میں مذموم^(۲) اور مزار طبیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟

چونکہ اولیاء کے سلسلے میں داخل ہونا ان کا مرید و معتقد ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا ذریعہ ہے اسی لیے بیعت سے پہلے پیر میں یہ چار باتیں ضرور دیکھ لیں:

﴿۱﴾ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

ہے اور فاتحہ اور درود و صدقات و نذر ان کے نام کی تمام امت میں رائج و معمول ہے جیسا کہ تمام اولیاء کے ساتھ یہی معاملہ ہے کہ فاتحہ، نذر، عرس و مجلس تمام امت کرتی ہے۔ (تحفہ اثنا عشریہ، باب هفتہ در امامت، ص ۲۱۴) نیز یہی شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اپنی تفسیر پارہ عم صفحہ ۱۳۰ میں لکھتے ہیں: بعض از خواص اولیاء اللہ را کہ آللہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنها به جہت کمال و سعیت مدارک آنها مانع توجہ با یں سمت نمی گردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنها می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنها می طلبند و می یابند و زبان حال آنها در آن وقت ہم متمن یا یں مقالات است۔ ع ”وَ مِنْ آئِمْ بَحَانْ گَرْ تَوْ آئَیْ بِهِ تَنْ“ (تفسیر عزیزی، پارہ عم، ص ۱۱۳) احادیث صحابہ میں وارد کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہدائے احمد رَضِیَ اللَّهُ تَعَالَیٰ عَنْہُمْ کی زیارت کو تشریف لے جاتے تھے۔ ۱۴ منہ

(مصطفی عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور، ۳۸۱ / ۳، حدیث: ۶۷۴۵)

۱..... بزرگوں کے مرنے کے دن کو وصال کا دن یا انتقال کا دن کہتے ہیں۔ (۱۴ منہ)

۲..... مذموم: بُرا (۱۴ منہ)

﴿۲﴾ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے، نہیں تو حرام حلال، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

﴿۳﴾ فاسق معلن^(۱) نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

﴿۴﴾ اس کا سلسلہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تک مُتَّصلٌ ہو ورنہ اور پر سے فیض نہ پہنچے گا۔

نَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تقلید

تقلید، یعنی دین کے چاروں اماموں میں سے کسی ایک کے طریقہ پر احکامِ شرعیہ بجالا نا مثلاً امام عظیم ابوحنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام حنبل (رحمہم اللہ السلام) کے طور پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا کسی ایک امام کی پیروی واجب ہے اسی کو تقلید شخصی کہتے ہیں۔

تبیہ

إنَّ امَامَوْنَ نَے اپنی طرف سے کوئی مسئلہ گڑھا نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا مطلب صاف صاف بیان کیا ہے جو عام آدمیوں بلکہ عام عالموں کی سمجھ میں بھی نہیں آ سکتا تھا، لہذا ان اماموں کی پیروی دراصل قرآن و حدیث کی پیروی ہے۔

مسئلہ جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے اماموں کی پیروی نہیں کر سکتا، مثلاً نہیں ہو سکتا کہ کچھ مسئللوں میں ایک امام کی پیروی کرے اور کچھ مسئللوں پر دوسرے کی بلکہ

۱..... فاسق معلن: وہ شخص ہے جو حلم کھلا گناہ کرتا ہے۔ (۱۲ منہ)

تمام مسائل میں ایک معین امام کی پیروی واجب ہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے یا شافعی حنفی ہو جائے بلکہ جو آج تک جس امام کا مقلد رہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقیید کرے اور اب تمام علماء کااتفاق ہے کہ چاروں اماموں کے علاوہ کسی اور امام و مجتهد کی تقیید جائز نہیں۔^(۱)

هُنَّا قَدْ تَمَّتِ الْعَقَائِدُ السُّنْنَةُ بِفَضْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
وَيَتَلَوُهَا كِتَابُ الصَّلُوةُ

۱ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اپنی کتاب ”الانصار“ میں لکھتے ہیں: ”بعد المأتين ظهر بينهم التمذهب للمجتهدین با عیانہم... الخ“ یعنی وصی و محدث بھری کے بعد خاص ایک مجتهد کی پیروی مسلمانوں میں رائج ہوئی اور کم کوئی شخص تھا جو امام معین کی پیروی نہ کرتا ہوا اور یہی واجب ہے اس زمانہ میں۔

طحا و یحاشیہ و مختار میں ہے: ”هذه الفرقة الناحية قد اجتمعت اليوم في مذاهب أربعة و هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رَحْمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ خَارِجاً عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من أهل البدعة والنار“ یعنی اب اہل سنت کا گروہ انہیں چاروں کی پیروی میں مخصر ہو گیا ہے جو ان چار سے باہر ہے و بدعتی جہنمی ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر، کتاب الذبائح، ۴/۵۳)

امام شعرانی نے میزان شریعت کبریٰ میں امام غزالی و امام الحرمین وغیرہ آئمہ (رحمہم اللہ السلام) کا قول یوں نقل کیا ہے: ”وقالوا للتلامذتهم يجب عليكم التقليد بمذهب امامكم ولا عذر لكم عند الله تعالى في العدول عنه“ یعنی ان سب اماموں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ تم پر خاص اپنے امام کے مذهب کا پابند رہنا واجب ہے، اگر ان کے مذهب کو چھوڑ تو خدا کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ ۲- امنہ سلمہ۔ (المیزان الکبریٰ الشعراۃ، ۱/۵۳)

نماز

ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نماز ہے قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافر ہے اور جونہ پڑھے بڑا گنہگار آخترت میں جہنم میں ڈالا جائے گا، با دشاد اسلام اس کو قید کر دے۔

مسئلہ کس عمر میں بچہ کو نماز سکھائی جائے؟

بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اُسے نماز پڑھنا بتایا جائے اور جب دس برس کا ہو تو مارکر پڑھوائی جائے۔ قبل اس کے کہ ہم نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیں ان چھ باتوں کو بتاتے ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی ان چھ باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

شرائط نماز

- ۱) طہارت
- ۲) سترِ عورت
- ۳) وقت
- ۴) استقبال قبلہ
- ۵) نیت
- ۶) تکبیرِ حریمه

پہلی شرط یعنی طہارت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاغانہ، خون، شراب، گوبر، لید، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے عسل بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط ستر عورت

یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گھنٹوں تک ڈھکا ہو، گھنٹے گھلنے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکر رہیں۔

تیسرا شرط وقت

یعنی جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے، جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے دُگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دو گنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدی غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق شروع ہونے سے پہلے تک۔

چوتھی شرط استقبال قبلہ

یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

پانچویں شرط نیت

یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھنا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہو۔

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ

یعنی اللہ اکبر کہنا، یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی اب اگر کسی

سے بولایا کچھ کھایا پیایا کوئی کام خلاف نماز کے کیا تو نمازوٹ جائے گی۔
پہلی پانچ شرطوں کا تکمیر تحریم سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا ضروری ہے ورنہ
نماز نہ ہوگی۔

نماز کی پہلی شرط یعنی

طہارت کا بیان

وضو کا طریقہ

جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کر کے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
کہہ کے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر مساوک کرے داہنے ہاتھ سے، پھر تین بار گلی
کرے خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے اگر دانت یا تالو
میں کوئی چیز چیکی یا آٹکی ہو تو چھڑائے پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے
کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے اور باہمیں ہاتھ سے ناک صاف کریں اس کی چھوٹی انگلی
ناک کے اندر ڈال کر، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار مند دھوئے اس طرح کہ بال
جنہی کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنٹی سے باہمیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے اور
ڈاڑھی ہوتاؤ سے بھی دھوئے اور اس میں خلال^(۱) بھی کرے۔ لیکن احرام باندھے ہو تو خلال
نہ کرے، پھر کہنوں تک کہنوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر ایک

۱..... ڈاڑھی کا خلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے ڈاڑھی میں ڈالے اور باہر کو
نکالے۔ (۱۲ منہ)

بامسح کرے، اس طرح پر کہ دونوں ہاتھ ترکر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھیوں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر کھر کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں، اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹ سے گردن کا مسح کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے، پھر دہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹھنڈے تک دھونے ٹھنڈے سمیت کچھ اور تک پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھونے، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال^(۱) بھی کرے۔ اب وضو ختم ہوا اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ .

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر چھوڑ اس اپی لے کہ بیمار یوں کی شفاف ہے اور آسمان کی طرف

منہ کر کے

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

۱ دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کے داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ امن

۲ اے اللہ (عزوجل) مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔

اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔^(۱)

اور کلمہ شہادت اور سورۃ اَنَّا أَنْزَلْنَا پڑھے اور بہتر کہ ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللَّهِ اور دُرود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔ یہ وضو کا طریقہ جو اور پر بیان ہوا اس میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضونہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابل سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

فرائض وضو

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:

- ﴿۱﴾ منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمٹتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔
- ﴿۲﴾ گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دھلانا۔
- ﴿۳﴾ چوٹھائی سر کا مسح یعنی چوٹھائی سر پر بھیگے ہاتھ کا پھیرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔
- ﴿۴﴾ دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دھلانا۔ یہ چار باتیں وضو میں فرض ہیں اور ان کے سوا جو کچھ طریقہ وضو میں بیان کی گئیں وہ سب یا سنت یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہیے وہ ”بہار شریعت“ اور ”فتاویٰ رضویہ“ وغیرہ مطبوعات دیکھئے۔

۱ تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ (غُرَوْجَل) تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبد نہیں، تمہے سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تو بکرتا ہوں۔

مسئلہ ۱ کسی عضو کے داخل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا، اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲ اونٹھ^(۱)، ناخن، آنکھ، کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، بروئی زیوروں^(۲) کے نیچے کی کھال، حتیٰ کہ کیل، نتھ کا سوراخ، داڑھی موچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا ان چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف کے چھونے کے لیے وضوفرض ہے اور طواف کے لیے واجب ہے۔

وضو کے مکروہات

یعنی وہ باتیں جو وضو میں نہ ہونی چاہئیں:

- ۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا
- ۲) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا
- ۳) مسجد کے اندر وضو کرنا
- ۴) وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹکانا
- ۵) قبلہ کی طرف گلی کا پانی یا ناک یا کھلکھلہ یا تھوک ڈالنا
- ۶) بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا
- ۷) زیادہ پانی خرچ کرنا

۱..... ہونٹ ۲..... بیر و نی زیور جیسے کٹائیں، چھلے، انگوٹھی وغیرہ

﴿۸﴾ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوں

﴿۹﴾ ایک ہاتھ سے منہ دھونا

﴿۱۰﴾ منہ پر پانی مارنا

﴿۱۱﴾ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹکنے دینا

﴿۱۲﴾ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا

﴿نَوْقِضٌ وَضُوْعِينٌ وَضُوْتُرٌ نَّوْالٍ چِيزِيں﴾

﴿۱﴾ پاخانہ ﴿۲﴾ پیشاب ﴿۳﴾ بیچھے سے ہوا کا نکنا ﴿۴﴾ کیڑا اور ﴿۵﴾ پتھری کا آگے
بیچھے کے مقام سے نکنا ﴿۶﴾ ودی^(۱) اور ﴿۷﴾ ندی^(۲) اور ﴿۸﴾ منی کا نکنا ﴿۹﴾ خون
اور پیپ اور زرد پانی کا نکل کر بہنا ﴿۱۰﴾ کھانے یا پانی یا پت یا جسے خون کی منہ بھرتے
جئے ﴿۱۱﴾ جُون^(۴) غشی، بے ہوشی^(۵) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں،
علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں ﴿۱۲﴾ تھقہہ^(۶) ﴿۱۳﴾ نیند^(۷) ﴿۱۴﴾ مباشرت فاحشہ
(یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت

۱ ودی: وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ (۱۲ منہ)

۲ ندی: وہ سفید رطوبت جو شہوت کی حالت میں انزال سے پہنچلتی ہے۔ (۱۲ منہ)

۳ پلے خون کی تھوڑی تی قے بھی وضو توڑے گی۔ (۱۲ منہ)

۴ جُون: یعنی پا گل ہو جانا۔ (۱۲ منہ)

۵ بے ہوشی: خواہ نشکھانے سے ہو یا یہاری سے۔ (۱۲ منہ)

۶ تھقہہ: یعنی اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے لیں اس سے نماز اور وضو دونوں جاتے رہیں گے۔ (۱۲ منہ)

۷ نیند: پوری طرح سو جانا، الہذا و انگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکنے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ (۱۲ منہ)

آپ میں ملائیں اور کپڑا غیرہ بیچ میں نہ ہو) ان سب چیزوں سے وضویٹ جاتا ہے۔

مسئلہ ۴ دکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا کچھ بہتا ہے، اس سے وضویٹ جاتا ہے اور وہ شخص بھی ہے جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سن اپاس والوں نے نہ سناتا وضونہ ٹوٹا، البتہ نمازوٹ گئی۔

مسئلہ ۶ اگر مسکرا یا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے نہ نماز۔

مسئلہ ۷ جو رطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضونہ توڑے وہ بخس نہیں، جیسے وہ خون جو بہہ^(۱) کرنے نکلے یا تھوڑی قے جو منہ بھر^(۲) نہ ہو وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۸ رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

مسئلہ ۹ جو آنسو رو نے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضویٹ نہ وہ بخس۔

مسئلہ ۱۰ گھٹنیا یا ستر کھلنے سے اپنایا دوسرا کاشتہ دیکھنے سے یا چھونے سے وضونہ بیس جاتا۔

مسئلہ ۱۱ دودھ پیتے بچنے قے کی اگر وہ منہ بھر ہے تو بخس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا،^(۳) لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

۱ وہ خون جو بہہ کرنے نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چھبوٹی اور خون چک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضونہ جائے گا۔ (۱۱امنہ)

۲ منہ بھر قے کا مطلب یہ ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو۔ مسئلہ: بلغم کی قے وضونہ توڑتی جتنی بھی ہو۔ (۱۲امنہ)

مسئلہ ۱۲ وضو کے نیچ میں وضوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتیٰ کہ اگر چلو میں پانی لیا ہو پھر ہوانکلی یہ پانی بے کار ہو گیا اس سے کوئی عضونہ دھوئے۔

غسل کا طریقہ

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنج کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو، اس کو دھوئے پھر نماز کے ایسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختہ یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھوئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے پھر تین مرتبہ داہنے موٹھے پر پانی بھائے پھر باہمیں موٹھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے بھائے پھر بھائیں موٹھے پر زخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیر لے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی ندی کیھے اور اگر یہ زخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیر لے اور ملے کا ستر تو ضروری ہے، اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تمیم کرے اور نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کرے، نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رو مال سے بدن پوچھھڈا لے تو حرج نہیں۔^(۱)

مسئلہ ۱ احتیاط کی جگہ نگانہ انے میں حرج نہیں، عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، حتیٰ کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانہ بہتر ہے نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے، وضو میں جو باتیں سنت اور مستحب ہیں وہی غسل میں بھی ہیں سوا اس کے کہ نگانہ تا ہوتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے اور

۱..... والتمسح بالمنديل بعد الوضوء والغسل لا يأس به۔ (بزاریہ) (امن) (الفتاوى البزاریة،

كتاب الطهارة، الفصل التاسع في الحظر والاباحة ١٠٤ هامش "الهنديه"

تہبند باندھے تو حرج نہیں۔ یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں، جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اترے گی اور باقی سنت و مسحت ہیں اُن میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گا۔

فرائض غسل تین ہیں

۱) کلی اس طرح پر کہ منہ کے ہر پُزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے، مسوڑ ہے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے، روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تاکہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے، دانت میں کوئی چیز اُنکی ہو جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا پُور،^(۱) پان کی پتی وغیرہ) توجہ تک ضرر و حرج نہ ہو چھڑانا ضروری ہے، بلے اُس کے غسل نہ ہوگا اور بے غسل نماز نہ ہوگی۔

۲) ناک میں پانی ڈالنا لیعنی دونوں نیچنوں میں جہاں نرم جگہ ہے وہاں تک ڈھلانا کہ پانی کو سونگھ کر اور پر چڑھائے تاکہ بال برابر جگہ بھی ڈھلنے سے رہ نہ جائے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔ اگر بُلاق^(۲) کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، ناک کے اندر برینٹھ کنٹی سوکھ گئی تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے اور ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

۳) پورے بدن پر پانی بہہ جانا اس طرح کہ پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پُزے ہر رو گنگے پر پانی بہے، اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی ڈھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔



بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ

..... ۱ ایک زیور جو کنک میں پہنچتے ہیں۔ ۲ یعنی چھالیہ کے ریزے

نہانے میں سب پاک ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نجاست اور چھپتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کوچس کر دیتی ہے، اس لیے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے ہیں نجاست دور کر لیں تب غسل کریں، ورنہ غسل تو کیا ہو گا اس ترہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب بخس ہو جائیں گی، ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہو سکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ پلامے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دشوار ہے۔

کن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے وہ پانچ باتیں ہیں:

- ۱﴿ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلا۔
- ۲﴿ احتمام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔
- ۳﴿ شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت، انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔
- ۴﴿ حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔
- ۵﴿ نفاس: بچہ جنے پر جو خون آتا ہوا سے فارغ ہونا۔

مسئلہ ۲ منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غسل واجب نہیں البتہ موضوعاتار ہے گا۔

مسئلہ ۳ اگر منی تپلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں

تو غسل واجب نہیں ہاں وصیوت جائے گا۔

مسئلہ ۷ جمعہ، عید، بُقْر عید کے لیے اور عرف کے دن اور احرام باندھنے کے وقت نہانہ سنت ہے۔

بے غسل کیا کام کر سکتا ہے اور کیا نہیں؟

جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا اور قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو (هدایہ، عالمگیری) بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر حرف مقطعات ہوں یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ ۸ اگر قرآن شریف بُزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہو تو

اس پر سے ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ (هدایہ و عالمگیری)

مسئلہ ۹ اگر قرآن شریف کی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حرج نہیں، جیسے تبرک کے لیے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھی یا شکر کے لیے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا مصیبت و پریشانی میں إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھی یا شاء کی نیت سے سورہ فاتحہ یا آیتہ الکرسی یا ایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حرج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۱ قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حرف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آ جائیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ ۹ ان سب کو فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

کس پانی سے وضواور غسل جائز ہے اور کس سے نہیں

بازش، سمندر، دریا، ندی، نالے، چشے، کنوں، بڑے حوض اور بڑے تالاب اور بہتا ہوا پانی اولاً اور بُزف ان سب پانیوں سے وضواور غسل اور ہر قسم کی طہارت جائز ہے۔

بہتے ہوئے پانی کی تعریف اور احکام

بہتا ہوا پانی وہ ہے جو تنکے کو بہائے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک یہ نجاست اس کے رنگ یا بُویا مزے کو نہ بدل دے اگر بُخس چیز سے رنگ یا بُویا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نیچے تھی میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہو جائیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نجاست کو بہائے جائے، یا پانی کے رنگ، بُو، مزے ٹھیک ہو جائیں یا اگر پاک چیز نے رنگ، بُو، مزے کو بدل دیا تو وضواور غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

بڑے حوض اور دَرَوَه کی تعریف اور احکام

دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا، پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ دَرَوَه یا بڑا حوض کہلاتا ہے، یوہیں اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچھیں ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو، غرض کل لمبا یا چوڑا کا حاصل ضرب سو ہو اور اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اتنی کافی ہو کہ اتنی سطح میں کہیں سے زمین کھلی نہ ہو، ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک نجاست کی وجہ

سے رنگ یا بُویامزہ نہ بدلتے۔

مسئلہ ۱۱ بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشتاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مراہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضونہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔

مسئلہ ۱۲ بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو، لیکن ناک تھوک کھکھارکلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت^(۱) کے خلاف ہے۔

ماءِ مستعمل اور غسالہ کے أحكام

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۳ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے، بقصد یا بلا قصد وہ وردہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا، اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بلا دھلا ہوا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

ماءِ مستعمل کو کام میں لانے کا حلیہ

پانی میں ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مُستعمل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف

۱.....نظافت: پاکیزگی، صفائی۔ (۱۴۷)

سے پانی ڈالیں اور دوسرا طرف سے بہہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۴ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو

اس سے وضو جائز ہے۔

پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا حکم

کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔

مسئلہ ۱۵ کسی درخت یا پھل کے نخوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس۔

مسئلہ ۱۶ جس پانی میں تھوڑی سی کوئی چیز مل گئی جیسے گلاب، کیوڑہ، زعفران، مٹی، بالو^(۱) تو اس سے وضو و غسل جائز ہے۔

مسئلہ ۱۷ کوئی رنگ یا زعفران پانی میں پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قابل ہو گیا تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۸ پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو و غسل جائز نہیں۔

کنوئیں کا بیان

مسئلہ ۱ کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پیشتاب یا بہتا ہوا خون یا تاثری^(۲) یا سیندھی^(۳) یا

۱ ریت..... ایک سفیدی مائل رس جو تاثر کے درخت سے ٹکتا ہے۔

۲ اردو لغت، ۱۲/۳۷۳ پر سیندھی لکھا ہے، جس کے معنی ہیں: کھجور کے درخت کا رس جس کے پینے سے سرور (نمار) ہوتا ہے نیز کھجور کی شراب کو کھی سیندھی کہتے ہیں۔

کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیزگری تو اس کا گل پانی نکالا جائے۔ (خانیہ وغیرہ)

﴿کن باتوں سے کنوں ناپاک ہو جاتا ہے﴾

جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اُن کے پاخانہ پیشتاب گرنے سے کنوں ناپاک ہو جائے گا، یونہی مرغی اور بیٹ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲ جس کنوں کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنوں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا یوں ہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنوں میں کا پانی لگا تھا پاک کنوں میں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

﴿کب کتنا پانی نکالا جائے کہ کنوں ناپاک ہو جائے﴾

کنوں میں آدمی، بکری یا کتا یا اور کوئی دمبوی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا گر کر مر جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۴ مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دمبوی جانور اس میں مرکر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۵ اگر یہ سب باہر مرے پھر کنوں میں گرے جب بھی یہی حکم ہے، یعنی کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۶ چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کنوں میں گری اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا

جائے لیکن اگر اس کی جڑ میں مووم لگا دیا تو بیس ڈول نکلا جائے۔

مسئلہ ۷ بلی نے چوہے کو پکڑا اور زخمی کر دیا پھر اس سے چھوٹ کر کنویں میں گرا کل پانی نکلا جائے۔

مسئلہ ۸ کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا کنویں میں گرا جائے تو سب پانی نکلا جائے اگر چہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

مسئلہ ۹ سور کنویں میں گرا چاہے زندہ ہی نکل آیا کل پانی نکلا جائے۔

مسئلہ ۱۰ سور کے سوا کوئی اور جانور جس کا جوٹھا ناپاک ہے (جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا) کنویں میں گرا اور اس کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں اور اس کامنہ پانی میں پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۱ کوئی جانور جس کا تھوک نجس ہے (جیسے کتا، شیر، چیتا، گیدڑ، بھیڑیا) اگر کنویں میں گرا اور اس کامنہ پانی سے لگا تو کنواں ناپاک ہو گیا کل پانی نکلا جائے۔

مسئلہ ۱۲ گدھا یا خچر کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کامنہ اگر پانی میں پڑا تو ناپاک ہو گیا، کل پانی نکلا جائے اور اگر منہ نہ پڑا تو بیس ڈول نکالیں۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ بھٹھی ہوئی مرغی کنویں میں گری اور زندہ نکل آئی تو چالیس ڈول نکلا جائے۔

مسئلہ ۱۴ جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ بکری گائے بھینس ہرن نیل گاو، ان میں سے کوئی کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو کنواں پاک ہے لیکن بیس ڈول نکال ڈالیں۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ جن جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے بلی یا چوبایا سانپ یا چھپکی) کنویں میں گرے

اور زندہ نکل آئے تو میں ڈول نکلا جائے، کوئی جانور چھوٹا ہو یا بڑا اگر کنویں میں گرے اور اس کے بدن پر نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو کنوں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکلا جائے گا یا جیسے مرغی نے پاخانہ کر دیا اور فوراً پاؤں صاف ہونے سے پہلے کنویں میں گری، کنوں نجس ہو گیا کل پانی نکلا جائے یا جیسے چوہ ہے نے پاخانہ کے حوض میں غوطہ کھایا اور فوراً کنویں میں گرا، کل پانی نکلا جائے کیونکہ کنوں نجاست پڑنے سے ناپاک ہوانہ کہ چوہ ہے مرغی کے گرنے سے۔

مسئلہ ۱۲ کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جو ٹھاپاک ہے (جیسے بکری وغیرہ) یا جو ٹھاٹکروہ ہے (جیسے مرغی چوہا وغیرہ) اور پانی کچھ نہ نکلا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (رد المحتار، قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ جوتا یا گیند کنویں میں گرا اور اس کا نجس ہونا یقینی ہے تو کل پانی نکلا جائے ورنہ بیس ڈول۔ محض نجس ہونے پر خیال معتبر نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۸ مرغی کا تازہ اندھا جس پر بھی تری باقی ہو پانی میں گر جائے تو پانی نجس نہ ہوگا، جب کہ پیٹ کی تری کے علاوہ کوئی اور نجاست نہ لگنے پائے، یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرانہیں تو بھی پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۹ اڑنے والے حلال جانور جیسے کبوتر یا چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند جیسے چیل، شکرا، باز کی بیٹ کنویں میں گر جائے تو کنوں ناپاک نہ ہوگا، یوہیں چوہ ہے اور چمگاڑ کے پیشاب سے بھی نجس نہ ہوگا۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ پیشاب کی بہت باریک باریک بند کیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے

سے ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ پانی کا جانور جیسے مچھلی مینڈک وغیرہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا، چاہے پھول بھی جائے، لیکن اگر پھٹ کر اس کے ریزے پانی میں مل جائیں تو اس پانی کا پینا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲ خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اُس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی بخس نہ ہوگا، لیکن جنکل کا بڑا مینڈک جس میں بننے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے، پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے بیچ میں بھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۲۳ جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بٹا اس کے مرجانے سے پانی بخس ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۴ چوہا، چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر، یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دموی کنویں میں گر کر مر جائے اور ابھی پھولایا پھٹانا ہو تو میں ڈول سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور اگر پھول یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲۵ کبوتر یا میلی یا مرغی گر کر مر جائے اور پھٹے یا پھولے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے، ان کے بھی پھولنے پھٹنے میں کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ ۲۶ دوچوہے گر کر مر جائیں اور ابھی پھولے یا پھٹنے نہ ہوں تو میں سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲۷ دو بلیاں گر کر مر جائیں تو سب پانی نکالا جائے۔

مسئلہ ۲۸ بے وضوا و رجس آدمی پر غسل فرض ہے اگر بلا ضرورت کنویں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُتراتو کچھ نہیں۔

مسئلہ ۲۹ کنویں میں آدمی گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست نہ تھی تو کنوں پاک ہے، بیس ڈول نکال دیں۔

مسئلہ ۳۰ جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی بخس نہ ہوگا۔

﴿فَإِذَا

مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے ڈباؤ کر بھینک دے اور سالن کو کام میں لائے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ ۳۱ مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا، کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سور کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا، چاہے گوشت یا چکنائی لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۳۲ بچنے یا کافرنے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ہاتھ کا بخس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی ناپاک ہو گیا اور نہ بخس تونہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۳ میگن اور گوبر اور لیداگر چننا پاک ہیں مگر ان کا قلیل معاف ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (خانی وغیرہ)

مسئلہ ۳۴ - کل پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں سد یوار دھونے کی ضرورت ہے کہ وہ پاک ہو گئی۔

مسئلہ ۳۵ - یہ حکم دیا گیا کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو کنوں میں گری پہلے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ چیز اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

مسئلہ ۳۶ - جس کنوں کا ڈول مقرر ہے، ڈول کی گنتی اسی ڈول سے کی جائے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اگر اس کنوں کا کوئی خاص ڈول مقرر نہیں تو اتنا بڑا ڈول کہ جس میں ایک صاع^(۱) پانی آجائے۔

مسئلہ ۳۷ - ڈول بھرا ہوا نکالنا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول گنا جائے گا۔

مسئلہ ۳۸ - چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی نکالا تو حساب کر کے ایک صاع فی ڈول یا مقرر ڈول کے برابر کر لیں۔

مسئلہ ۳۹ - جس کنوں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے اتنا نکال لیا گیا توبہ وہ رسی ڈول جس سے پانی نکلا ہے پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۴۰ - جو کنوں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی پانی نکالیں، اگر اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی

۱..... ۱۔ انگریزی روپیہ جس کا اسی^{۸۰} کامیر ہوتا ہے اس روپیہ سے تین سوا کیاون^{۳۵۱} بھر لیتی چار سیر چھ چھٹا نک ایک روپیہ بھر ایک صاع ہوتا ہے۔ بہار شریعت و قوانین روپیہ (بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۱۱، ۹۳۹) (منہ ۱۲)

حالت میں حکم یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کر لیں کہ بتنا پانی ہے جتنا ہو وہ سب نکال دیا جائے، نکالنے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً یہ معلوم کر لیا کہ ہزار ڈول ہے تو ہزار ڈول نکال دیں، کنوں پاک ہو جائے گا اور یہ معلوم کرنا کہ اس وقت بتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پر ہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ بتائیں کہ اس کنوں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں نکال دیں، کنوں پاک ہو جائے گا۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ لیں اور پھر چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول نکال لیں پھر ناپیں جتنا کم ہو جائے اسی حساب سے پانی نکالیں جیسے پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ دس ہاتھ پانی ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نوباتھرہ گیا تو معلوم ہوا کہ دس سو یعنی ہزار ڈول نکال دیں تو دس ہاتھ پانی نکل جائے گا اور کنوں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۱ کنوں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی بخس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوانہ غسل اور اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں وہ سب نہ ہوئیں انہیں پھر پڑھے، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طرح سے بدن پر یا کپڑے پر لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھر سے پڑھنا فرض ہے اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو جس وقت سے بخس ٹھہرے گا، اگرچہ پھول اپھٹا ہو اس سے پہلے پانی بخس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حرج نہیں تیسیر آسی پعمل ہے۔ (قال فی الجوهرة النيرة وعليه الفتوى)

نجاستون کابیان

نجاست غلیظہ کے احکام

نجاست کی دو قسم ہے، ایک: غلیظہ، دوسری: خفیہ۔ نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز نہ ہوگی اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریکی واجب الاعادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہراتا واجب ہے) اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہوگی، جس کا دہراتا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو اور اگر نجاست تلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے، درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے، اور زکوٰۃ میں تین ماشے $\frac{1}{5}$ رتی اور درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو ایک روپیہ کے پھیلاوے کے برابر جگہ ہوتی ہے۔^(۱)

نجاست خفیہ کے احکام

نجاست خفیہ کپڑے کے جس حصہ (مثلاً آستین، دامن، کلی، کالر) میں یا جس عضو (مثلاً

..... درہم کے پھیلاوے کے جاننے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہتھیلی خوب پھیلا کر برابر کریں اور اب اس پر آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب بہنے سے قبل پانی کا جتنا پھیلاوے ہے اتنا برا درہم ہے اس کی مقدار تقریباً انگریزی روپیہ کے برابر ہے جو گنگ سے پہلے رانج تھا۔^(۲) منہ

ہاتھ پیر) میں لگی ہوا راس کے چوٹھائی سے کم میں ہوتا معاف ہے، یعنی نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوٹھائی میں ہوتا بے دھونے نماز نہ ہوگی۔ (علمگیری وغیرہ)

نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کب معتبر ہے؟

نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے لیکن اگر کسی تسلی چیز جیسے پانی، سرکہ، دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نجس کردے گی جب تک کہ وہ چیز دہ دارہ نہ ہو۔ (علمگیری وغیرہ)

﴿نجاست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟﴾

﴿۱﴾ نجاست غلیظہ

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکل جس سے وضو یا غسل جاتا رہے وہ نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشتاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض و نفاس واستحاصہ کا خون، منی، مذی، ودی، دُھکتی ہوئی آنکھ کا پانی، ناف یا پستان کا پانی جو دارے نکلے اور خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام ہتی کہ گرگٹ، چھپکلی تک کا خون اور مردار کی چربی، مردار کا گوشت اور حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، گدھا، نچر، ہاتھی، سور، ان سب کا پاخانہ پیشتاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاو، بارہ سنگھا، ہرن کی میٹگنی اور جو پرنداؤ نچانہ اڑے جیسے مرغی اور بیٹخواہ چھوٹی یا بڑی ان سب کی بیٹ اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشتاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون

ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں، یوں ہی اُنکی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو،^(۱) اور سُوْر کا گوشت، ہڈی کھال بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (عامگیری)

مسئلہ ۲ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے

کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ بالکل غلط ہے۔ (قاضی خان ورد المحتار)

مسئلہ ۳ شیرخوار بچے نے دودھ کی قی کی اگر منہ بھر ہے تو نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۴ چھپکا اور گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۵ ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپا یوں کا

لعا布^(۲) نجاست غلیظہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۶ نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

مسئلہ ۷ کسی کپڑے یا بدنبال پر چند جگہ نجاست غلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموع^(۳) درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی، نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

کون کون سی چیز میں نجاست خفیفہ ہیں؟

نجاست خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بھیڑ،

۱ کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنالیا گیا ہو کہ اس میں بخش رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگرنے کا ذرہ نہ ہو جس کو عربی میں دباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا ہے وہاں دباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں۔ ۲۱ منہ سلمہ

..... لعا布: تھوک (۲۱ منہ)

..... مجموعہ: اکٹھا (۲۱ منہ)

بکری، اونٹ، نیل گاؤں غیرہ ان کا پیشاب اور گھوڑے کا پیشاب بھی اور جس پر نہ کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ نکاری ہو یا نہ ہو) جیسے، گاؤں، چیل، شکرا، باز، بہری اس کی بیت^(۱) نجاست خفیفہ ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ ۸ حرام جانوروں کا دودھ بخس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے، مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۹ جو حلال پر نہ اپنے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، فاختہ، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیت پاک ہے۔

مسئلہ ۱۰ چمگادڑ کی بیت اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (ردا المحتار)

مسئلہ ۱۱ مچھلی اور پانی کے دیگر جانور اور حمل اور مچھر کا خون پاک ہے۔ (عالیٰ مکری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲ پیشاب کی نہایت باریک چھینیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۱۳ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہو گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۴ جو خون زخم سے بہانہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزاریہ و قاضی خان)

مسئلہ ۱۵ گوشت، تلی، کلکی، میں جو خون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھونے پاک نہ ہوں گی۔ (ہندیہ، بزاریہ، منیہ)

بیت: چڑیوں کا پانچانہ (۱۲ اندر) ①

مسئلہ ۱۲ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ جیب میں املا ہے تو اگرچہ اس کی زردی خون ہوئی ہو نماز ہو جائے گی۔

(منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ پیشاب پا خانہ کے بعد ڈھیلے سے استخاء کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۵ ناپاک چیزوں کا دھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجس نہ ہوگا۔

(عالیمگیری و ردالمحترار وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ راستے کی کچھڑپاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوئی مگر دھولینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۷ سڑک پر پانی چھڑ کا جارہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھولینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

جوٹھے اور پسینہ کا بیان

کس کس کا جوٹھا پاک ہے؟

مسئلہ ۱۸ آدمی (چاہے جب ہو یا حیض و نفاس والی عورت) اس کا جوٹھا پاک ہے۔

(خانیہ و عالیمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرنداؤں کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیزتر، بیڑا وغیرہ۔

مسئلہ ۳ جو مرغی چھٹی پھرتی ہے اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ ۴ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (عالیٰ مکری وغیرہ)

کافر کے جوٹھے کا حکم

مسئلہ ۵ کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے پچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، لھکھار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے۔ اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔

(عالیٰ مکری وغیرہ)

کن جانوروں کا جوٹھا نجس ہے؟

مسئلہ ۶ سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرا دندوں کا جوٹھانا پاک ہے۔

(خانیہ و عالیٰ مکری وغیرہ)

مسئلہ ۷ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکا کا جوٹھا مکروہ ہے۔

(خانیہ و عالیٰ مکری)

مسئلہ ۸ پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۹ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بھری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰ کوئے کا جو ٹھاکروہ ہے۔ (بہار)

مسئلہ ۱۱ باز، شکر، بہری، چیل کو اگر پال کر شکار کے لیے سکھالیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جو ٹھاپاک ہے۔

﴿مشکوک و مکروہ جو ٹھے کے بعض احکام﴾

مسئلہ ۱۲ گد ہے، خچر کا جو ٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔^(۱)

مسئلہ ۱۳ جو ٹھا پانی پاک ہے اس سے وضوا و غسل جائز ہے مگر جنب نے بغیر کلی کیے پانی پیا تو اس جو ٹھے پانی سے وضونا جائز ہے اس لیے کہ مستعمل ہو گیا۔

مسئلہ ۱۴ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضوا و غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۵ مکروہ جو ٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لیے مکروہ ہے، غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶ اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضوا و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضوا و غسل کرے اور تمیم بھی کرے، اس صورت میں وضوا و غسل میں بھی نیت کرنی ضروری ہے اور فقط تمیم یا فقط وضوا و غسل کافی نہ ہو گا، بلکہ دونوں کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۷ مشکوک جو ٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔

مسئلہ ۱۸ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو اس سے وضوا ہو سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

۱..... یعنی اس کے مز میں حدث ہونے میں شک ہے کہ حدث مُتَقِّن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہو گا۔ ۱۲۔ امش

مسئلہ ۱۹ جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۰ گدھے نچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

تیم کا بیان

جس کا وضونہ ہو، یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضوا و غسل کی وجہ تیم کرے، پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:
پہلی صورت یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندازہ ہو چاہے اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پر ہیزگار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیم جائز ہے۔
مسئلہ ۱ محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیم جائز نہیں یو ہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۲ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضوا و غسل ضروری ہے، تیم جائز نہیں، ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیم کرے، یو ہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیم کرے، پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ کے لیے وضو کر لینا چاہیے، جو نماز اس تیم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۳ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نیچے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

مسئلہ ۴ اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اُس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

مسئلہ ۵ اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ ۶ زخم کے کنارے کنارے چھاٹ تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے، ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تمیم جائز ہے۔

مسئلہ ۷ اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہو گا تو تلاش کر لینا ضروری ہے، بلا تلاش کے تمیم جائز نہیں، بلا تلاش کیے تمیم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہو گئی۔

مسئلہ ۸ نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

تیسرا صورت یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی آندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے نیچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تمیم جائز ہے۔

چوتھی صورت یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مارڈا لے یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اُسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا

یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گایا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروئی کرے گا تو تیم جائز ہے۔

پانچویں صورت یہ کہ جنگل میں ڈول رہی نہیں کہ پانی بھرے تو تیم جائز ہے۔

چھٹی صورت یہ ہے کہ پیاس کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یاد و سر اسلامان یا اس کا یاد و سرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کہتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیاس اسراہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہو گی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیم جائز ہے۔

مسئلہ ۹ پانی موجود ہے مگر آٹا گوند ہنے کی ضرورت ہے جب بھی تیم جائز ہے، شور بے کی ضرورت کے لیے تیم جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۰ بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیم کرے، پاک کرنے سے پہلے تیم نہ ہوگا، اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔

صانوقوں صورت یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بتا ہے اس سے دو گناہ دام مانگتا ہے تو تیم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دونے سے کم میں ملے تو تیم جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱ پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیم جائز ہے۔

آٹھویں صورت یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا میل چھوٹ جائے گی، تو تیم جائز ہے۔

لنوں صورت یہ گمان کرو یا غسل کرنے میں عیدِین کی نماز جاتی رہے گی تو تم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا، دونوں صورتوں میں تم جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی بچھلی سنتوں کا یا چاشت

کی نماز^(۱) کا وقت جاتا رہے گا تو تم کر کے پڑھ لے۔

دوسری صورت یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ذر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تم جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳ مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً

تمیم کر کے نکل آئے^(۲) دیر کرنا حرام ہے۔

۱ مجید واعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمَن فرماتے ہیں: پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کسرے سے عبادت ہی نہیں) کیا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر یا مس مصحف یا باوجود دسعت وقت نماز ہنگامہ یا جمعہ یا انکب نے تلاوت قرآن کے لیے تمیم کیا گفuo باطل و ناجائز ہو گا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یعنی ہماری تحقیق پر تجدید یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ ان کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنت مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارت قبور یا عیاداتِ مریض یا سونے کے لیے تمیم بدتر جاؤں گی لغو ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵۵۷/۳)

۲ ہاں جو شخص عین کنارہ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا چڑیے یا زار میں پیش جرہ (یعنی جرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہو یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں سُرور فی المسجد (یعنی مسجد میں چانا) نہ ہو گا اور جب تک تم پورا نہ ہو، حال جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴۸۰/۳)

مسئلہ ۱۲ قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تمیم جائز نہیں

جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ ۱۵ وقت اتنا تنگ^(۱) ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے

کہ تمیم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ ۱۶ حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تمیم کرے۔

مسئلہ ۱۷ اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے

وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تمیم کرے۔

تمیم کا طریقہ

تمیم کی نیت سے بسم اللہ کہہ کر کسی الیسی پاک چیز پر جوز میں کی قسم سے ہو، دونوں ہاتھ مار کر اٹ لے، اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑ لے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہی ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر کہنوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے تمیم ہو گیا، تمیم میں سراور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

تمیم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

تمیم میں صرف تین باتیں فرض ہیں باقی سنت۔

پہلا فرض

نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ، اگر تمیم کی نیت ہاتھ مارنے

یعنی فرض کے تکمیر تحریک کا بھی وقت نہ ملے گا۔ (۱۱۲)

کے بعد کی تو تیم نہ ہوگا۔ دل میں تیم کا ارادہ فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ تیم کرتا ہوں بے غسلی یا بے وضوی کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لیے اور بِسْمِ اللَّهِ كَرْمَتِي پر ہاتھ مارے۔

دوسرا فرض

سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے نہیں تو تیم نہ ہوگا۔

تیسرا فرض

دونوں ہاتھ کا گہنیوں تک گہنیوں سمیت مسح کرنا اگر ذرہ برابر بھی کوئی جگہ چھٹ گئی تو تیم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸ داڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۹ منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے، لیکن منہ کے اندر تیم نہیں کیا جاتا، البتہ دونوں ہونڈ پر جتنا منہ بند کرنے کے بعد کھلارہتا ہے مسح ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۰ ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بجے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھے سے انگوٹھا مکراۓ زائد گرد جھٹڑ جائے گی۔

مسئلہ ۲۱ اگر انگلیوں میں گرد نہ پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت اور اسی طرح داڑھی میں بھی۔

مسئلہ ۲۲ اگر ایک ہی تیم میں وضواور غسل دونوں کی نیت کر لی جب بھی کافی ہے دونوں کا ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۳

عنسل اور وضودنوں کا تیم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کس چیز سے تیم جائز ہے اور کس سے نہیں؟

تیم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیم نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۴ جو چیز آگ سے جل کرنہ را کھو تو ہے، نہ پکھلتی ہے نہ زرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیم جائز ہے۔ الہاماٹی، گرد، ریتا، بالو،^(۱) چونا، سرمدہ، ہرتال^(۲)، گیر، گندھک، مردہ سنگ،^(۳) پتھر، زبر جد، فیروزہ، عقیق، زمرہ دو غیرہ جواہر سے تیم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵ جس مٹی سے تیم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو، نہ یہ ہو کہ محض شک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ ۲۶ جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیم نہیں ہوگا اگر چہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو، البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷ یہ وہم کہ کبھی بخس ہوئی ہو گی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۲۸ را کھ سے تیم جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۹ اگر خاک میں را کھل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیم جائز ہے، نہیں تو نہیں۔

..... ۱ ریت ۲ زور گک کا ایک مادہ جو دو اول میں استعمال ہوتا ہے۔

..... ۳ ایک دوا کا نام جو پتھر کی مانند ہوتی ہے۔

مسئلہ ۳۰ بھیگی مٹی سے تیم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ ۳۱ اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیم جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲ گچ کی دیوار^(۱) پر تیم جائز ہے۔ (بہار شریعت) وغیرہ

مسئلہ ۳۳ کپی اینٹ سے تیم جائز ہے۔ (بہار وغیرہ)

مسئلہ ۳۴ زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیم جائز ہے، یوں ہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

تیم توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، یعنی واجب ہوتا ہے ان سے تیم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہونے سے بھی تیم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۳۵ کسی ایسے مقام پر گزر اک پانی ایک میل کے اندر تھا تیم ٹوٹ گیا پانی تک پہنچنا ضروری نہیں، البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۳۶ مریض نے غسل کا تیم کیا تھا اور اب اتنا تند رست ہو گیا کہ نہان نقصان نہ کرے گا تو تیم جاتا رہا۔

مسئلہ ۳۷ اتنا پانی ملا کہ اعضاء و صورف ایک ایک بار دھو سکتا ہے تو تیم جاتا رہا اور اس سے کم تو نہیں، یوں ہی غسل کے تیم کرنے والے کو اتنا پانی ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیم نہ گیا، ورنہ تیم جاتا رہا۔

① چونے یا سینٹ کے ممالے سے پلستر کی ہوئی دیوار۔

مسئلہ ۳۸ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تمیم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا یہ مارتا اور اب تند رست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہو گا تو صرف وضو کے حق میں تمیم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

خُف لیعنی موزے پر مسح کا بیان

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو، وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲ مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹھنخے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

۳) چڑے کا ہو یا صرف تلا چڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز^(۱) چیز کا جیسے کرچی مج^(۲) وغیرہ۔

مسئلہ ۴ ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

۱) مونا، مضبوط

۲) کینوس (canvas)، ایک تم کاٹاٹ

﴿۴﴾ وضو کر کے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۳ ﴿۵﴾ تمیم کر کے موزہ پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

﴿۵﴾ نہ حالت جنابت میں پہنا ہو، نہ بعد پہنے کے جنوب ہوا ہو۔

﴿۶﴾ مدت کے اندر ہوا اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین رات۔

مسئلہ ۵ ﴿۷﴾ موزہ پہنے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث^(۱) ہوا اس وقت سے اس مدت کا شمار ہوگا، مثلاً صحیح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہرتک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہرتک۔

﴿۷﴾ موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پہٹانا ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہرنہ ہوتا ہو۔

مسئلہ ۲ ﴿۸﴾ موزہ پھٹ گیا یا سیلوں کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین انگل پاؤں ظاہرنہیں ہوتا، مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین انگل سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین انگل یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷ ﴿۹﴾ ٹخنے کے اوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرجنہیں مسح ہو سکتا ہے۔ پھٹنے کا اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

مسح موزہ کا طریقہ

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ ترکر کے داہنی ہاتھ کی تین انگلیاں دانے پاؤں کے

1..... حدث: بے وضو ہونا۔ ۱۲ (منہ)

موزے کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچ کم سے کم تین انگل کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

مسکلہ ۸ مسح میں فرض دو ہیں:

۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

مسکلہ ۹ مسح میں سنت تین باتیں ہیں:

۱) ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

۲) انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

۳) مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

مسکلہ ۱۰ انگریزی بوث جوتے پر مسح جائز ہے اگر مخنے اُس سے چھپے ہوں۔ (بہار شریعت)

مسکلہ ۱۱ عمامة، برقع، نقاب، اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں:

۱) جن چیزوں سے وصول ٹوٹا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

۲) مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے، پھر سے پورا اضوکرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا اضوکر لے۔

۳) موزہ اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے، چاہے ایک ہی اتارا ہو۔

مسکلہ ۱۲ وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑایا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا نقصان کرتا

ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھی گاہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پرسخ کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بھادینا کافی ہے۔

حیض کا بیان

حیض کی تعریف

بالغ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استھاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو رفاس کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ ۲ ⁷² بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استھاضہ ہے، ہاں اگر صحیح کرن حمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن حمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹے پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شارہ ہو گا اور چوبیں گھنٹے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۳ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استھاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استھاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کر پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن

استحاصہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ بھی چار دن آیا۔ بھی پانچ دن آیا تو پچھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاصہ ہے۔

مسئلہ ۳ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

حیض آنے کی عمر

کم سے کم نوبس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے، اس عمر والی کو آنسہ اور اس عمر کو سن ایسا سمجھتے ہیں۔ (عالمنگیری)

مسئلہ ۴ نوبس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاصہ ہے، یوں ہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاصہ ہے اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اُسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمنگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵ حمل والی کو جو خون آیا استحاصہ ہے یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاصہ ہے۔

مسئلہ ۶ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوں ہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاصہ ہے۔

مسئلہ ۷ حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکارہا تو جب تک کپڑا نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

حیض کے رنگ

مسئلہ ۹ حیض کے چھ رنگ ہیں: سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیلا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ ۱۰ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاطہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض، باقی استحاطہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں، باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔

نفاس کا بیان

نفاس کی تعریف اور مدت

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے۔ (متوں) اس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

مسئلہ ۱۲ نفاس کا شمار اس وقت سے ہو گا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

تسبیہ اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آ جانا ہے۔

مسئلہ ۱۳ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دونوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پہنچتا ہے اور جتنا دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ ۱۴ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ بچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔

مسئلہ ۱۵ حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے، بعد والا نفاس ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے، نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ ۱۶ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے، اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ ۱۷ اس کے رنگ کے بارے میں وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض و نفاس کے احکام

مسئلہ ۱۸ حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۹ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ ۲۰ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دریتک ذکر الہی، درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی درینماز پڑھا کرتی تھی تاکہ عادت رہے۔

مسئلہ ۲۱ حیض و نفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ جلد یا چولی یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگکے یہ سب حرام ہیں۔

(عالیمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳ قرآن مجید جزدان میں ہوتا اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

(عالیمگیری)

مسئلہ ۲۴ اس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چھونے کے سب احکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزارا۔

مسئلہ ۲۵ معلم کو حیض و نفاس ہوتا ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھاوے اور بھ کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۶ اس حالت میں دعائے قوت پڑھنا مکروہ ہے۔^(۱)

۱ یہ امام محمد رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كامنڈہب ہے مگر ظاہر الروایہ میں ہے کہ اس حالت میں دعائے قوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ ”التجییس“ لصاحب الہدایہ، ۱۸۶/۱ پر ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السادس، الفصل الرابع، ۱/۳۸، رد المحتار، کتاب الطہارۃ، اركان الوضو، مطلب: یطلق الدعاء على ما یشمل الثناء، ۱/۳۵۱)

مسئلہ ۲۷ - قرآن مجید کے علاوہ اور تمام آذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۸ جماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لینے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

استحاضہ کا بیان

استحاضہ کی تعریف اور حکم

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکل اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ ۲۹ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے، نہ روزہ معاف ہے، نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

مسئلہ ۳۰ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معدوٰ رکھا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے ہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت کے اندر تک وضونہ جائے گا۔

مسئلہ ۳۱ اگر کپڑا اور غیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو معدوٰ رہیں۔

معدور کا بیان

معدور کی تعریف

مسئلہ ۱ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معدور ہے، یعنی پورے وقت میں اتنی دریبھی بیماری نہیں رکی کہ وضو کے ساتھ فرض نماز ادا کر سکے۔ معدور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اُس کا وضو نہیں جاتا۔ جیسے قطرے کی بیماری یا دشت یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوٹے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا، جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے گی، معدور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں استحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسراے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آ جاتا ہے تو اب بھی معدور ہے، یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لیے کثرت و تکرار درکار ہے، لیکن اتنی کثرت کا ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہو سکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں، بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۲ فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معدور کا وضو جاتا رہتا ہے۔ جیسے کسی معدور نے

عشر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضونہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ ۳ معدور کا وضواس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معدور ہے، ہاں اگر کوئی

دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا، مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہو، ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا

رہے گا۔

مسئلہ ۴ اگر کسی ترکیب سے غدر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا

فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھتے تو نہ بہے گا، تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ ۵ معدور کو ایسا اذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک

درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس

ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ جانماز بھی آلو دہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا

ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

مسئلہ ۶ کسی رخ میں سے ایسی رطوبت نکل کر بہنہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو لئے نہ

معدور ہونہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔

نحس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

نحس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نحس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں۔ جیسے شراب، پاخانہ، گوبر، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر پکھا اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نحس ہی رہے گی اور اگر سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے یا اپلا^(۱) جب تک راکھنے ہو جائے ناپاک ہے، جب راکھ ہو گیا تو یہ راکھ پاک ہے۔

(منیہ وغیرہ)

دوسرا قسم ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نحس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو گئیں۔ جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نحس ہو گیا، ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں، بعض چیزوں دھونے سے پاک ہوں گی، بعض سوکھنے سے، بعض رگڑنے پوچھنے سے، بعض جلنے سے پاک ہوں گی، بعض دباغت و ذبح سے پاک ہوں گی۔

پانی کے سواد دسری پاک کرنے والی چیزوں

مسئلہ ۷ پاک پانی اور ہر پاک تلی بہنے والی چیز جس سے نجاست دور ہو سکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کر سکتے ہیں۔ جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلی کا پانی وغیرہ۔

مسئلہ ۸ ماءِ مستعمل یعنی وضو و غسل کے پاک دھون سے بھی دھوکر پاک کر سکتے ہیں۔

۱۔ ایندھن کے لیے گوبر کے سوکھائے ہوئے تھا پے۔

موئی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۹ تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قی کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قی کا اثر جاتا رہا تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ شور با، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۱ نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بُورہ جائے اس کا حکم

مسئلہ ۱۲ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثیرانگ یا بُورا باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(عالیٰ مکری و منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ کپڑے یا ہاتھ پر بخس رنگ لگایا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھونے کے صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

(عالیٰ مکری و منیہ وغیرہ)

پتلی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۱۴ زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولاتھا، اس میں کسی بچے نے پیشتاب کر دیا، یا اور کوئی نجاست پڑگئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھوڈالیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۵ کپڑے یا بدنب پر ناپاک تیل لگاتھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہواں تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگتی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔ (منیہ و بہار)

مسئلہ ۱۶ اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اسے آگ میں ڈال دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہو گئی۔ (منیہ و بزاریہ)

نچوڑنے کی حد

مسئلہ ۱۷ نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا، اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھراں طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (عالیگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۱۸ اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے وہ نچوڑے تو دو ایک بوندپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں

ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ ۱۹ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسرا بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکتے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ ۲۰ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھوایا جائے یو ہیں اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبار دھوایا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۱ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۲ دو دھپیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے، یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدنا پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۳ جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن، وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ

دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یوں ہی دوبار اور دھوئیں، تیسرا مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نجور نے کے قابل نہیں اُسے بھی یوں ہیں پاک کیا جائے۔

لو ہے تا بنے چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۴ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست بحذب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لو ہے تا بنے پیشیں وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اُسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیریک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ ۲۵ ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶ پکایا ہوا چھڑانا پاک ہو گیا تو اگر اسے نجور سکتے ہیں تو نجوریں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیریک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالیگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۲۷ لو ہے کی چیز جیسے چھپری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو، نہ نقش و نگار ہو اگر وہ شخص ہو جائے تو اچھی طرح پونچھڈا لئے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے ولدار یا پتی ہونے میں کچھ فرق نہیں یوں ہیں چاندی، سونے، پیشیں، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیک نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لو ہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۲۸ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پاش کی

ہوئی لکڑی، غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لیے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۹ ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو

پاک ہو گئی مگر اس سے تمیم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ جو چیز سو کھنے یا رکڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک

نہ ہو گی۔ (بازاریہ)

کھال پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۳۱ سور کے سواہر مردار جانور کی کھال، سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے چاہے اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دو سے پکالیا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دھول میں سکھالیا ہو کہ اس کی تمام تری مت کر بدبو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔ (هدایہ، شرح وقایہ، عالیٰ مکاری وغیرہ)

مسئلہ ۳۲ سور کے سواہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا، بلکہ حرام ہی رہے گا، پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات ہے دیکھوٹی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والی ہے، لیکن حضرت کمٹی کھانا حرام ہے۔ (منیہ و هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ رانگ، سیسہ پکھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (عالیٰ مکاری)

شہد پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ۳۴ - شہد ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اتنا پاک کیس کے سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے، تین مرتبہ اسی طرح پکا کیس میں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

تیل گھی پاک کرنے کا طریقہ

اسی ترکیب سے بخوبی تیل بھی پاک کر لیں، تیل پاک کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہوا تنا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلا کیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اس طرح تین بار کر کر تیل پاک ہو جائے گا۔ (منیہ و عالمگیری) اگر گھی بخوبی تو پکھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کر لیں۔

مسئلہ ۳۵ - جو کپڑا دوستہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی بخوبی ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز نہیں اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ ۳۶ - لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے بخوبی ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چرسکے تو اُٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (منیہ)

مسئلہ ۳۷ - جوز میں گوبر سے لپی گئی، اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

درخت اور دیوار اور جڑی ایسٹ کیسے پاک ہوتی ہے؟

مسئلہ ۳۸ - درخت اور گھاس اور دیوار، ایسی ایسٹ جوز میں میں جڑی ہے یہ سب خشک

ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی بلکہ دھونا ضروری ہے یو ہیں درخت یا گھان سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (عالیٰ مکری منیہ وغیرہ)

استنجے کا بیان

استنجے کے آداب

مسئلہ ۱ پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہونہ پیچھے چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیچھے کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔

(فتح القدیم)

مسئلہ ۲ بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا آگنہ گار ہو گا۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۳ پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہونہ پیچھے، یو ہیں ہوا کے رُخ پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ پیشاب کرنا منع ہے جس سے چھینیٹیں اور پرآئیں۔

مسئلہ ۴ ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یو ہیں اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو منع ہے۔ (عالیٰ مکری وغیرہ)

استنجے کا طریقہ اور استنجے سے پہلے کی دعا

جب پیشاب پاخانے کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْغَيَّبَاتِ۔^(۱)

پھر بایاں پاؤں پہلے اندر کھیں جب بیٹھنے کے قریب ہو تو کپڑا بدن سے ہٹائے اور ضرورت سے زیادہ بدنا نہ کھولے پھر پاؤں کشادہ کر کے باہمیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کرے، جب فارغ ہو جائے تو مرد باہمیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے رکے ہوں وہ نکل آئیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدنا چھپا لے اور باہر آجائے نکلتے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالے اور نکل کر یہ کہے:

إِسْتِبْلَغُ كَيْ دُعَاءٍ

غُفرانكَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِنُّي وَأَمْسَكَ عَلَيْيَ مَا يَنْفَعُنِي^(۲).

طہارت خانہ میں داخل ہونے کے لیے دعا

پھر طہارت خانے میں یہ دعا پڑھ کر جائے:

**بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ الَّذِينَ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.**^(۳)

① ترجمہ: اللہ(عزوجل) کے نام سے، اے اللہ(عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

② ترجمہ: اللہ(عزوجل) سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ حمد ہے اللہ(عزوجل) کے لیے جس نے مجھ سے وہ چیز دو کی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

③ ترجمہ: اللہ(عزوجل) کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام

پہلے تین بار ہاتھ دھوئے پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بھائے اور باسیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچار کئے تاکہ پچھیں نہ پڑیں۔ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے، دھوتے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلار کئے اور خوب اچھی طرح دھوئے، یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُوباتی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پوچھڑا لے اور اگر کپڑا نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پوچھے کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسو سہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھئے:

﴿طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا﴾

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَالْإِسْلَامُ نُورًا وَقَائِدًا
وَدَلِيلًا إِلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِلٰى الْجَنَّاتِ النَّعِيمِ。اللّٰهُمَّ حَصِّنْ
فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِصْ ذُنُوبِيْ。﴾^(۱)

مسئلہ ۵ آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے، ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نجاست سے پرہوں اے اللہ (عز و جل) تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وغیرہ کریں گے۔

ترجمہ: حمد ہے اللہ (عز و جل) کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا، اے اللہ (عز و جل) تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھا اور میرے دل کو پاک کر اور میرے لگناہ دور کر۔

مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلوہ نہ ہو اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا بھی سنت رہے گا۔

گرمی جاڑے کے استنجے کا فرق

پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیل آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیل پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیل پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

مسئلہ ۲ عورت ہر موسم میں پہلا ڈھیل آگے سے پیچھے لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے لے جائے۔ (قاضی خان، عالمگیری)
مسئلہ ۳ اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہو تو اور ڈھیلے یوں ہی لے، پانچ، سات، نو وغیرہ طاق عدد۔

استبراء کا حکم

مسئلہ ۴ پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر استبراء واجب ہے یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے۔

استبراء کی تعریف

استبراء ٹھلنے سے ہوتا ہے یا زین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے یا اوپنی جگہ

سے نیچے اترنے یا نیچی جگہ سے اوپر چڑھنے سے ہوتا ہے یادا ہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر کٹ کر زور دینے سے ہوتا ہے یا کھلکھارنے یا بائیں کروٹ پر لینے سے ہوتا ہے۔ استبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔ استبراء کا حکم مردوں کے لیے ہے عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر یہی رہے پھر طہارت کر لے۔

مسئلہ ۹ کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا

بلاؤ کراہت جائز ہے۔

مسئلہ ۱۰ کاغذ سے استنجام منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

مسئلہ ۱۱ مرد کا ہاتھ بے کار ہو تو اس کی بی بی استنجام کرائے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرائے کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن استنجام نہیں کر سکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

وضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم

مسئلہ ۱۲ وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم

مسئلہ ۱۳ طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کر سکتا ہے۔

نماز کی دوسری شرط

ستر عورت کا بیان

سُتر کتنا فرض ہے؟

یعنی نماز کے لیے کم سے کم کتابدن ڈھکار ہنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱ مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک عورت (چھپانے کی چیز) ہے، یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے، ناف کا چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

مسئلہ ۲ آزاد^(۱) عورتوں اور خوشی مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوائے منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لشکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ ۳ اگر عورت نے اتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی چمکے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴ باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

مسئلہ ۵ جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو

۱ آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہوا کتاب میں جہاں جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ ہو۔ (منہ)

نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی نماز ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبْحَنَ اللَّهُ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولاً اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔

مرد میں اعضاء نے عورت نو ہیں

مسئلہ ۲ مرد میں اعضاء نے عورت نو ہیں: ﴿۱﴾ ذَكَرٌ ﴿۲﴾ أَثْيَانٌ دونوں مل کر ایک ﴿۳﴾ دُبُرٌ ﴿۴،۵﴾ ہر ایک سرین ایک ایک مستقل عورت ہے اور ﴿۶،۷﴾ ہر ران علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے ﴿۸﴾ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کی سیدھی میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے ﴿۹﴾ دُبُر وَ أَثْيَانٌ کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔

یہ جو نو اعضاء نے عورت گنانے کئے ہیں ان میں سے ہر ایک، ایک عضو ہے، یعنی ایک کا چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواحی حصہ اور پنڈلی کا نواحی حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ضرور ہے، لہذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔

(عالیمگیری و رد المحتار)

مسئلہ ۴ نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اللہ اکابر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔ (رد المحتار)

عورت کے اعضائے عورت کا شمار

مسئلہ ۹ آزاد عورتوں کے لیے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اور گز راسارا بدین عورت ہے۔ جس میں اعضاء شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

(۱) سرتیعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک (۲) بال جو ٹکتے ہوں (۳، ۴) دونوں کان (۵) گردن (۶، ۷) دونوں شانہ (۸، ۹) دونوں بازوں کہنیوں سمیت (۱۰، ۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے پنجی تک (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے نیچے تک (۱۳، ۱۴) دونوں ہاتھ کی پیٹھ (۱۵) دونوں پستان (۱۶، ۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اوپر ذکر ہوئی، اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک (۱۹) دونوں شانوں کے نیچے میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی پچھلی حد تک (۲۰، ۲۱) دونوں سرین (۲۲) فرج (۲۳) دُبُر (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں یعنی ہر ران چڈھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں (۲۶) ناف کے نیچے پیٹر وا در اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے (۲۷، ۲۸) دونوں پندلیاں ٹخنوں سمیت (۲۹، ۳۰) دونوں تلوے۔ بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

مسئلہ ۱۰ عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، لیکن غیر محرم^(۱) کے سامنے منہ کھولنا منع ہے، یوں ہیں غیر محرم کو اُس کا دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱ اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہیں اور لیشمی ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑے ہوتے ہوئے مرد کو لیشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور لیشمی کپڑے میں نماز مکروہ تحریکی ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر بُنگے شخص کو چٹائی یا پچھونا مل جائے تو اُسی سے ستر کرے نگانہ پڑھے، یوں ہیں اگر گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ، اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ (هدایہ، در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۴ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵ اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور نگانہ پڑھے۔ (هدایہ)

۱ محرم و غیر محرم کی تعریف، کون لوگ محرم ہیں اور کون غیر محرم: عورت کا محرم وہ مرد ہے جس سے اس کا نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ کبھی کسی صورت سے جائز نہیں اور یہ حرام ہونا تین قسم کے رشتؤں کی وجہ سے ہے، جُزِّيَّت، رضاعت، مصاہرَت۔ جُزِّيَّت: یہ کہ عورت و مرد میں یہ رشتہ ہو کہ مرد عورت کا جُز ہو جیسے عورت کا بیٹا، پوتا، نواسہ، بھانجی، بھتیجا ہو یا عورت مرد کا جُز ہو جیسے عورت کا باپ، دادا، نانا، بچا، ماموں۔ رضاعت: یہ کہ مثلاً دودھ شرکی بھائی باپ ہو۔ مصاہرَت: یہ کہ سردار امام ہو اور غیر محرم وہ لوگ ہیں جن سے ان تینوں رشتؤں میں سے کوئی رشتہ نہ ہو جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، مندوئی، خالو، پھوپھا اور بچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے وغیرہ غیر محرم سے پرداہ واجب ہے۔ (۱۲امنہ)

مسئلہ ۱۲ اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے، اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی آگا پچھا چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

مسئلہ ۱۳ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔

(در مختار، رد المحتار)

نمازوں کی تیسرا شرط یعنی

وقت کا بیان

فجر کا وقت

صحیح صادق سے لے کر سورج کی کرن چکنے تک ہے۔

صحیح صادق کس کو کہتے ہیں

صحیح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں^(۱) میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجلا ہو جاتا ہے، اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس روشنی کے پہلے نقش آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھم^(۲)

۲..... مشرق سے مغرب

۱..... مشرقی کناروں

کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جس کے نیچے سارا افق^(۱) سیاہ ہوتا ہے، صح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اُتر، دکھن^(۲) دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اُپر بڑھتی ہے، یہ لمبی سفیدی صح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے، اس لمبی سفیدی کو صح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خان و بہار)

فائدہ

صح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷-۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض الالمد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنؤ، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈریٹھ گھنٹہ (کچھ کم و بیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱ فجر کی نماز کے لیے تو صح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہو جائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں، جب کہ صح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔ (عالیٰ مکری وغیرہ)

ظہر کا وقت

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دُونا ہو جائے۔ مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے تب ظہر کا وقت ختم ہو گا۔

آسمان کا کنارہ جوز میں سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ① شمال، جنوب ②

سایہ اصلی کی تعریف

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے، جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک نیج و نیچ آسمان پر کہ پورب پچھم^(۱) کا فاصلہ برابر ہوتا ہے تو یہ ٹھیک دوپہر ہوتی ہے، اس جگہ سے ذرا پچھم کو جھکا اور ظہر کو وقت شروع ہوا۔

فائدہ

سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھم بالکل جھکی نہ ہو، جتنا سورج اونچا ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا رُک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر ہے اور یہ سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہو گا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت ہوا، جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

فائدہ

ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیر گھنثہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنثہ (پچھٹ کم و بیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرا ہفتہ تک تقریباً پونے

مشرق مغرب ۱

چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل مئی میں تقریباً پونے دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) اور آخر مئی وجون میں تقریباً دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) پھر اگست، ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹہ اور آخراً کتوبر تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے۔



یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار چھ منٹ کم و بیش بھی ہوگا، یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لیے لکھ دیا ہے، جن صاحبوں کو ہر مقام اور ہر تاریخ کا صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ ہماری کتاب الاؤقات ملاحظہ فرمائیں۔

مغرب کا وقت

سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق جانے تک ہے۔

شفق کس کو کہتے ہیں؟

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سرخی جانے کے بعد پچھم میں صحیح صادق کی سپیدی کی طرح اُثر اور دلکش^(۱) پھیلی رہتی ہے۔ (ہدایہ، عالمگیری، خانیہ) یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔

فائدہ

ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

..... شمال اور جنوب ۱

عشاء کا وقت

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صحیح صادق شروع ہونے تک ہے۔
 شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورپ پچھم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے،
 اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صحیح کاذب کے ہے، اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے
 اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔

وثر کا وقت

وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے، البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی کہ ان میں
 ترتیب فرض ہے اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وثر پڑھ لی تو وتر نہ ہوگی، عشاء کے
 بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو
 پڑھی تھی اور وتروضو کے ساتھ تو وتر ہوگئی۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲ جس خط زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں
 عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

مستحب اوقات

فخر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اجلا ہو جائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت
 ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے سانچھا آیت ترتیل کے ساتھ ^(۱) پڑھ سکے اور سلام پھیرنے

..... خوب پڑھ پڑھ کر قواعد و مخارج کے ساتھ۔

①

کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے سانچھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر کروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔

(قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ ۳ عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکتے ہو پڑھیں۔

مسئلہ ۷ جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے خواہ تہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت چھوڑنا جائز نہیں، موسم ربيع^(۱) جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریف^(۲) گرمیوں کے حکم میں۔

(رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ جماعت کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لیے مستحب ہے۔ (بحر)

مسئلہ ۶ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری و رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۷ بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھے اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غینیہ)

مسئلہ ۸ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب^(۴) میں یہ زردی اس وقت آجائی ہے

۲..... سردیوں

۴..... سورج کا گولہ

۱..... بہار کا موسم

۳..... خزان کا موسم

جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے یو ہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ ۹ تاخیر^(۱) سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ ۱۰ بدلتی کے دن^(۲) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تقلیل^(۳) مستحب ہے اور دور کعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہ ہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ^(۴) گئے تو مکروہ تحریکی۔ (در مختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۱ عشاء میں تہائی رات گئے تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح، یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔^(۵) (بحر، در مختار، حانیہ)

مسئلہ ۱۲ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳ عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یو ہیں صحیح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (در مختار، رد المختار)

..... تاخیر: دیر کرنا۔ (۱۲ من)

..... تقلیل: جلدی کرنا۔ (۱۲ من)

..... یعنی نمازِ جماعت میں حاضر ہونے والوں کی تعداد میں کمی کا باعث ہے۔ (۱۲ من)

..... تاخیر: دیر کرنا۔ (۱۲ من)

..... تقلیل: جلدی کرنا۔ (۱۲ من)

مسئلہ ۱۴ جو شخص اپنے جا گئے پر بھروسہ کرتا ہوا س کو آخرات میں وثیر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھ لے، پھر اگر آخرات میں آنکھ کھلی تو تھجھر پڑھے، وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۱۵ بدلي کے دن^(۱) عصر اور عشاء میں تعجب متحمل ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

مکروہ اوقات

مسئلہ ۱۶ طلوع^(۲) و غروب^(۳) و نصف النہار^(۴)، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ فل، نہ ادا، نہ قضا، نہ سجدہ تلاوت، نہ سجدہ سہو، البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

طلوع سے کیا مراد ہے

مسئلہ ۱۷ طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔

جس دن آسمان پر بادل ہوں ①

طلوع: نکنا۔ (۱۲ منہ) ②

غروب: ڈوبنا (۱۲ منہ) ③

نصف النہار: دو پہر۔ (۱۲ منہ) ④

نصف النہار اور ضحویٰ کبریٰ کا بیان

مسئلہ ۱۸ نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحویٰ کبریٰ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹ نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صحیح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصے کرو پہلے حصے کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبتا اور تقریباً چھ بجے تک، ۱۲ بجے دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صحیح کو صحیح صادق ہوئی تو کل صحیح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صحیح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے والے سوا گیارہ نجح جائیں گے، اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضحویٰ کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم^(۱) کو ڈھلانا ختم ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

تنبیہ: ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہوگا، ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ٹھیک ضحویٰ کبریٰ نکالیں۔

مسئلہ ۲۰ جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لا یا گیا تو اُسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت

۱.....مغرب

کراہت آگیا۔ (عالیٰ مکاری، ردمختار)

مسئلہ ۲۱ ان تینوں وقتوں میں تلاوتِ قرآن مجید ہاتھ نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود و تشریف میں مشغول رہے۔ (عالیٰ مکاری)

کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے؟

مسئلہ ۲۲ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔

﴿۱﴾ صحیح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں، سوانحِ رُکی دور کعتِ سنت کے۔
 ﴿۲﴾ اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قده میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شرکیک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑ دی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سواباتی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کہ سنت پڑھ کر جماعت مل جائے گی۔ سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لیے اقامت ہوئی۔

﴿۳﴾ نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

﴿۴﴾ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔

(عالیٰ مکاری درمختار)

﴿۵﴾ جس وقت امام اپنی جگہ سے جموعہ کے خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

(۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدِین کا خطبہ ہو یا گسوف و استقاء^(۲) نج و نکاح کا ہو۔ ہر نماز تھی کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحب ترتیب^(۳) کے لیے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۳ جمع کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پوری کر لیں۔ (عالیٰ مکری)

(۷) عیدِین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے۔ چاہے گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں یا مسجد میں۔ (عالیٰ مکری درمختار)

(۸) عیدِین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالیٰ مکری درمختار)

(۹) عرفات^(۴) میں جو نظرہ و عصر ملائکر پڑھتے ہیں ان کے نقش میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

(۱۰) مُزَدَّلْفَہ^(۵) میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں فتنہ ان کے نقش میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالیٰ مکری، درمختار)

۱..... سورج گھن کے وقت جو نماز ادا کی جاتی ہے، اسے صلوٰۃ الگسوف کہتے ہیں۔

۲..... خشک سالی میں طلب بارش کے لیے جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے صلوٰۃ الاستقاء کہتے ہیں۔

۳..... وہ شخص جس پر پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں اسے صاحب ترتیب کہتے ہیں۔

۴..... حدوڑ حرم کے باہر، مکہ مکرمہ سے کچھ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں ۹ ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔

۵..... مکہ مکرمہ سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات برس کرتے ہیں۔ صح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔

﴿۱۱﴾ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

﴿۱۲﴾ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کیے ہر نماز مکروہ ہے، جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے، البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دھرانے، یو ہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع^(۱) میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔ (بحر الرائق و بہار شریعت)

﴿اذان کا بیان﴾

﴿اذان کا ثواب﴾

اذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ میں ہے کہ علیہ وَاللهُ وَسَلَمَ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر آپس میں تواریخ لے جاتی۔ (رواه احمد)

مسئلہ ۱ اذان شعائرِ اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلہ کے لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جز^(۲) کرے اور نہ مانیں تو قیال^(۳) کرے۔ (قاضی)

۲ یعنی حق کرتے تا کہ اذان دیں۔

۱ عاجزی

۳ جنگ

اذان کا طریقہ اور اس کے الفاظ، اذان کی جگہ

خارج مسجد، او پنجی جگہ، قبلہ رخ، کھڑے ہو کر، کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر^(۱) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا، پھر ذرا ٹھہر کر پھر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔ پھر دو دفعہ اشہدُ ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ^(۲) کہے پھر دو دفعہ اشہدُ انْ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ^(۳) کہے پھر دائیں طرف منہ پھیر کر دو بار حَيٌ عَلَى الصَّلَاةِ^(۴) کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے حَيٌ عَلَى الْفَلَاحِ^(۵) دو بار کہے پھر قبلہ کو منہ کر لے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔ پھر ایک بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ^(۶) کہے۔

اذان کے بعد کی دعا

اذان ختم ہوئی، اب پہلے درود شریف پھر یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامِمَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنَ الْوِسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعُثْهُ مَقَاماً مَحْمُودَنَ الذِّي وَعَدْتَهُ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

۱..... اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

۲..... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۳..... میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

۴..... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

۵..... نجات پانے کے لیے آؤ۔

۶..... اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۷..... اے اللہ (غزوہ جل)! اس دعوۃ تمامہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)!

مسئلہ ۲ فجر کی آذان میں حَيٌ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبار الصلوٰۃ خَيْرٌ مِنَ النُّومِ^(۱) بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی آذان ہو جائے گی۔

کن نمازوں کے لیے آذان کہی جائے؟

مسئلہ ۳ پانچوں وقت کی فرض نماز اور انہیں میں جمع بھی ہے جب جماعت مُسْتَحِبَّہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لیے آذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے اگر آذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔

(خانیہ، هندیہ، در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۴ مسجد میں بلا آذان و اقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمنگیری)

آذان کا حکم

مسئلہ ۵ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور آذان نہ کہے تو کراہت نہیں، اس لیے کہ وہاں کی مسجد کی آذان اس کے لیے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

آذان کب کہی جائے؟

مسئلہ ۶ وقت ہونے کے بعد آذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔ (قاضی خان، شرح وقاریہ، عالمنگیری وغیرہ)

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرم اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت نصیب فرمابے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ① نماز نیند سے بہتر ہے۔

اذان کا وقت

- مسئلہ ۷** اذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔
- مسئلہ ۸** اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔
- مسئلہ ۹** اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنت اذان ادا ہوئی۔

(در مختار و رد المحتار)

کن نمازوں میں اذان نہیں؟

- مسئلہ ۱۰** فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لیے اذان نہیں۔ نہ وتر میں، نہ جنازہ میں، نہ عبیدین میں، نہ نذر میں، نہ سُنَن و واجب میں، نہ تراویح میں، نہ استسقاء میں، نہ چاشت میں، نہ گُسوف و خسوف میں، نہ قفل نمازوں میں۔ (عالِمگیری وغیرہ)

عورت کی اذان کا حکم

- مسئلہ ۱۱** عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریکی ہے اگر کہیں کی گنہگار ہوں گی اور ان کی اذان پھر سے کہی جائے۔

- مسئلہ ۱۲** عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا اپناؤں کے لیے اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگر چہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ)

بے وضو کی اذان کا حکم

- مسئلہ ۱۳** سجادہ را بچہ اور آندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (در مختار) مگر بے وضو اذان

کہنا مکروہ ہے۔ (مرافق الفلاح)

مسئلہ ۱۷ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے اگرچہ ظہر پڑھنے والے

معدور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (در مختار و رد المحتار)

﴿اذان کون کہے؟﴾

مسئلہ ۱۵ اذان وہ کہے جو نماز کے وقت کو پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب

کے لاٹ نہیں جو موذن کے لیے ہے۔ (بازیہ، عالمگیری و غنیہ و قاضی خان)

مسئلہ ۱۶ اگر موذن، ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)

﴿اذان کے درمیان بات کرنے کا حکم﴾

مسئلہ ۱۷ اذان کے بین میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کچھ بات کی تو پھر سے اذان

کہے۔ (صغریٰ)

﴿اذان میں لحن کا حکم﴾

مسئلہ ۱۸ اذان میں لحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اذان دینا یا اللہ کے الف کو مد کے

ساتھ آللہ کہنا یا اکابر کے الف کو کھینچ کر آکابر کہنا یا اکابر کی "ب" کو کھینچ کر اکابر

کہہ دینا، یہ سب حرام ہے البتہ اچھی اور اونچی آواز سے اذان کہنا بہتر ہے۔

(ہندیہ و در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۹ اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولی

نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۲۰ آذان مئڈنے^(۱) پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں آذان نہ کہے۔

(خلاصہ و عالمگیری و قاضی خان)

آذان کا جواب

جب آذان سے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مَوْذُون جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَيٰ عَلَى الصَّلُوة^(۲) اور حَيٰ عَلَى الْفَلَاح^(۳) کے جواب میں لا حُولَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ^(۴) کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے: مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ۔ (رَدِ الْمُحْتَار وَ عَالَمُگَبِّری)^(۵)

مسئلہ ۲۱ الصَّلُوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْم^(۶) کے جواب میں صَدْقَةٌ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ^(۷)

کہے۔ (در مختار ورد المختار)

آذان ہوتے وقت تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں

مسئلہ ۲۲ جُنْبُ بھی آذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماعت میں مشغول ہے یا قضاۓ حاجت میں ہو ان پر واجب نہیں۔

①..... بینارہ ②..... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

③..... نجات پانے کے لیے آؤ۔

④..... نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے نجتنے کی طاقت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی طرف سے ہے۔

⑤..... جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے چاہا ہوا، جو نیس چاہانہ ہوا۔

⑥..... نماز نیند سے بہتر ہے۔ ⑦..... تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔

مسئلہ ۲۳ جب آذان ہوتا تھی دیر کے لیے سلام، کلام اور سلام کا جواب، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں آذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور آذان کو غور سے سننے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے (در مختار، عالمگیری) جو آذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعَاذُ اللَّهِ (عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ برآ ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ رَضِیَ اللَّهُ عَنْ صَاحِبِہَا)

مسئلہ ۲۴ راستہ چل رہا تھا کہ آذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سننے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزاریہ)

اقامت کا بیان

اقامت مثل آذان کے ہے یعنی جو احکام آذان کے بیان کیے گئے وہی سب اقامت کے بھی ہیں البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔ اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ^(۱) کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةِ^(۲) بھی دوبار کہیں اور اس میں کچھ آواز اور نجی ہو مگر اتنی نہیں جتنی کہ آذان میں ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکھتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھیں، نہ کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور صبح کی اقامت میں الْصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ^(۳) نہ کہے اقامت مسجد کے اندر کہی جائے۔

مسئلہ ۲۵ اگرامام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةِ کے وقت آگے بڑھ کر مصلے پر چلا جائے۔ (در مختار و رد المحتار، غنیہ، عالمگیری وغیرہ)

۲ بے شک نماز قائم ہو گئی۔

۱ نجات پانے کے لیے آو۔

۳ نماز نیند سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، جب حَيٰ عَلَى الْفَلَاح^(۱) کہی جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یو ہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھ رہیں جب مُكَبِّرَ حَيٰ عَلَى الْفَلَاح پر پہنچ اس وقت اُٹھیں یہی حکم امام کے لیے بھی ہے۔ (عالمنگیری)

آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلیٰ پر کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۲۷ آذان کے نقش میں اور اسی طرح اقامت کے نقش میں بولنا ناجائز ہے مگر موذن و مکبر کو کوئی سلام کرے تو اس کا جواب نہ دے اور ختم کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمنگیری)

اقامت کا جواب

مسئلہ ۲۸ اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی آذان کے جواب کی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاة^(۲) کے جواب میں اقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَمَهَا مَادَامَتِ السَّمُوُتُ وَالْأَرْضُ کہے۔ (عالمنگیری) یا یہ کہے اقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَمَهَا وَجَعَلَنَا مِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا إِحْيَاءً وَأَمْوَاتًا^(۳)۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۲۹ اگر آذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ درینہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (در مختار)

۱..... غبات پانے کے لیے آؤ۔ ۲..... بے شک نماز قائم ہو گئی۔

۳..... اللہ (عز و جل) اس کو قائم رکھے اور ہمیشور رکھے جب تک آسمان اور زمین میں۔

۴..... اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشور رکھے اور ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔

مسئلہ ۲۰ خطبہ کی آذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۲۱ آذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ آذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو، باقی نمازوں میں آذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں، وہ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔

نماز کی چوتھی شرط کا بیان

استقبال قبلہ کا بیان

نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

مسئلہ ۱ نماز اللہ (عز و جل) ہی کے لیے پڑھی جائے اور اُسی کے لیے سجدہ کیا جائے، نہ کعبہ کو، اگر معااذ اللہ (عز و جل) کسی نے کعبہ کے لیے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے اس لیے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار و افادات رضویہ)

کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہو سکتی ہے؟

مسئلہ ۲ جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رُخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور بعد میں نماز دھرانے کی ضرورت نہیں۔ (منیہ)

مسئلہ ۳ بیکار میں اتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کر سکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اُس کامنہ کعبہ کی طرف کرادے تو جس رُخ پڑھنے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳ کسی کے پاس اپنایا آmant کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رُو ہونے میں چوری ہو جائے گی تو جس طرف چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۵ شریر جانور پر سوار ہے کہ اتر نے نہیں دیتا یا اُتر تو جائے گا مگر بے مد دگار کے سوار نہ ہونے والے گایا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور اگر ایسا نہیں جو سوار کرادے تو جس رُخ بھی نماز پڑھے ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲ اگر سواری رو کئے پر قادر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے پڑھے، اگر سواری رو کئے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردا المحتار)

مسئلہ ۷ چلتی کششی میں نماز پڑھے تو تحریم^(۱) کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے کششی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نہ۔ (منیہ)

اگر قبلہ معلوم نہ ہو

مسئلہ ۸ اگر قبلہ نہ معلوم ہوا اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جنم اسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیہ)

مسئلہ ۹ تحری کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو دُھرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہو گئی۔ (منیہ)

مسئلہ ۱۰ تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگرچہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اس میں خرابی

یعنی تکبیر تحریم ۱

نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سُبْحَنَ اللَّهُ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ نمازی نے قبلہ سے بلاعذر قصد اسینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا

نماز جاتی رہی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہو گئی۔ (منیہ وبحر)

مسئلہ ۱۲ اگر صرف منه قبلہ سے پھر اتواجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے نماز نہ جائے

گی مگر بلاعذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

پانچویں شرط

نیت کا بیان

نمازوں کی نیت نیت سے مراد دل کا پکا ارادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱ اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دور کعت فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکابر۔

مسئلہ ۲ مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۳ امام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

مسئلہ ۴ نماز جنائزہ کی نیت یہ ہے: نیت کی میں نے نماز کی اللہ (عز و جل) کے لیے اور دعا کی اس میت کے لیے اللہ اکابر۔

نماز کی چھٹی شرط کا بیان

تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں

نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی نیت کے وقت جو اللہ اکابر کی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی، یہ فرض ہے بغیر اس کے نماز شروع نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۱ مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

اب جب کہ نماز کے چھنوں شرائط یعنی طہارت، ستر عورت، وقت، استقبال قبلہ، نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہو چکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پیشوں میں چار انگلیں کافا صدر ہے اور دونوں ہاتھ کا نوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کا نوں کی لو سے چھو جائیں، باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں، نہ بالکل ملی، نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور زنگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اُس کا پکارا دہ کر کے اللہ اکابر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور نیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے آگل بغل ہو اور شناہ پڑھے یعنی:

**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا
إِلَهَ غَيْرُكَ**^(۱) پھر توعز پڑھے یعنی: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ^(۲) پھر تمیہ پڑھے
یعنی: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ^(۳) پھر الْحَمْدُ لِلَّهِ حُلُومِی پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین
کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں
کے برابر ہو، اب اللہ اکابر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح
پر کہ تھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹ پیچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو،
اوپنچانیچانہ ہوا اور نظر پیر کی طرف ہوا ورکم سے کم تین بار: **سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ**^(۴) کہے پھر:
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ^(۵) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے
بعد: **اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ**^(۶) کہے پھر اللہ اکابر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح
کہ پہلے گھٹناز میں پر کھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے نیچے میں سر کھے اس طور پر کہ پہلے
ناک تباہ اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوں کو
کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدار کھے اور ان دونوں پاؤں
کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جمار ہے اور
۱..... پاک ہے تو اے اللہ (عز و جل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند
ہے اور تیرے سوا کوئی معبد نہیں۔

۲..... میں اللہ (عز و جل) کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود ہے۔

۳..... اللہ (عز و جل) کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

۴..... پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

۵..... اللہ (عز و جل) نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

۶..... اے اللہ (عز و جل)! اے ہمارے ماں! اسکے خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى^(۱) کہے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ما تھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو پھر ذرا اٹھہ کر اللہ أَكْبَر کہتا ہو اور سر اسجدہ کرے، یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر بیجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ لٹیکے، یہ ایک رکعت پوری ہو گئی، اب صرف بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر اللَّامِدُ اور سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر جب دوسرا سجدہ سے سرا ٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور

الْتَّحِيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ طَالِسَلَامُ^(۲) عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ طَالِسَلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهُدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.^(۳)

1..... پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند۔

2..... حضرت امام غزالی (علیہ رحمة الله الوالی) نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھتے تو اپنے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا خیال دل میں بجا کر کہے: **السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور یقین جانے کے یہ سلام حضور کو پہنچتا ہے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول ۱۲ صفحہ)۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاة، ۲۲۹/۱)**

3..... تمام قولی (تحیت)، فعلی (نمازیں) اور مالی عبادتیں (پاکیزگیاں) اللہ (عز و جل) ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر، اے نبی! اور اللہ (عز و جل) کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ (عز و جل) کے نیک

پڑھے اس کو تَشْهِد کہتے ہیں جب کلمہ "لَا" کے قریب پہنچ تو داہنے ہاتھ کی بیج کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقة بنائے اور جھوٹی انگلی اور اُس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لَا" پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھرنہ ہلائے اور "لَا" پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو انھوں کھڑا ہوا اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں الْحَمْد کے ساتھ سورۃ مانا ضرور نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اُس میں تَشْهِد کے بعد درود و شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.
اللَّهُمَّ بارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بارَكْتَ
عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

پڑھے پھر:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ

بندوں پر، میں گوئی دیتا ہوں کہ اللہ (عز وجل) کے سوا کوئی مجبوب نہیں اور میں گوئی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

۱..... اے اللہ (عز وجل)! درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر، بیٹک تو ہی ہے سب خوبیوں والا، اے اللہ (عز وجل)، برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر، بیٹک تو ہی ہے سب خوبیوں والا۔

^(۱) الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

پڑھے یا اور کوئی دعا نے ماثور پڑھے یا یہ پڑھے:

^(۲) اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ.

اور اس کو بغیر اللہ کے نہ پڑھے پھردا ہے شانہ کی طرف منہ کر کے السَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ^(۳) کہے اور اسی طرح باہمیں طرف، اب نماز ختم ہو گئی، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دُعا مثلاً

^(۴) اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ.

پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔ یہ طریقہ امام یا تہامہ مرد کے پڑھنے کا ہے لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قرأت نہ کرے یعنی الْحَمْدُ اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ، امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ اگر نمازی عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت موئذن ہے تک ہاتھ اٹھائے اور باہمیں ہتھیلی

^۱ اے اللہ (عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو بیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو دعاوں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

^۲ اے اللہ! (عزوجل)، اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

^۳ سلام میں اکیلانمازی اپنے دا ہے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھ جو دا ہنی طرف ہیں اور باہمیں سلام میں باہمیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ دا ہنی طرف کے مر و مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح باہمیں سلام میں باہمیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے اس طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑھے اور اگر امام سامنے پڑھے تو دونوں سلام میں امام کو شامل رکھے۔ (۱۲)

سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور روکوں میں تھوڑا بھکے یعنی صرف اتنا کہ گھنون پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں بھکے رہیں مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کر دے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ رانوں سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سُرین پر بیٹھے اور ہاتھ تیج ران پر رکھے۔

فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم

اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اس کو قصد آچھوڑنا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موكدہ ہیں، جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ ہے۔

فرض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

۱﴿ تکبیر تحریمہ^(۱): یعنی پہلی اللہ اکبر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

۲﴿ رقیام: یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قرأت^(۲) ادا ہو۔

۱..... تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں، فرض تو اتنا ہے کہ خالص تنظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً: اللہ اعظم، اللہ الکبیر، اللہ خمن اکبیر کہا جب بھی فرض ادا ہو گیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (۲۱۴)

۲..... قرأت سے مراد قرآن شریف پڑھنا۔ (۲۱۵)

- ﴿۳﴾ قرأت: یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔
- ﴿۴﴾ رکوع: یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھنٹے تک پہنچ جائیں۔
- ﴿۵﴾ سُجود: یعنی ماتھے کا زمین پر جمنا اس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا^(۱) ہو۔
- ﴿۶﴾ قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التحیات رسولہ تک پڑھی جاسکے۔
- ﴿۷﴾ خروجِ بصْعَدَه: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز ختم کر دینا، خواہ سلام و کلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔

واجبات نماز

نکبیر تحریک میں لفظ اللہ اکبر کہنا، پوری الحمد للہ پڑھنا، سورۃ یا آیت ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے، الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا، فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل اور وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا اور الحمد اور سورت کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا، قرأت ختم کر کے فوراً رکوع کرنا، ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں کے بینے میں کوئی رکن نہ آنے پائے، تعدیل ارکان یعنی رکوع، تہود، قومہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سُبْحَنَ اللَّهُ کے برابر ٹھہرنا، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا، سجدہ

..... لہذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھ رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوگی۔ (درختار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت) (۱۲ امنہ)۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۵۱۳)

میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگانا، جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعده اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو، فرض اور وتر اور سُنّتِ رواۃٰ تب^(۱) میں قعده اولیٰ میں تشهد پر کچھ نہ بڑھانا، دونوں قعدوں میں پورا تشهد پڑھنا، یوں ہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشهد واجب ہے ایک لفظ بھی اگرچھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا، دونوں سلام میں فقط لفظ **السلام** واجب ہے، **عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَجَبَ نَهْيُنَا، وَثُمَّ مِنْ دُعَائِنَّ قُوت** پڑھنا، تکبیر قوت، عیدین کی پھیلیوں تکبیریں، عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر کوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ **اللَّهُ أَكْبَرُ** ہونا، ہر جھری نماز^(۲) میں امام کو جھر سے قرات کرنا اور غیر جھری میں آہستہ، ہر فرض واجب کا اُس کی جگہ پر ادا ہونا،^(۳) کوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجود کا دو ہی بار ہونا، دوسری رکعت سے پہلے قعده نہ کرنا اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعده نہ ہونا، آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا، سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا، دو فرض یادو واجب یا واجب وفرض کے درمیان تین بار **سُبْحَانَ اللَّهِ** کہنے کے برابر دیرہ ہونا، امام جب قرات کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا، سوا قرات کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا، فرائض و واجبات کے علاوہ جو باقی طریقہ نماز میں بیان ہوئی وہ یا سنت ہیں یا مستحب ہیں، ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، اگر دہرا لے تو اچھا ہے، اگر سنن و مستحبات کی پوری تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ ملاحظہ کریں ہم نے بمحاذِ اختصار و سہولت حفظ یہاں ذکر نہیں کیا۔

- ۱۔ سُنّتِ مَوْكَدَةٍ** وہ نماز جس میں امام بلند آواز سے قرات کرے مثلاً نجف، مغرب، عشاء، غیرہ۔
- ۲۔ جگہ پر ادا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے ہو وہ پہلے اور جو پیچھے ہو وہ پیچھے۔ ۱۲ منہ**

سجدہ سہو کا بیان

سجدہ سہو کب واجب ہے؟

جو چیزیں نماز میں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التَّحِیَات پڑھنے کے بعد اپنی طرف سلام پھیر کر دو بحدے کرے اور پھر شروع سے التَّحِیَات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۱ اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لیے سجدہ سہونہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز دُہرانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲ اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دُہرانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳ جو باقی نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز نہ ہوئی اور سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں کی جاسکتی بلکہ پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

کن باتوں کے چھوٹنے سے سجدہ سہو نہیں؟

مسئلہ ۴ وہ باقی جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تَعْوُذ، تَسْمِيَة، آمین، تَكْبِيرَاتِ اِنْقَال، تَسْبِيحَاتِ ان کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں، بلکہ نماز ہو گئی۔ (رد المحتار، غنیۃ) مگر نماز دُہرا لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۵ ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کے سب کے لیے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۶ قعده اولی میں پوری التَّحِيَّات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

(در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۷ قراءات وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ كہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۸ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عالیمگیری)

مسئلہ ۹ تعدلیل ارکان^(۱) بھول گیا، سجدہ سہو واجب ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ ۱۰ مقتدى التَّحِيَّات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو مقتدى پروا جب ہے کہ اپنی التَّحِيَّات پوری کر کے کھڑا ہوا گرچہ دیر ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱ مقتدى نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھایا تو مقتدى بھی سر اٹھا لے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

مسئلہ ۱۲ جس شخص نے بھول کر قعده اولی نہ کیا اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعده کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعده کرنے نماز صحیح ہے، سجدہ

..... تعدلیل ارکان کے معنی ہیں ارکان نماز مثلاً رکوع، تہود، قوم، جلسہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا یعنی ان میں کم از کم ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار رکھنہ۔

سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اتنا اٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (شرح وقایہ، هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ اگر قعده اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اُسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوا مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی، فرض پھر پڑھے۔ (هدایہ، شرح وقایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ اگر قعده اخیرہ بقدر تشدید کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے، یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔ (هدایہ، شرح وقایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ ایک رکعت میں مین سجدے کیے یا دور کوع کیے یا قعده اولی بھول گیا تو سہو کا سجدہ کرے۔

مسئلہ ۱۶ قیام و رکوع و سجود و قعده اخیر میں ترتیب فرض ہے لہذا اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۷ قیام و رکوع و سجود و قعده اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہوا اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہوا اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کر لیا تو نماز نہ ہو گی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کر لیا تو نماز نہ ہوئی ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کر لے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح اگر قیام سے

پہلے رکوع کر لیا تو نماز نہ ہوئی البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔ (رجال المحتار)

مسئلہ ۱۸ نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہذا اگر وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھولنے کا ہے۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۹ دعائے قتوت یا تکبیر قتوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے، تکبیر قتوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرأت کے بعد دعائے قتوت پڑھنے کے لیے کہی جاتی ہے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۲۰ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

سجدہ تلاوت کیا ہے؟

یہ وہ سجدہ ہے جو آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو اسجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ

مسئلہ ۲۱ سجدہ تلاوت میں پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور پہلے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جانا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

(عالیٰ مکری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ اگر سجدہ تلاوت سے پہلے یا بعد میں کھڑانہ ہوا یا اللہ اکبر نہ کہا یا سُبْحَانَ

ربیِ الاعلیٰ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳ سجدہ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد

ہے، نہ سلام۔ (تنویر و بہار)

مسئلہ ۲۴ کل قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدہ تلاوت کی ہیں، ان میں سے جو آیت بھی پڑھی جائے گی، پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پرسجدہ واجب ہو جائے گا چاہے سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

سجدہ تلاوت کے شرائط

مسئلہ ۲۵ سجدہ تلاوت کے لیے تحریم کے سواتمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت، ستر عورت لہذا اگر پرانی پر قادر ہے تو تمیم کر کے سجدہ جائز نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۶ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھے تو سجدہ تلاوت فوراً کرنا نماز ہی میں واجب ہے اگر دریکرے گا کنہگار ہوگا۔ دریکرنے سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے لیکن اگر سورۃ کے آخر میں سجدہ واقع ہے تو سورۃ پوری کر کے سجدہ کرے گا، جب بھی حرج نہیں مثلاً سورۃ النشقاق میں سورۃ ختم کر کے سجدہ کرے جب بھی کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۷ سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت^(۱) نماز

..... حرمت نماز میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے مثلاً: دفعونہ توڑا ہو، کچھ نہ کھایا پیا ہو کچھ بات نہ کی ہو تو باوجود سلام پھیر لینے کے ابھی حرمت نماز میں ہے۔ (۱۲ منہ)

میں ہے سجدہ کرے (اگرچہ سلام پھیر چکا ہو) اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۲۸ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر نہیں ہو سکتا اگر قصد انہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے جب کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع اور سجود نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۲۹ سجدہ تلاوت کی نیت میں شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔

مسئلہ ۳۰ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائے گا جیسے حدث عبد وکلام، قہقہہ۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۱ آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

(قاضی خان، عالمگیری، غیہ)

مسئلہ ۳۲ سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو وہ اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔^(۱)

(در مختار)

مسئلہ ۳۳ آیت سجدہ کی ہجے کرنے یا ہجے سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔

(عالمگیری، در مختار، قاضی خان)

۱۔ علیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علماء متأخرین کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲۳-۲۳۳ مالحقاً)

مسئلہ ۳۷ آیتِ سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔

چاہے سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اُسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور اگر آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (قاضی خان، عالمگیری، بہار)

مسئلہ ۳۸ حیض و نفاس والی عورت نے آیتِ سجدہ پڑھی تو خود اُس پر سجدہ واجب نہ ہو گا۔ البتہ اور سننے والوں پر واجب ہو جائے گا۔ (بہار)

مسئلہ ۳۹ حیض و نفاس والی پر آیتِ سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں ہوتا جیسا کہ پڑھنے سے نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۴۰ جنوب^(۱) نے یا بے وضو نے آیتِ سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ ۴۱ نابالغ نے آیتِ سجدہ پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے نابالغ پر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۲ امام نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اُس کی پیروی میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگرچہ آیتِ سُنّی ہو۔ (غینیہ) جس وقت آیتِ سجدہ پڑھی گئی اگر اس وقت کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو پڑھنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے:

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ^(۲)

(ردمختار)

مسئلہ ۴۳ پوری سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ دینا مکروہ تحریکی ہے۔

(قاضی خان، درمختار وغیرہ)

۱ جس پر شعل فرض ہو۔

۲ ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

مسئلہ ۳۱ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند آدمیوں سے سنا ہو یو ہیں اگر ایک مرتبہ پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے بھی سنی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (در مختار، رد المحتار)

﴿ مجلس بد لئے کی صورتیں ﴾

مسئلہ ۳۲ دو ایک لقمہ کھانے سے، دو ایک گھونٹ پینے سے، کھڑے ہو جانے سے، دو ایک قدم چلنے سے، سلام کا جواب دینے سے، دو ایک بات کرنے سے، گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف چلنے سے مجلس نہ بد لے گی ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی، کشتی میں سوار ہے اور کشتی چل رہی ہے تو مجلس نہ بد لے گی، ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہو تو مجلس نہ بد لے گی۔ تین لقمہ کھانے، تین گھونٹ پینے، تین لفظ بولنے، تین قدم میدان میں چلنے سے، نکاح کرنے، خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (عالمگیری، در مختار، غنیۃ و بہار)

مسئلہ ۳۳ کسی مجلس میں دریک بیٹھنا، قرأت، تسبیح، تہلیل^(۱)، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بد لے گا، اگر دونوں بار آیت سجدہ پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴ اگر سننے والے سجدے کے لیے آمادہ ہوں اور سجدہ ان پر بارہ ہو تو آیت سجدہ

یعنی لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَهْنَا۔ ۱

زور سے پڑھنا بہتر ہے، ورنہ آہستہ پڑھے اور اگر سننے والوں کا حال معلوم نہیں کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (رد المحتار و بہار شریعت)

مسئلہ ۲۵ مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری

پر اشارہ سے سجدہ ہو جائے گا۔ (عالیٰ مکری وغیرہ)

سجدہ شکر

اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

مسئلہ ۳۶ اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا، یا کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی یا بیمار نے تدرستی پائی یا مسافروں پس آیا یا اور کوئی نعمت ملی تو سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان

قرأت میں کتنی آواز ہوئی چاہیے؟

مسئلہ ۱ قرأت میں اتنی آواز ہوئی چاہیے کہ اگر بہرا نہ ہو اور شور و غل نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو نماز نہ ہوگی، اسی طرح جن معاملات میں بولنے کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهِ اكْبَر کہنے میں طلاق دینے میں آیے سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (مراقب الفلاح وغیرہ)

مسئلہ ۲ فجر و مغرب وعشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان

کے وتر میں امام پر جہرا جب ہے اور مغرب کی تیسرا رکعت میں اور عشاء کی تیسرا اور چوتھی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳ جہرا کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم از کم پہلی صفحہ کے لوگ سن سکیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

مسئلہ ۴ اس طرح پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہنہم بلکہ آہستہ ہے۔
(در مختار)

مسئلہ ۵ جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ اور افضل جہر ہے۔

مسئلہ ۶ اگر منفرد قضا پڑھے تو ہر نماز میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (در مختار)

مسئلہ ۷ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اُس کا اعادہ نہیں۔

مسئلہ ۸ سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہو گی۔ (در مختار)

مسئلہ ۹ حضرت میں ^(۱) جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فخر و ظہر میں طوال مُفصل پڑھے اور عصر و عشاء میں اوساط مُفصل پڑھے اور مغرب میں قصار مُفصل، چاہے امام ہو یا منفرد۔
(در مختار وغیرہ)

کون کون سی سورتیں طوال مُفصل ہیں اور کون سی قصار مُفصل

فائدہ سورۃ حجرات سے سورۃ بُرُوج تک کی سورتیں طوال مُفصل کہلاتی ہیں اور سورۃ بُرُوج سے
1..... حالتِ اقامت میں ہو یعنی سفر میں نہ ہو۔

سورہ لَمْ يَكُنِ الْذِي تَكُ أَو سا طِ مُفَصَّلَ اور لَمْ يَكُنْ سے آخر تک قصَارِ مُفَصَّلَ کہی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۱۰ سفر میں اگر امن و قرار ہوتا سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورہ بُرُوج یا اس کے مشتمل سورتیں پڑھے اور عصر، عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصَارِ مُفَصَّلَ کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہوتا نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۱۱ افطراری حالت میں مشلاً وقت جاتے رہنے کا ذرہ ہو یا چور یا شمن کا خوف ہوتا جو چاہے پڑھے چاہے سفر ہو یا حضریہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا^(۱) تو اس کی بھی اجازت ہے۔ مشلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (در مختار و رد المحتار) لیکن آفتاب بلند ہونے کے بعد ایسی نماز کا اعادہ کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۲ فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت جانے کا ذرہ ہوتا صرف واجبات پر اقتدار کرے شناء و تُعوذ کو چھوڑ دے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفاء کرے۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۳ وثر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی رکعت میں سَبِّحَ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى پڑھی اور دوسرا میں قُلْ يَاٰيُهَا الْكُفَّارُوْنَ اور تیسرا میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھی، لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے اور کبھی پہلی رکعت میں سَبِّحَ اسْمَ کے بجائے إِنَّا أَنْزَلْنَا پڑھے۔

مسئلہ ۱۴ قرآن شریف الْمَاهِرُونَ مکروہ تحریکی ہے۔ مشلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ يَاٰيُهَا الْكُفَّارُوْنَ پڑھے اور دوسرا میں الْمُتَرَكِّيْفَ پڑھے یہ ناجائز ہے لیکن اگر بھول کر پڑھ دی تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۵ بچوں کو آسانی کیلئے پارہ عَمَّ خلاف ترتیب پڑھانے میں حرج نہیں۔ (رد المحتار)
لیعنی واجبات کو ادا نہ کر سکے۔

۱

مسئلہ ۱۶ اگر بھول کر دوسری رکعت میں پہلے والی سورۃ شروع کر دی تو چاہے ابھی ایک ہی لفظ پڑھا ہوا سی کو پورا کرے، دوسری پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یَأَيُّهَا الْكُفَّارُونَ پڑھی اور دوسری میں بھولے سے الْمُتَرَكِّفُ شروع کر دی تو اسی کو پڑھے۔

﴿ درمیان سے سورۃ چھوڑنے کا حکم ﴾

مسئلہ ۱۷ درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر درمیان کی سورۃ پہلی سے بڑی ہو تو چھوڑ سکتا ہے۔ مثلاً وَالْتَّيْنِ کے بعد إِنَّا أَنْزَلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جَاءَكَ بَعْدَ قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھنا نہ چاہیے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ بہتر یہ ہے کہ فرض نمازوں میں پہلی رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے کچھ زیادہ ہو اور فجر میں تو پہلی رکعت میں دو تہائی اور دوسری میں ایک تہائی ہو۔ (عالیگیری)

مسئلہ ۱۹ جمعہ و عیدین کی پہلی رکعت میں سَبْحَ اسْمَ دوسری میں هُلْ أَتَکَ پڑھنا سنت ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰ سنتوں اور نفلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (منیہ)

مسئلہ ۲۱ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورۃ کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (غیہ)

﴿ قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان ﴾

اس میں قاعدة کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲۲ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء کے ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضالازم ہے۔

مسئلہ ۲۳ طت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، ا، ع، ه، ح، ض، د، ان حروفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ح، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت)

جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے؟

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح کرنے میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے پڑھ سکتا ہو تو جہاں تک ہو سکے ان کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں باقی ممکن نہ ہوں تو کوشش کے زمانے میں اُس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اُس کے پیچھے اس جیسوں کی بھی۔ (در مختار، رد المحتار، بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ ۲۴ جس نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ میں عظیم کو عزیم، ظ کے بجائے ز پڑھ دیا تو نماز جاتی رہی الہذا جس سے عظیم صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحَانَ رَبِّي الْكَرِيمِ پڑھے۔

نماز کے باہر قرآن شریف پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۲۵ قرآن شریف نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن گانے کی طرح نہیں

کہ یہاں جائز ہے بلکہ قواعدِ تجوید کی رعایت کرے۔ (درورد)

مسئلہ ۲۶ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالیٰ مکاری) مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رواچھے کپڑے پہن کرتلاوت کرے اور تلاوت کے شروع میں آغُوذ بالله پڑھنا مستحب ہے^(۱) اور سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللَّهِ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب اگر آیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس آیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف راجح ہے، جیسے ہوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَوَسِّع صورت میں آغُوذ بالله کے بعد بِسْمِ اللَّهِ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے۔ نیچے میں کوئی دنیوی کام کرے تو بِسْمِ اللَّهِ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اذان کا جواب دیا یا سب حَانَ اللَّهُ كَبَيْرًا کلمہ وغیرہ اذکار پڑھ لے تو

۱.....قانون شریعت کے دیگر نسخوں میں یہاں آغُوذ بالله پڑھنا واجب لکھا ہے جو کہ درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ تلاوت کے شروع میں آغُوذ بالله پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ فقیرہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ القَوْى فتاویٰ فیض الرسول میں فرماتے ہیں: ”تلاوت کے شروع میں آغُوذ بالله پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں اور بے شک بہار شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے حالانکہ غنیہ مطبوع درج ہے ص ۳۶۳ میں ہے: ”التعوذ يستحب مرةً واحدةً مالم يفصل بعمل دنيوي.“ (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حاصل نہ ہو) تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے اور قانون شریعت، سنی جنتی زیور اور جنتی زیور میں بہار شریعت پر اعتماد کر کے واجب لکھ دیا گیا مگر صحیح یہی ہے کہ آغُوذ بالله پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں جیسا کہ تفسیر خازن، جلد اول، ص ۲۱ میں ہے: ” يستحب لقارئ القرآن خارج الصلوة ان يتعمّد ايضاً (يعنى نماز کے علاوہ قرآن پڑھنے والے کے لیے تعوذ پڑھنا مستحب ہے) (فتاویٰ فیض الرسول، ۱/۳۵۱) ” لہذا ہم نے یہاں واجب کی جگہ مستحب لکھ کر تصحیح کر دی ہے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے بہار شریعت اور جنتی زیور بھی صحیح کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ المدینہ العلمیہ

اعُوذُ بِاللَّهِ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۷ سورة برأت تلاوت کے بیچ میں آئی تو بِسْمِ اللَّهِ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو یہ مشہور ہے کہ اگر تلاوت کی ابتداء سورہ برأت سے کرے تو بھی بِسْمِ اللَّهِ نہ پڑھیے بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی بے اصل ہے کہ اس کے ابتداء میں تَعُوذُ پڑھے درمیان تلاوت میں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۲۸ تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۲۹ جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳۰ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جب کہ دل نہ بٹے ورنہ کروہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ ۳۱ غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔

(غنیہ و بہار)

مسئلہ ۳۲ جب آوازِ بلند سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کاسنا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (غنیہ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ ۳۳ سب لوگ مجمع میں زور سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر عرس و فاتحہ کے موقع پر سب لوگ زور سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (در مختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۳۲ - بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے پڑھنا ناجائز ہے۔
لوگ اگر نہ سینیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

مسئلہ ۳۳ - تلاوت کرنے میں کوئی معمظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ و بہار شریعت)

مسئلہ ۳۴ - جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ بہار)

قرآن شریف کے آداب

مسئلہ ۳۵ - قرآن شریف زور سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ ۳۶ - دیواریں اور حرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۳۷ - قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، قیامت کے دن انہا کو ڈھمی ہو کر اٹھے گا۔

مسئلہ ۳۸ - قرآن مجید کی طرف پیٹھنے کی جائے، نہ پاؤں پھیلا یا جائے نہ پاؤں اس سے اونچا کریں، نہ یہ کرے کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن شریف نیچے ہو۔

مسئلہ ۳۹ - قرآن شریف کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اگرچہ فقہ و حدیث کی ہو۔

مسئلہ ۴۰ - قرآن شریف پرانا بوسیدہ ہو گیا کہ پڑھنے کے قابل نہ رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

مسئلہ ۳۴ پرانے قرآن شریف کو جو پڑھنے کے قابل نہ رہا، جلایا نہ جائے بلکہ دفن کیا جائے۔

مسئلہ ۳۵ قرآن مجید جس صندوق میں ہواں پر کپڑا اور غیرہ نہ رکھا جائے۔

مسئلہ ۳۶ کسی نے محض خیر و برکت کے لیے قرآن مجید اپنے گھر میں رکھ چھوڑا اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔ (قاضی خان)

جماعت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیں گناہ ہے۔

مسئلہ ۱ مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لاکن ہے اور کئی بار ترک کرنے والا فاسق مردود الشہادت^(۱) ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے؟

مسئلہ ۲ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ یعنی بغیر جماعت یہ نماز یہ ہوں گی ہی نہیں۔

مسئلہ ۳ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت

۱ مردود الشہادت: جس کی گواہی قبول نہ ہو۔ فاسق: بدکار، گنہگار۔ (امن)

چھوڑی تو سب نے برا کیا۔

مسئلہ ۴ رمضان شریف کے وتر میں جماعت مستحب ہے۔

مسئلہ ۵ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۶ اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضوتین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولی نہ پائے گا تو تین تین بار دھوئے۔

(صغریٰ و بہار شریعت)

جماعتِ ثانیہ کا حکم

مسئلہ ۷ محلہ کی مسجد میں جس کے لیے امام مقرر ہے محلہ کے امام نے اذان و اقامت کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب پھر دوبارہ اذان و اقامت کے ساتھ پہلے ہی کی طرح جماعت کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہوا اگر پہلی جماعت بے اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیر وہ نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔

(در مختار ورد المختار وغیرہ)

مسئلہ ۸ جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے البتہ اگر ایسا کرنے تو مستحب ہے۔

کن عذرلوں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے؟

إن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے: ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ سخت بارش، بہت کجھ سخت سردی، سخت اندریا، آندھی، پاخانہ پیشاب ریاح کا بہت زور ہونا، ظالم کا خوف، قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپانچ ہونا، اتنا بیٹھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال یا کھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر، مفلس^(۱) کو قرض خواہ کا ڈر، بیمار کی دلکھ بحال کہ یہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو اس کو تکلیف ہو گی یا گھبرائے گا، یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

مسئلہ ۹ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین کی، چاہے جوان ہوں یا بڑھیا۔ یوں ہیں وعظ کی مجلس میں جانا ناجائز ہے۔
(در مختار، بہار شریعت)

ایک مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

مسئلہ ۱۰ اکیلام مقتدی مرد اگر چڑھا کر امام کے برابرداہنی طرف کھڑا ہو۔ باہمیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہ ہی ہے۔ دو سے زیادہ کامام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریکی ہے۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۱۱ ایک آدمی امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی پیچھے

۱..... مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے، نہ متاع (سلمان) وغیرہ۔ (بہار شریعت، ج ۳، ص ۱۶، ج ۵۷۷)

ہٹ آئے یا خود ہٹ آئے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے۔ لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کا پیچھے آ جانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

صف کے مسائل

مسئلہ ۱۲ صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں، نیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے موئذن ہے^(۱) برابر ہوں اور امام آگے نیچ میں ہو۔

مسئلہ ۱۳ پہلی صاف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صاف میں ہونا افضل ہے۔ (در منحتان)

مسئلہ ۱۴ مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا بعد میں کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ اللہ تو امام کے ساتھ کہا اور اکبر امام سے پہلے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۵ مقتدی کو کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔ نَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَهُ سُورَةُ خواہ امام زور سے پڑھے یا آہستہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے۔ (هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ صفووں کی ترتیب یوں ہونی چاہیے کہ اگلی صفووں میں مرد ہوں اور اس کے بعد لڑکے اور سب سے پیچھے عورتیں۔ (هدایہ)

امام کون ہو سکتا ہے؟

مسئلہ ۱۷ امام کو مسلمان، مرد، عاقل و بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا، غیر معذور ہونا چاہیے کہ اگر امام میں ان پھیلوں باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

..... ۱ کندھے

مسئلہ ۱۸ معدوار اپنے مثل معدور کا یا اپنے سے زائد عذر والے کا امام ہو سکتا ہے اور اگر امام مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلًا ایک کو ریاح کا مرض ہے دوسرے کو قطرے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالیٰ مکری، رالمحترار)

مسئلہ ۱۹ تیم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہو سکتا ہے۔ (هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔ (هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۱ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے۔ (هدایہ، شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۲ وہ شخص جو کوع وجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اشارے سے پڑھتا ہے لیکن اگر امام و مقتدی دونوں اشارے سے پڑھتے ہوں تو اقتداء جائز ہے۔

(هدایہ، شرح وقایہ)

مسئلہ ۲۳ نگاشتہ رچھانے والے کا امام نہیں ہو سکتا۔ (هدایہ، شرح وقایہ)

بندہب کے پیچھے نماز کا حکم

مسئلہ ۲۴ بندہب جس کی بندہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریکی واجب اعادہ^(۱) ہے۔ (در مختار، رالمحترار، عالیٰ مکری)

مسئلہ ۲۵ فاسق مغلن جیسے شرابی، جواری، زانی، سودخور، چغل خور، وغیرہ جو کبیرہ گناہ علانیہ کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریکی واجب اعادہ ہے۔

(رالمحترار و در مختار وغیرہ)

1..... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۶ - وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہوجیسے راضی (اگرچہ صرف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صاحبیت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو) جہنمی، مشہ، قدری^(۱) اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الہی یا عذاب قبر یا کراما کا تبین کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالیٰ مگری وغیرہ) اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ تبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریاتِ دین کو نہیں مانتے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَالٰهٖ وَسَلَّمَ) کی توہین کرتے یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ اُن کے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

فاسق کی اقتداء کا حکم

مسئلہ ۲۷ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجد میں چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (غنية، رالمحhtar، فتح القدير)

مسئلہ ۲۸ امام کا تنہا اونچی جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے اگر بلندی تھوڑی ہو تو مکروہ تنسی یہی اور اگر بلندی زیادہ ہو تو مکروہ تحریکی۔ (درمحhtar وغیرہ)

۱ قدری: جو قدری کا منکر ہو۔ **مشہ**: جو خدا کی ذات و صفات کو آدمی کی ذات و صفات کی طرح مانتا ہو۔ جہنمی: جہنم بن صفوان کے مانے والوں کو کہتے ہیں، ان کا قول ہے کہ بندے کو بالکل کسی طرح کی قدرت نہیں، نہ مُؤْمِنہ نہ کاسبہ بلکہ مثل جمادات کے ہے اور جنت و دوزخ لوگوں کے داخل ہونے کے بعد فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہے گا سوا اللہ تعالیٰ کے۔ (منہ)

مسئلہ ۲۹ امام نیچے ہوا و مقتدی اور نیچی جگہ پر یہ بھی مکروہ اور خلافِ سنت ہے۔

(در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد ہے۔

﴿ مسبوق کی تعریف ﴾

مسبوق وہ ہے جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخرتک امام کے ساتھ رہا۔ منفرد کے معنی اکیلا پڑھنے والا جو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

مسئلہ ۳۱ مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہوا اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریکہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر کوئی یا سجدہ میں پائے تب بھی یوں ہی کرے اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۲ مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت الْحَمْد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کر لے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اس میں بھی الْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف الْحَمْد کے ساتھ اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور ادا کرنے ہوں گے ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرा قعدہ اس قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر۔

مسئلہ ۳۴ مسبوق مغرب کی تیسرا رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے الْحَمْدُ و سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور الْحَمْدُ و سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور قعدہ آخریہ کر کے نماز ختم کرے۔ یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں الْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے۔ اس میں بھی دو قعدے ہوئے علاوہ امام کے قعدہ کے۔

مسئلہ ۳۵ چار رکعت والی نماز کی تیسرا رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں الْحَمْدُ اور سورۃ ضرور پڑھے۔

مسئلہ ۳۶ پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے الْحَمْدُ اور سورۃ کے ساتھ۔

مسئلہ ۳۷ مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہ گئی، پوری کرے۔ اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذریعہ پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصد اسلام پھیرا یہ سمجھ کر کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے۔ (رالمحتر، در منخار)

کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے

مسئلہ ۳۸ کسی نے چار رکعت والی فرض نمازا کیلئے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور فجر اور مغرب میں تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہو تو بھی توڑ کر شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۳۷ چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کر کے سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

مسئلہ ۳۸ اگر تین رکعتیں پوری پڑھ لیں اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا اپنی ہی چاروں پوری کرے اور بعد میں نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جائے مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۹ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت ہوئی تو نماز توڑے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ ۴۰ نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی ضرورت نہیں کھڑے کھڑے توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۴۱ نفل یا سنت یا قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو نماز نہ توڑے پوری کر کے شامل ہو البتہ اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کی تو دور کعت پر توڑے تیسری اور چوتھی میں ہو تو پوری کرے۔

مسئلہ ۴۲ جماعت میں ملنے کے لیے نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ اگر یہ کھڑے میں پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی توڑنے کا حکم نہیں یا یہ کہ ایک مسجد میں پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں شروع ہوئی تو نہیں توڑ سکتا۔ اگرچہ ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب بھی نہیں توڑ سکتا۔

(رد المحتار)

مسئلہ ۴۳ قیام و رکوع و تجوید و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع

کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یوں ہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۵ - جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے۔ یعنی اگر فرض

چیزوں سے کوئی کام امام سے پہلے ادا کیا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے سجدہ کر لیا اور امام بھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۲۶ - مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی

سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالیمگیری)

مسئلہ ۲۷ - مقتدی کو صفائح کے پیچھے تہا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہ ہے جب کہ صفائح میں جگہ موجود ہوا اور اگر صفائح میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صفائح میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ اچھا ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچ وہ اس مسئلہ کو جانتا ہو کہیں اس کو کھینچنے سے اپنی نماز نہ تو ڈالے۔ (عالیمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر سے کراہت دور ہو جائے گی۔ (فتح القدير و بہار شریعت)

﴿جماعت قائم کرنے کا طریقہ﴾

جماعت اس طرح قائم کی جائے کہ نماز کا جب مستحب وقت شروع ہو جائے تو اذان کہی جائے اس کے بعد سب لوگ باوضو مسجد میں یا جہاں جماعت کرنی ہو جمع ہوں اور سنت

گھر سے پڑھ کر نہ آئے ہوں تو اس سے فارغ ہو کر صف بے صف بیٹھ جائیں اور امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔ اب موذن تکبیر کہے جب حَمِیْدَ اللَّهُ عَلَیْ الْفَلَاح پر پہنچ تب امام اور مقتدی سب لوگ کھڑے ہو جائیں امام نماز اور امامت کی نیت کرے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةَ سے ذرا پہلے اللَّهُ أَكْبَر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور پڑھنا شروع کر دے اور مقتدی بھی اس نماز اور اقتداء کی نیت کر کے اللَّهُ أَكْبَر کہہ کے ہاتھ باندھ لیں اور شناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔

جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی رکوع کریں اور امام کے ساتھ ساتھ پوری نماز ختم کریں الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُورَتْ کے سوا سب کچھ جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے پڑھیں اگر کوئی شخص امام کے شروع کر دینے یا کچھ رکعتوں کے پڑھ لینے کے بعد آیا تو وہ بھی اس نماز اور اس امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت سے ثریک ہو جائے۔ آخر میں جب امام سلام پھیرے سب سلام پھیریں لیکن جس کی نماز کچھ چھوٹ گئی ہے وہ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کر کے سلام پھیرے، سلام کے بعد امام اپنے داہنے یا باکیں یا مقتدیوں کی طرف گھوم جائے اور دونوں ہاتھ سینے کے سامنے پھیلا کر دعا مانگے اور مقتدی بھی دعا مانگیں دعا کے بعد اپنی اپنی جگہ سے بہت کر سنت نمازیں پڑھیں۔

مسئلہ ۲۸ امام تکبیر تحریکہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةَ سے ذرا پہلے کہہ اور مقتدی امام کے تکبیر

کہنے کے بعد تکبیر کہیں۔^(۱) (عالمگیری)

۱ بہار شریعت میں ہے: جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةَ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۲۸)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱ کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نمازوٹ جاتی ہے، چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ ۲ کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ ۳ کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو عَلَيْكُمْ نَهْ كَمْ سَأَلْيَا هُو.

مسئلہ ۴ زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵ نماز میں چھینک آئے تو الْحَمْدُ لِلّهِ نَهْ كَہے اگر کہہ دیا تو نمازنگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۶ خوشی کی خبر کے جواب میں الْحَمْدُ لِلّهِ کہایا بری خبر پر إنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھایا تعجب کی خبر سن کر سُبْحَنَ اللَّهِ كَبَرَا اللَّهُ أَكْبَرَ کہا تو نماز جاتی رہی ہاں اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

مسئلہ ۷ کھلکھارنے میں جب دو حرف نکلے جیسے اُخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو، نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کے لیے جیسے قرأت میں آواز صاف کرنے کے لیے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کے لیے یا دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کے لیے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ ۸ مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۹ امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کو لقمہ لیا، نماز فاسد ہو گئی۔

مسئلہ ۱۰ آ، اُو، اُف، تُف یا الفاظ دار یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رو یا اور حروف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نمازوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے اور حروف نہیں تو حرج نہیں۔ (عالیٰ محکمہ، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اُو، نکلی تو نماز فاسد نہ ہوتی۔ یہ ہیں چھینک، کھانسی، جما ہتی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں، وہ معاف ہیں۔
(در مختار)

مسئلہ ۱۲ پھونکنے کی اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصد اکرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں، جیسے اُف، تُف تو مفسد نماز ہے۔ (غایہ)

مسئلہ ۱۳ نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یامحراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نمازوٹ جاتی ہے۔ ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر پڑھتی ہے لکھے ہوئے پر، تو حرج نہیں۔
(رد المحتار)

مسئلہ ۱۴ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو، نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، مفسد نماز ہے۔ عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے۔

مسئلہ ۱۵ کرتا یا پا جامہ پہنانا یا تہینہ باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۶ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو، تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگل لیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۷ موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے۔ اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے، جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر ہے قضا وجہ نہیں۔ (عالیٰ مکاری، در مختار و ردار المختار)

مسئلہ ۱۸ قصد اذن ضتوڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۱۹ کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس کو اسی نماز میں ادا نہ کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ ۲۰ بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲۱ قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ ۲۲ کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں سانپ، بچھو مارنے کی صورت

مسئلہ ۲۳ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی، جب کہ نہ تین قدم چلانا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو، اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلانا پڑا ایسا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ ۲۴ نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔

مسئلہ ۲۵ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح^(۱) ہے جب سامنے سے گزرے اور تکلیف دینے کا ذرہ ہو اور اگر کامنے کا ذرہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالیٰ مکاری)

۱ مباح کے معنی جائز، حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں۔ (۱۲ منہ)

مسئلہ ۲۶ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نمازوٹ جاتی ہے۔ یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالیگیری، غیبی)

مسئلہ ۲۷ تکبیراتِ انتقال^(۱) میں اللہ کے الف کو یا اکابر کے الف کو چھینچا اور اللہ یا اکابر کہا یا اکابر کی ب کے بعد الف بڑھادیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریک میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوتی۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ قرات یا آذ کار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نمازوڑ دیتی ہے۔

مسئلہ ۲۹ نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور، نمازوں میں ٹوٹی البتہ گزرنے والا بہت کنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو بر س کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ ۳۰ اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز^(۲) چھوڑ کر آگے سے گزرے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۳۱ نمازی کے آگے اگر سُترہ ہو تو سُترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱ وہ مسنون تکبیریں جو نماز کے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جاتے ہوئے کہی جاتی ہیں۔

۲ تین گز جگہ یا صل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلی سے لے کر اس کے موضع سجودتک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ بھیتی ہے، اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے جیسا کہ عالیگیری کی اس عبارت سے ظاہر ہے: وَالاصْحُ مَوْضِعُ صَلَاةٍ مِّنْ قَدْمِهِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودٍ. قال مشاريحا اذا صلی راما بصره الى موضع سجوده فلم يقع بصره عليه لم يكره وهو الصحيح.

(منہ) (الفتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاۃ، باب السابع، الفصل الاول، ۱/۱۰۴)

سُترہ کے معنی

الیک کوئی چیز جس سے آڑ آجائے۔

مسئلہ ۳۲ سُترہ ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگل موٹا ہو کافی ہے اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ

اوپر ہو۔^(۱) (رجالمحترار، درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۳ سُترہ داہنی بھوں^(۲) کے سامنے گاڑنا افضل ہے۔

سُترہ کس چیز کا ہو سکتا ہے؟

مسئلہ ۳۴ درخت، جانور، آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے۔ (غایب)

مسئلہ ۳۵ امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے۔ مقتدیوں کے لیے علیحدہ سُترے کی ضرورت نہیں الہذا اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ گزرے تو حرج نہیں۔ (رجالمحترار)

مسئلہ ۳۶ نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو اگر روکنا چاہے تو سُبْحَنَ اللَّهِ کہے یا زور سے قرأت کرنے لگے یا ہاتھ سے اشارہ کر دے لیکن بار بار ایسا نہ کرے کہ عمل کثیر ہونے کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ (درمختار و رجالمحترار)

۱ یہاں کتابت میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ”رجالمحترار“ میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

(رجالمحترار معہ درالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ۴۸۴/۲)

۲ یعنی سیدھی طرف کی ابرہ

نماز کے مکروہات کا بیان

مسئلہ ۱ کپڑے یا بدن یا اڑھی کے ساتھ کھینا مکروہ تحریکی^(۱) ہے۔ کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے کیا پیچھے سے اٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے ہو مکروہ تحریکی ہے اور بلا وجہ ہوتا اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا لٹکانا جیسے سر یا موٹھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں مکروہ تحریکی ہے۔

مسئلہ ۲ اگر گرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریکی ہے۔ (در مختار)

نماز میں کپڑا لٹکانے کا حکم

مسئلہ ۳ کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹ پر یہ مکروہ تحریکی ہے۔

مسئلہ ۴ رضاۓ یا چادر یا شال^(۲) کے کنارے دونوں موٹھوں سے لٹکتے ہوں یہ منوع و مکروہ تحریکی ہے، ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے موٹھے پر ہو اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۵ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹنے نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (در مختار)

مسئلہ ۶ مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے اور اگر نماز میں جوڑا

۱..... مکروہ تحریکی: وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گھنگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔ (۱۲ منہ) ۲..... اون کی چادر

باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریکی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔

(در مختار ورد المحتار)

نماز میں انگلی چڑکانے کا حکم

مسئلہ ۸ انگلیاں چڑکانا^(۱)، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریکی ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزوں مکروہ ہیں۔

کمر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریکی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (در مختار) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریکی ہے، چاہے تھوڑا ہی منہ پھیرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف سکنکھیوں سے^(۲) ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہ ہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا بھی مکروہ تحریکی ہے۔

مسئلہ ۱۱ تشہید یا سجدوں کے درمیان کتنے کی طرح بیٹھنا (یعنی دونوں گھٹنوں کو سینے سے ملا کر ہاتھ کو زمین پر کھکھل کر چوڑتکے بل بیٹھنا)، مرد کا سجدے میں کلاسیوں کو بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔

..... انگلیوں کے کناروں سے۔ ②

..... انگلیاں چٹھنا، انگلیوں کی آواز پر درپے نکالنا۔ ①

مسئلہ ۱۲ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہرنہ ہو مکروہ تحریکی ہے یوں بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے، یوں ہی ناک، منہ چھپانا بھی مکروہ تحریکی ہے۔

مکروہ تحریکی کسے کہتے ہیں

مسئلہ ۱۳ بے ضرورت کھکھارن کالنا^(۱)، قصد اجما' ہی لینا مکروہ تحریکی ہے۔ اگر جما' ہی خود آئے تو حرج نہیں مگر رکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ دانتوں میں دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے قیام میں داہنہ ہاتھ رکھ کے اور باقی حالتوں میں بایاں۔

مسئلہ ۱۴ صرف پانچ جامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریکی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

مسئلہ ۱۵ کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریکی ہے اور اگر جماعت پا جانے کے خیال سے ایک دوستی کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۱۶ قبر کا سامنے ہونا جب کوئی چیز بیچ میں حائل نہ ہو تو مکروہ تحریکی ہے۔

(در مختار، عالمگیری)

غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم

مسئلہ ۱۷ زمین مخصوص^(۲) یا پرائے کھیت میں، جس میں زراعت موجود ہے یا بجتے

- ۱ کھانسی کی طرح کی وہ آواز کالنا جو بلغم ہٹانے یا گلاصاف کرنے کے لیے نکالی جاتی ہے۔
- ۲ ناجائز قبضہ کی گئی زمین۔

کھیت^(۱) میں نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مقبرہ^(۲) میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہوا اور اس جگہ میں قبرنہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہوا اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدر سترہ حائل نہ ہو، ورنہ اگر قبر داہنے یا باہمیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خان)

کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم

مسئلہ ۱۹ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

الثا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

مسئلہ ۲۰ الٹا کپڑا پہن کر یا اوزھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے یوں ہی انگر کھے^(۳) کے بندنہ باندھنا اور اچکن شیر و انی^(۴) وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریکی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔

تصویر کے احکام

مسئلہ ۲۱ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔ نماز

- 1 وہ زمین جس کو ہل چلا کر کھیت کے لیے تیار کر لیا ہو۔
- 2 وہ عمارت جو قبر پر بنائی جائے، مزار۔
- 3 کوٹ کی طرح کا ایک مردانہ لباس۔
- 4 ایک لمبا مردانہ لباس۔

کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہنانا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۲ اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لگی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریکی ہو گی۔ یوہیں نمازی کے آگے یادا ہنے یا میں تصویر کا ہونا مکروہ تحریکی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر چہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

مسئلہ ۲۳ اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (هدایہ، فتح القدیں)

مسئلہ ۲۴ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پھاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیں)

مسئلہ ۲۵ تحلیل یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۶ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پین لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہو گی۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۷ اگر تصویر یذلت کی جگہ میں ہو جیسے جوتا اتارنے کی جگہ میں ہو یا ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۸ اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر کے نمازی کے آگے پیچھے یادا میں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہو گی۔

مسئلہ ۲۹ اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔ (هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۳۰ تصویر کے یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا تصویر کارکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتایا تصویر ہو اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ تو ہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں۔^(۱) (فتح القدير وغیره)

مسئلہ ۳۱ تصویر کا بنانا بخوانا دونوں حرام ہیں چاہے سنتی ہو یا عکسی^(۲) دونوں کا ایک حکم ہے۔

مکروہ تنزیہی^(۳)

مسئلہ ۳۲ سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۳ کام کا ج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے احکام

مسئلہ ۳۴ سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے، اس وجہ سے ننگے سر پڑھتا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلًا نماز کوئی مہتمم بالشان^(۴) چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ

۱..... یعنی جبکہ تصویر ڈلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر میں ہونے سے حرج نہیں۔ ۱۶ منہ ۲..... عکسی: فوٹو۔ ۱۲ (منہ)

۳..... مکروہ تنزیہی: جس کا کرنا شرعاً کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔ ۱۲ (منہ)

۴..... مہتمم بالشان: اہم، بڑا۔ (۱۶ منہ)

کفر ہے اور اگر خشوع و خضوع^(۱) کے لیے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔

(در مختار و رد المحتار و بہار)

مسئلہ ۵ نماز میں ٹوپی گر پڑی ٹوپی اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر^(۲) سے نہ ہو رہا نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑتے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھالینے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۶ ماتھ سے خاک یا لگھاں چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش^(۳) نہ ہوا اور تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریکی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑا نے میں تو مطلقاً مضاائقہ نہیں^(۴) بلکہ چھڑا دینا چاہیے تاکہ ریاء^(۵) نہ آنے پائے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۷ یوہیں حاجت کے وقت پیشانی^(۶) سے پسینہ پوچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل^(۷) کہ نمازی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۸ نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پوچھ لینا زیاد میں پر گرنے سے اچھا ہے اور اگر مسجد میں ہو تو پوچھنا ضروری ہے مسجد میں نہ گرنے والے۔ (عالیٰ مکری)

۱ خشوع و خضوع: عاجزی و اعساری۔ (۱۲ منہ)

۲ عمل کثیر: زیادہ کام۔ (۱۲ منہ) ۳ تشویش: بے اطمینانی، پریشانی۔ (۱۲ منہ)

۴ مطلقاً مضاائقہ نہیں: کچھ حرج نہیں۔ (۱۲ منہ)

۵ ریاء: معنی نمائش، دکھاو، جو کام و دوسروں کو دکھاوے کے لیے کیا جائے اس کو ریا کہتے ہیں، ریاحام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ریا کو شرکِ اصنفر مایا گیا جو عمل ریاء سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدالے

۶ عذاب ہوگا۔ (۱۲ منہ) ۷ پیشانی: ماتھا۔ (۱۲ منہ)

۸ عمل قلیل: تھوڑا کام۔ (۱۲ منہ)

مسئلہ ۳۹ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ ۴۰ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنية)

مسئلہ ۴۱ رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچایا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

مسئلہ ۴۲ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۴۳ جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو کپڑ کر مارڈا لئے میں حرج نہیں، جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (غنية و بہار)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ ۴۴ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا با تین کر رہا ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بننے کا خوف نہ ہو، مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار، رد المحتار)

نمازی کے آگے آگ کا حکم

مسئلہ ۴۶ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی، مچھر اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے۔ مثلاً زینت، آہو وغیرہ۔

نماز کے لیے دوڑنے کا حکم

مسئلہ ۳۹ نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردمختار)

مصیبت زدہ کے لیے نمازوڑنا

نمازوڑنے کا اذر یعنی کن کن صورتوں میں نمازوڑ دینا جائز ہے:

مسئلہ ۵۰ کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اُسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندر ہمارا ہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے، ان سب صورتوں میں نمازوڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہو۔ (درمختار و ردمختار)

مسئلہ ۵۱ پیشاب، پاخانہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدنبال پر اتنی تجاست دیکھی کہ جتنی تجاست کے ہوتے نماز جائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھوڑ دیا تو ان تینوں صورتوں میں نمازوڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا اور پیشاب، پاخانہ جب بہت زور کیے ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے ہاں وقت جانے کا خیال کیا جائے۔

(ردمختار)

سانپ وغیرہ مارنے کے لیے نمازوڑنا

مسئلہ ۵۲ سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نمازوڑ دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۵۴ - کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے^(۱) کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

نقسان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا

مسئلہ ۵۵ - اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقسان کا ڈرہو مثلاً دو حصائیں جائے گا یا گوشت ترکاری، روٹیٰ وغیرہ جل جانے کا ڈرہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چورا چکالے بھاگ کا ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ - اگر نفل نماز میں ہوا رمان باپ، دادا دادی وغیرہ اصول پکار میں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے۔ (درمختار ورد المحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور سب سے بُری جگہ بازار ہے۔

مسجد میں جاتے وقت کی دعا

جب مسجد میں جائے تو درود شریف پڑھے اور یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ^(۲) اور جب نکلنے تو درود شریف پڑھ کر یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ.^(۳)

کتنے کی طرح کا ایک درندہ۔ ①

اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ②

اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ ③

قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کا حکم

مسئلہ ۱ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاتے میں۔ یوہیں چھوٹے بچوں کا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے لٹادینا مکروہ ہے اور اُس کی برائی لٹانے والے پر ہے۔
(در مختار)

مسجد کی چھت کے آداب

مسئلہ ۲ مسجد کی چھت پر بھی گندگی کرنی حرام ہے۔ مسجد کی چھت کا بھی مسجد کی طرح ادب ہے۔ (غینیہ)

مسئلہ ۳ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار، رد المحتار)

مسجد کو راستہ بنانے کے احکام

مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گز رنانا جائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے۔ اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا اور نیچ میں پہنچا تھا کہ پچھتا یا تو جس دروازہ سے اُس کو نکلنے ہے اُس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور دسو نہ ہو تو جس طرف سے آیا تھا واپس جائے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۴ مسجد کے اندر کسی برتن میں پیش اب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔

مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے احکام

مسئلہ ۵ بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے احکام

مسئلہ ۶ مسجد کی دیواروں اور حرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں اس لیے کہ ڈر ہے کہ وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اور اسی بے ادبی کی وجہ سے تکیہ، فرش، بستر و دستخوان، جائے نماز پر بھی آیت یا حدیث یا شعر وغیرہ کچھ لکھنا منع ہے۔ (عالیٰ مکری و بہار)

مسجد میں کوئی گندگی میل وغیرہ ڈالنے کے احکام

مسجد میں وضو کرنا یا مسجد کی دیواروں پر یا چٹائی پر یا چٹائی کے نیچے ناک تھوک میل وغیرہ ڈالنا منع ہے اگرناک سننے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۷ مسجد میں نجاست لے کر جانا منع ہے۔ اگرچہ وہ نجاست مسجد میں نہ لگے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست لگی ہواں کو بھی مسجد میں جانا جائز نہیں۔ (رد المحتار)

مسجد میں ناپاک گاراگانا منع ہے

مسئلہ ۸ ناپاک تیل مسجد میں جلانا، یا جس گاراگا مسجد میں لگانا منع ہے۔

مسجد میں وضو کب کر سکتا ہے؟

مسئلہ ۹ مسجد میں کوئی جگہ وضو کیلئے شروع ہی سے مسجد بنانے والے نے قبل تمام مسجدیت بنانی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں وضو کر سکتا ہے بشرطیکہ پوری احتیاط سے ہو کہ کوئی چیز نہ مسجد میں نہ پڑے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۱۰ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پوچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(بہار)

مسجد میں جو کوڑا اورغیرہ نکلے اُسے کیا کرے

مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالے جہاں بے ادبی ہو۔ (در مختار)

مسجد میں کب پیڑ لگانے کی اجازت ہے

مسئلہ ۱۱ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں

تری ہے ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔

(عالیمگیری وغیرہ)

مسجد میں حجرہ کب اور کس لیے بنایا جا سکتا ہے

مسئلہ ۱۲ قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ بنوا سکتے ہیں۔

(عالیمگیری)

مسجد میں سوال کرنے اور سائل کو دینے کے احکام

مسئلہ ۱۳ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔

مسئلہ ۱۴ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (مسلم وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ بد بودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۶ کچا ہسن، پیاز کھا کر مسجد میں جانا جائز نہیں جب کہ بوباقی ہو، یہی حکم ہر اس چیز

کا ہے جس میں بدبو ہے اُس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کے بغیر دور کیے ہوئے مسجد میں نہ جائے حتیٰ کہ جو مریض کوئی بدبودار دوا مثل گندھک وغیرہ کے لگائے ہو تو وہ مسجد میں نہ جائے بلکہ کوڑھی یا کسی اور گندے مرض والے بلکہ اس بذریعہ کو بھی جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہے مسجد سے روکا جائے۔ (در مختار و رالمختار و بہار وغیرہ)

مسجد میں بات کرنا منع ہے

مسئلہ ۱۷ مباح باتیں بھی کرنے کی مسجد میں اجازت نہیں نہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔

(در مختار، صغیری)

مسئلہ ۱۸ مسجد کی صفائی کے لیے چپاڑا اور کبوتر کے گھونسلے نو پنے میں کوئی حرج نہیں۔

(در مختار و بہار)

مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

مسئلہ ۱۹ محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت تھوڑی ہو جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو تنہا جائے اور آذان و اقامۃ کہہ کر نماز پڑھنے یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغریٰ وغیرہ)

وترکی نماز

وترکی نماز واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت میں وتر نہیں پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (عالیٰ مکری، هدایہ) وتر کی نماز کی تین رکعتیں ہیں ایک سلام سے مثل مغرب کے۔ اس میں پہلا قعدہ واجب ہے یعنی دور کعت پر بیٹھے اور صرف التّحیّات پڑھ کر تیسرا رکعت کے

لیے کھڑا ہو جائے اور تیسرا رکعت میں بھی الْحَمْدُ اور سورة پڑھے اور اس تیسرا رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد دنوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لوٹک لے جائے اور اللہ اکبر کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اللہ اکبر کہہ کر کروں کرے اور باقی نماز پوری کرے۔

مسئلہ ۱ دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا واجب نہیں البتہ بہتر وہ دعائیں ہیں جو حدیثوں میں آئیں سب سے زیادہ مشہور دعائے قنوت یہ ہے:

دعائے قنوت اور اس کا حکم

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشْرِنُ
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلُمُ وَنَتَرُكُ مَنْ يَقْجُرُكَ.
اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعُى وَنَحْفَدُ وَنَرْجُوا
رَحْمَتَكَ وَنَخْشِي عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلِحٌّ.

مسئلہ ۲ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے:

۱۔ اللہ! ہم تھے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تھے پرمایمان لاتے ہیں اور تھے پرتوکل کرتے ہیں اور ہر بھائی کے ساتھ تیری شاکر تے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیرا گناہ کرے اے اللہ (عزوجل) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیر اعذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

رَبَّنَا اتَّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ۔^(۱)

اور جس سے یہ بھی نہ بن پڑے وہ تین بار: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي^(۲) کہے۔ (عالیٰ گیری) دعا یے قوت ہمیشہ ہر شخص آہستہ پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، ادا ہو یا تقاضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۳ وِتر کے سوا اور کسی نماز میں قوت نہ پڑھے، ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فخر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اس میں بھی ظاہری ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھے جیسا کہ وتر میں۔

(در مختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۴ اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنے کی اجازت نہیں بلکہ آخر میں وہ سجدہ سہو کرے۔ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵ اگر قوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ رکوع میں پڑھے، نہ قیام کی طرف لوٹ کر کھڑے ہو کر پڑھے بلکہ چھوڑ دے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ ملانا واجب ہے۔

مسئلہ ۷ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى یا إِنَّا أَنْزَلْنَاكَ پڑھے اور دوسرا میں قُلْ يَا يَاهَا الْكُفَّارُونَ اور تیسرا میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔

۱۔ اے ہمارے پروگار! تو ہم کو دنیا میں بھلانی دے اور ہم کو آخرت میں بھلانی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔
۲۔ اے اللہ! میری مغفرت فرم۔

مسئلہ ۸ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز و ترنہیں پڑھی اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے یاد آئے یا نہیں میں۔ (در مختار و بہار)

وتر کی نماز کب جماعت سے ہو سکتی ہے؟

مسئلہ ۱۰ وتر کی نماز جماعت سے صرف رمضان شریف میں پڑھی جائے علاوہ رمضان کے مکروہ ہے۔ (هدایہ، وغیرہ) بلکہ اس مبارک مہینہ میں جماعت ہی سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱ جس نے عشاء کی فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی وہ وتر تنہا پڑھے اگرچہ تراویح جماعت سے پڑھی۔

سنتوں اور نفلوں کا بیان

سنن مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف اور احکام

سنن بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تائید آئی بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو ملامت کے لائق ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادۃ جہنم کے لائق ہے۔ اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کے چھوڑنے والے کے لیے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ذرہ ہے، سنن مؤکدہ کو سنن الہدی بھی کہا جاتا ہے، بعض سنن غیر مؤکدہ ہیں جن کو سنن الرزواں بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تائید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل وہ کہ جس کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے میں بھی حرج نہیں۔

کون کون سی نماز میں سنت موکدہ ہیں؟

مسئلہ ۱ سنت موکدہ یہ ہیں: دور رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی فرض سے پہلے اور دور رکعت بعد میں، مغرب کے بعد دور رکعت، عشاء کے بعد دور رکعت اور جمعہ سے پہلے چار رکعت اور چار رکعت جمعہ کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ دو اور پڑھ لے یعنی جمعہ کے بعد چھر رکعت پڑھے۔ (غینہ، بہار)

مسئلہ ۲ سنت فجر سب سے زیادہ موکدہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء اس کو واجب کہتے ہیں لہذا یہ بلا اذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں، نہ سواری پر، نہ چلتی گاڑی پر۔ (فتح القدير وغیرہ)

سنتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل

مسئلہ ۳ فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے قضا پڑھی تو اس کی سنت کی بھی قضا پڑھے ورنہ نہیں، علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضائیں نہیں۔

مسئلہ ۴ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت چھوٹ گئی اور فرض پڑھ لی تو اگر وقت باقی ہے تو بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کے ان کو پڑھے۔ (فتح القدير و بہار)

مسئلہ ۵ فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنت کی قضائیں البتہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے اور طلوع سے پہلے تو منوع ہے۔ (رد المحتار و بہار)

مسئلہ ۶ فجر کی سنت کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلْ يَا يَاهَا الْكُفَّارُونَ اور دوسری میں الحمد کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔

کب نفل جائز ہے؟

مسئلہ ۷ جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل یا سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ سوا فخر کی سنت کے جب کہ یہ جانے کے سنت ختم کر کے جماعت مل جائے گی اگرچہ قدهہ ہی پاجائے گا تو سنت پڑھ لے کہیں دور کنارے آڑ میں، صفائحہ کے قریب پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۸ اگر یہ جانے کہ نفل پڑھنے میں نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل پڑھنا ایسے وقت میں ناجائز ہے۔

کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟

مسئلہ ۹ عشاء اور عشتر کے پہلے اور عشاء کے بعد بھی چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے عشاء کے بعد دو ہی پڑھنے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے۔^(۱) حدیث میں اس کے پڑھنے والے پر آگ کے حرام ہونے کی خبر دے دی گئی ہے۔

صلوة الأوابین

مسئلہ ۱۰ بعد مغرب چھر رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوٰۃ الْأَوَابِین کہتے ہیں دو دو رکعت

۱..... قال صاحب فتح القدير (رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَيْرِ) : صرخ جماعة من المشايخ انه يستحب اربع بعد الظهر لحديث رواه وهو انه صلى الله عليه وسلم قال: من صلى اربعا قبل الظهر واربعا بعدها حرمه الله على النار. رواه ابو داود والترمذى والنمسائى.(۱۲). (فتح القدير، كتاب الصلاة، باب النوافل، ۳۸۶ / ۱ ونسائى، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب اختلاف على اسماعيل بن ابي خالد ، ص ۳۱۰ ، حدیث: ۱۸۱۳ ، ۱۸۱۴)

کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۱ ظہر و مغرب وعشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت موکدہ داخل ہے۔ مثلاً ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو سنت موکدہ مستحب دونوں ادا ہو گئے اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ موکدہ مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے اور اس میں مطلق سنت کی نیت کافی ہے موکدہ یا مستحب کی تصریح نہ کرے، دونوں ادا ہو جائیں گی۔^(۱) (فتح القدير و بهار)

مسئلہ ۱۲ نفل و سنت کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ ۱۳ سنت و نفل قصد اشروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا تو قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۴ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دونا ثواب ہے۔

(هدایہ)

مسئلہ ۱۵ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھنے جیسے قعدہ میں بیٹھتے ہیں مگر قرأت کی حالت میں ہاتھ باندھ رہے جیسے کھڑے ہونے کی حالت میں باندھا جاتا ہے۔

(درمختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱۶ وتر کے بعد جو دور رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس میں الحمد کے بعد پہلی رکعت میں اذَا زُلِّتَ الْأَرْضُ اور دوسرا میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُونَ پڑھنا بہتر ہے۔

قال ابن الہمام (رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ): وَحِينَذِ تَقْعِ الْأَوْلَى يَوْمَ سَنَةٍ لِوْجُودِ تَعَمَّلَتْ هُنَالِكَ الْآخِرَيَانَ
نَفَلًا مَنْدُوبًا فَهَذَا الْقَسْمُ مِنَ النِّيَةِ مَا يَحْصُلُ بِهِ كَلَا الْأَمْرَيْنِ۔ (فتح القدير، کتاب الصلاة،

باب النوافل، ۳۸۷/۱)

سنن و فل کھاں پڑھنا بہتر ہے؟

مسئلہ ۱۷ سنن و فل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ (هدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ سنن و فرض کے درمیان بات نہ کرے کہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر)
یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی فتح یہہ^(۱) ہے۔ (تلویر و بہار)

تہجید کی نماز

عشاء پڑھ کر سورہ نہنے کے بعد جس وقت جا گے وہ تہجید کا وقت ہے مگر رات کے پچھلے
تہائی حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔ تہجید سنن ہے اور بہ نیت سنن پڑھی جاتی ہے کم سے کم دو
رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔ (فتح القدیر و عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دن کے نفل میں ایک سلام سے چار رکعت سے زیادہ اور رات کے نفل میں ایک
سلام سے آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ کہ دن ہو یا رات ہو چار رکعت
پر سلام پھیر دے۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۰ جب دور کعت سے زیادہ نفل کی نیت ہو تو ہر دور کعت پر قده کرنا ہوگا۔
تسبیح ایک ساتھ دور کعت سے زائد نفل میں شرائط دشوار ہیں، اس لیے آسانی دو دور کعت
کر کے پڑھنے میں ہے۔

اشراق کی نماز

یہ بھی سنن ہے فجر پڑھ کر درود شریف وغیرہ پڑھتا رہے جب سورج ذرا اونچا ہو جائے

..... نماز توڑنے والا ۱

یعنی کم از کم نکلنے کے بعد میں منت گزر جائیں تو دور رکعت پڑھے۔

چاشت کی نماز

یہ بھی سنت ہے کم سے کم دور رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بارہ ہی افضل ہیں۔ اس کا وقت سورج کے اچھی طرح اونچے ہونے کے بعد سے ضخوہ کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے لیکن بہتر وقت چوتھائی دن چڑھے ہے۔

نمازِ استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دور رکعت نفل پڑھے، جس کی پہلی رکعت میں الْحَمْدُ لِلّهِ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكُفَّارُونَ اور دوسرا رکعت میں الْحَمْدُ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ بُرْهَنٌ پھر یہ دعا پڑھ کر باوضوقبلہ رُوسور ہے، دعا کے اول و آخر میں سورہ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دعا یہ ہے:

استخارہ کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِي أَمْرِي وَاجْلِهِ فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِي أَمْرِي وَاجْلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَأَصْرِفْنِي

عَنْهُ وَأَقْدُرُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضَّيْتُ بِهِ۔^(۱) (غنية)

دونوں الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلے میں کہے: هذَا السَّفَرُ خَيْرٌ

لَى^(۲) اور دوسرا میں کہے کہ هذَا السَّفَرُ شَرٌّ لَى^(۳)۔ (غنية)

کب استخارہ کیا جائے؟

مسئلہ ۲۱ نیک کاموں جیسے حج، جہاد وغیرہ کے لیے استخارہ نہیں، ہاں ان کا وقت مقرر کرنے کے لیے ہو سکتا ہے۔ (غنية)

مسئلہ ۲۲ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات بار استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جنمے اُسی میں خیر ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر خواب میں سپیدی دیکھے یا سبزی دیکھے اچھا ہے اور اگر سیاہی، سرخی دیکھے تو بُرا ہے، اس سے بچے۔ (ردا المحتار)

نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو یا کوئی کام کسی بندے سے ہو یا مشکل پیش

۱..... ترجمہ دعا: اے اللہ (عزوجل) ! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت والا ہے اور مجھ میں قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبیں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل) ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و میہشت اور انجام کا رہیں اس وقت اور آئندہ تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادے اور آسانی کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام بُرا ہے میرے دین و میہشت و انجام کا رہیں اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو جہاں بھی ہو مقدر فرمادے پھر مجھ سے اس سے راضی کر۔ ۲..... امنہ میرا یہ سفر اچھا ہوگا۔

آئے تو خوب احتیاط سے اچھی طرح وضو کر کے دو یا چار رکعت نفل پڑھے، اس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھے و دوسری میں الحمد کے بعد ایک بار قل هو اللہ پڑھے تیسری میں الحمد کے بعد ایک بار قل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی میں الحمد کے بعد ایک بار قل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے، سلام کے بعد تین بار: هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةُ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔^(۱) پھر تین بار: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔^(۲) پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوْجَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِيمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ
لِي ذَنْبًا لَا غَفْرَةَ وَلَا هَمًّا لَا فَرْجَتَهُ وَلَا حَاجَةَ هِيَ لَكَ رِضا
إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔^(۳)

- ① وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہایا و عیال کا جانے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔
- ② پاک ہے اللہ (عز و جل) اور حمد ہے اللہ (عز و جل) کے لیے اور اللہ (عز و جل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عز و جل) کی توفیق سے۔
- ③ اللہ (عز و جل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حليم و کریم ہے پاک ہے اللہ (عز و جل) ماں کے عرش عظیم کا، حمد ہے اللہ (عز و جل) کے لیے جورب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے، اسے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

تراتح کی نماز کا بیان

تراتح وہ بیس رکعت سنت موکدہ نماز ہیں جو رمضان شریف میں پڑھی جاتی ہیں، عشاء کی فرض کے بعد ہر رات میں۔

مسئلہ ۲۴ تراتح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے لے کر صحیح صادق کے نکلنے تک ہے۔ (هدایہ)

مسئلہ ۲۵ تراتح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگوں نے چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوئے اور اگر کسی نے گھر میں تہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ (هدایہ و قاضی خان)

مسئلہ ۲۶ مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔ (در مختار و بہار شریعت)

مسئلہ ۲۷ تراتح جس طرح مردوں کے لیے سنت موکدہ ہے اُسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت موکدہ ہے، اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۲۸ تراتح کی بیس رکعتیں دو دور رکعت کر کے دس سلام پھیرے، اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لیے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں، اس آرام کرنے کے لیے بیٹھنے کو ترویج کہتے ہیں۔ (عالیمگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۲۹ تراتح کے ختم پر پانچواں ترویج بھی مستحب ہے اگر لوگوں پر پانچواں ترویج گراں ہو تو نہ کیا جائے۔ (عالیمگیری وغیرہ)

ترویج میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کچھ کلد تسبیح و قرآن شریف، درود شریف پڑھتا رہے اور تنہا تنہا نفل بھی پڑھ سکتا ہے، جماعت سے مکروہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ ۳۰ جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے، نہ وثیق تک فرض ادا نہ کر لے۔

مسئلہ ۳۱ جس نے عشاء کی فرض نماز تہا پڑھی اور تراویح جماعت سے تو وہ وتر تہا پڑھے۔
(در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۳۲ اگر عشاء کی فرض نماز جماعت سے پڑھی اور تراویح تہا پڑھی تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۳۳ جس کی کچھ رکعتیں تراویح کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کے لیے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرے، جب کہ فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو تب اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۳۴ لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تہا تہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۳۵ ایک امام و مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور اگر مقتدی نے دونوں مسجدوں میں پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا ہو۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۳۶ تراویح مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔

(عالیٰ مکری)

مسئلہ ۳۷ نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی۔ صاحب "ہدایہ" نے اسی کو مختار بنایا

”فتح القدر“ نے اسے ہی ہو المختار کہا۔ عالمگیری میں اسی کی صحت پر زور دیا کہ المختار ائمہ لا یجُوْز وَهُوَ الْاَصْحَّ وَهُوَ قَوْلُ الْعَامَّةِ ہو ظاہر الرِّوَايَةِ۔ کہا اور ہدایہ، محیط، بحر سے اپنی تائید لائے و ممشی علیہ استاذی صدر الشریعة فی ”بہار شریعت“ و قال: یہی صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۸ - مہینہ بھر کی کل تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین ختم افضل، لوگوں کی سُستی کی وجہ سے ختم کونہ چھوڑے۔ (در مختار)

مسئلہ ۲۹ - حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے، دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے، یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طنز ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ ”الْمَعْرُوفُ كَالْمَشْرُوطُ“ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور لوگ حافظ کو کچھ بطورِ خدمت و مدد کے دیں تو اس میں کوئی حرث نہیں کہ ”الصَّرِيحُ يَفُوقُ الدَّلَالَةِ“۔
(بہار شریعت)

شبینہ

یعنی ایک رات میں پورا قرآن مجید تراویح میں ختم کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رواج ہے کہ حافظ اس قدر جلد پڑھتے ہیں کہ الفاظ تک سمجھ میں نہیں آتے حروف کو مخارج سے ادا کرنے کا توذیر ہی کیا سننے والوں کی بھی یہ حالت کہ کوئی بیٹھا ہے تو کوئی لیٹھا کوئی سوتا ہے تو کوئی اونٹھتا جہاں امام نے رکوع کی تکبیر کہی جب تک نیت باندھی رکوع میں جا ملے ایسا شہینہ

ناجائز ہے اگر حافظ اپنی تیزی و روانی کی نام آوری^(۱) کے لیے ایسا کرے تو یا کا گناہ الگ۔

بیمار کی نماز

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکتا ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے روئے کرے یعنی آگے کو خوب جھک کر سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ کہے اور پھر سیدھا ہو جائے اور پھر جیسے سجدہ کیا جاتا ہے ویسے سجدہ کرے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر پڑھے اس طرح لیٹیے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور گھٹنے کھڑے رہیں اور سر کے نیچے نکیہ وغیرہ کچھ رکھ لے تاکہ سر اونچا ہو کہ منہ قبلہ کے سامنے ہو جائے اور روئے اور سجدہ اشارہ سے کرے۔ یعنی سر کو جتنا جھکا سکتا ہے، اُتنا تو سجدہ کے لیے جھکائے اور اس سے کچھ کم روئے کے لیے جھکائے، اسی طرح وہنی یا بائیں کروٹ پر بھی قبلہ کو منہ کر کے پڑھ سکتا ہے۔

بیمار کب نماز چھوڑ سکتا ہے؟

بیمار جب سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں^(۲) یادل کے اشارے سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط ہے، فدیہ کی بھی حاجت نہیں اور اگر ایسی حالت کہ چھ وقت سے کم گزرے تو صحیت کے بعد قضا فرض ہے چاہے اتنی ہی صحیت ہوئی کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے۔

(در مختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۱ جس بیمار کا یہ حال ہو گیا ہو کہ رکعتوں اور سجدوں کی لگنی یا نہیں رکھ سکتا تو اس پر نماز

۲.....ابرو

۱.....شہرت

کا ادا کرنا ضروری نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ سب فرض نمازوں میں اور وتر اور دونوں عید کی نماز میں اور فجر کی سنت میں قیام

فرض ہے اگر بلاعذر کے نمازوں میں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔ (در مختار و رالمحتان)

مسئلہ ۳ قیام چونکہ فرض ہے اس لیے بلا صحیح شرعی عذر کے ترک نہ کیا جائے ورنہ نماز نہ

ہوگی، یہاں تک کہ اگر عصای خادم یاد یوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ اسی طرح کھڑا ہو کر پڑھے بلکہ اگر کچھ دریبھی کھڑا ہو سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے نماز کھڑے ہو کر شروع کرے پھر بیٹھ کر پوری کرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ ذرا سا بخار در دسر، زکام یا اس طرح کی معمولی خفیف تکلیفیں جن میں لوگ چلتے پھرتے رہتے ہیں ہرگز عذر نہیں ایسی معمولی تکلیفوں میں جو نماز میں بیٹھ کر پڑھی گئیں وہ نہ ہوں گیں اُن کی قضا لازم ہے۔

(غنية و بهار شریعت وغیره)

مسئلہ ۴ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اُسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے جب کہ اور طریقہ سے اس کی روک نہ کر سکے۔

مسئلہ ۵ اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر ہی میں پڑھے جماعت گھر میں کر سکے تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (در مختار و رالمحتان)

مسئلہ ۶ یہاں اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اُتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھے باقی بیٹھ کر۔ (در مختار و رالمحتان)

مسئلہ ۷ مریض کے نیچے بھس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہے کہ بدلا بھی جائے تو پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے گا تو اُسی پر نماز پڑھے یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلدی بھس تو نہ ہو گا مگر بد لئے میں مریض کو سخت تکلیف ہو گی تو اسی بھس ہی پڑھ لے۔

(عالیمگیری، در مختار و ردار المحتار و بہار)

مسئلہ ۸ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ محدود ہے نجی جائے تو قضایا پڑھے۔ (در مختار و ردار المحتار و بہار)

قضانماز کا بیان

بلاعذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضایا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، تو بہ یا حج مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ (در مختار)

مسئلہ ۱ ”توبہ“ جب ہی صحیح ہے کہ قضایا پڑھے۔ جو ذمہ میں باقی ہیں اُس کو تواذن کرے، توبہ کیے جائے یہ توبہ نہیں۔ اس لیے کہ جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تواب بھی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ (ردار المحتار) حدیث میں فرمایا کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے لکھٹھا کرتا ہے۔

قضا کی تعریف

مسئلہ ۲ جس بات کا بندے کو حکم ہے اُسے وقت میں کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

مسئلہ ۳ وقت میں تحریکہ باندھ لیا^(۱) تو نماز قضاہ ہوئی بلکہ ادا ہے مگر فجر اور جمعہ و عیدین کی نماز میں سلام سے پہلے اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۴ سوتے میں یا بھولے سے نماز قضاہ ہو گئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں لیکن جا گتے ہی اور یاد آنے پر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے دیر کرنا مکروہ ہے۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۵ فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنت جب کہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور جیسے ظہر کی پہلی سنت جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (عالیٰ مکری، در مختار و رد المحتار)

قضايا کا وقت

مسئلہ ۶ قضا کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا^(۲) لیکن اگر طلوع و غروب و زوال کے وقت پڑھی تو نہیں اس لیے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالیٰ مکری)

مسئلہ ۷ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ولیسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھئے اور جو اقامت کی حالت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اُس کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً جس وقت فوت ہوئی اُس

لیعنی تکمیر تحریکہ کہتے ہوئے نماز شروع کر دی۔ ①

بری الذمہ ہو جائے گا: لیعنی سر سے بوجھا تر جائے گا، اس کے سر اس کا پڑھنا باقی نہ رہے گا۔ (امنہ) ②

وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اُس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحّت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔^(۱)

(عالمگیری ، در مختار)

کس نماز کی قضا معاف ہے؟

مسئلہ ۸ ایسا مریض^(۲) کہ اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت

تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۹ مجنون کی حالتِ مجنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جب کہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر ہا ہو۔ (عالمگیری)

قضانمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا بیان

مسئلہ ۱۰ صاحبِ ترتیب یعنی جس کے ذمہ قضانمازوں چھ سے کم ہیں اگر وہ قضانماز کے مادہ ہوتے ہوئے اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھے گا تو اس کی وقتی نماز نہ ہوگی۔ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز موقوف رہے گی اگر وقتی پڑھتا گیا اور قstrar ہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو جائیں گی اور اگر اس درمیان میں قضاء پڑھ لی تو سب گئیں، سب کو پھر سے پڑھے۔

مسئلہ ۱۱ فوت نمازوں اور وقتی نمازوں میں ترتیب ضروری ہے جب کہ فوت نمازوں چھ سے کم ہوں یعنی پہلے قضانمازوں پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، جیسے آج کسی کی فجر و ظہر و عصر و مغرب قضاء ہو گئیں تو وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ ترتیب واران چاروں کی قضائے پڑھ لے۔

اعادہ: پھر سے ٹھیک ٹھیک پڑھنا جیسا کہ ہونا چاہیے۔ (۱۱۶) ۲..... مریض: بیمار۔ (۱۲۱)

مسئلہ ۱۲ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور سب قضا میں پڑھ لے تو وقتی نماز اور قضانمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے، باقی میں ترتیب ساقط ہے۔ جیسے نماز عشاء اور وترونوں قضاء ہو گئیں اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر کی قضاء پڑھ کے فجر کی پڑھ لے اور اگر چھر رکعت کی گنجائش ہے تو عشاء کی قضاء پڑھ کر فجر پڑھے۔ (شرح وقاریہ)

مسئلہ ۱۳ اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو وتروں پڑھ سکتا ہے اور عدمہ طریقے سے پڑھے تو وتروں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بمقدارِ جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کر لے۔^(۱) (عالیٰ میگیری)

مسئلہ ۱۴ چھ نمازیں جس کی قضاء ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور قضا کی یاد کے وقتی پڑھے گا وقتی ہو جائے گی چاہے قضانمازیں جو اس کے ذمہ ہیں سب ایک ساتھ قضاء ہو گئیں جیسے ایک دم سے چھ وقتیں کی نہ پڑھی یا سب ایک دم سے نہ ہوں بلکہ متفرق طور پر قضاء ہو گئیں جیسے چھ دن فجر نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا لیکن ان کے پڑھتے وقت وہ فجر کی قضاء میں بھولا رہا۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵ جب چھ نمازیں قضاء ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت بھی جاتا رہا تو ترتیب فرض نہ رہی چاہے وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی جیسے ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضاء ہو گئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اس لیے کہ اس کے ذمہ

۱..... قانون شریعت کے دیگر نشوون میں یہ مسئلہ ”کس نماز کی قضا معاف ہے“ کے تحت لکھا ہوا ہے جبکہ یہ مسئلہ قضاء اور وقتی نمازوں میں ترتیب سے متعلق ہے جسے اسی عنوان کے تحت آنا چاہیے اور بہار شریعت میں بھی وقتی اور قضانمازوں کے تحت ہی مذکور ہے لہذا ہم نے عنوان کی مناسبت اور بہار شریعت کی مطابقت میں یہ مسئلہ یہاں لکھا ہے۔ المدینۃ العلمیۃ

چھ نمازوں سے زیادہ ہیں جن کی وجہ سے ترتیب جاتی رہتی ہے۔ (رجال المحتار)

مسئلہ ۱۷ جب چھ نمازوں کے قضاہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو گئی تو اب اگر ان قضاوں میں سے بعض پڑھ لیں کہ قضاچھ سے کم رہ گئیں تو ابھی ترتیب والا نہ ہوگا، جب تک چھیوں کی قضانہ پڑھ لے جب سب کی قضاضاچھ لے گا تب پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری، درمختار و رجال المحتار)

مسئلہ ۱۸ چھ یا اس سے زیادہ قضانمازیں جس طرح اس قضاوادا میں ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں اسی طرح قضاوں میں بھی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں قضاوں میں بھی آپس میں ترتیب نہیں رہتی آگے پیچے پڑھی جاسکتی ہیں، جیسے کسی نے ایک مہینہ تک نمازنہ پڑھی پھر اس مہینہ کی نمازوں کی قضاس طرح پڑھی کہ پہلے تیس فجر کی قضاضاچھی پھر اس کے بعد تیس ظہر کی قضاضاچھی اسی طرح پانچوں وقت کی قضاضاچھی تو اس طرح قضاضاچھنا بھی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ جس کے ذمہ قضانمازیں ہوں اگر چہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بالبچوں کے حقوق اور اپنی ضروریات کی وجہ سے تاخیر کر سکتا ہے لہذا کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضاضاچھتار ہے، یہاں تک کہ سب پوری ہو جائیں۔

(درمختار)

مسئلہ ۲۰ قضانمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے اُنہیں چھوڑ کر ان کے بد لے قضائیں پڑھے تاکہ برئی الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت موکدہ کی نہ چھوڑے۔

مسئلہ ۲۱ جس کے ذمہ برسوں کی نمازیں قضاءوں اور ٹھیک یادنہ ہو کہ کتنے دن سے کون

کون سی قضا ہوئی تو وہ یوں نیت کر کے پڑھے کہ سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں یا سب میں پہلی ظہر، عصر جس کی قضا پڑھنا چاہے اس کی نیت کرے اور اسی طرح سب نمازوں کی قضا پڑھڈا لے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ سب ادا ہو گئیں۔

بالغ ہونے کی عمر

آدمی چاہے عورت ہو یا مرد جب سے بالغ ہوتا ہے اُسی وقت سے اُس پر نماز، روزہ وغیرہ فرض ہو جاتا ہے۔ عورت کم سے کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتی ہے اور مرد کم سے کم بارہ برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتا ہے۔ پندرہ برس کی عمر والے کو چاہے مرد ہو یا عورت شرع میں بالغ مانا جاتا ہے چاہے بالغ ہونے کی نشانیاں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں۔

جاہل گنوار ہونا عذر نہیں

مسئلہ ۲۱ آن پڑھ یا گنوار ہونا یا عورت ہونا کوئی عذر نہیں سب پر شرع کی ضروری باتیں سیکھنا فرض ہے۔ اگر اپنے فرائض و واجبات کو نہ جانے گا تو گنہگار اور عذاب میں گرفتار ہو گا۔

نماز کا فدیہ^(۱)

جس کی نماز میں قضا ہو گئیں اور وہ مر گیا تو اگر فدیہ دینے کی وصیت کر گیا اور مال بھی

۱ عبادت میں کوتاہی کا کفارہ جو اللہ عزوجلّ کی رضا کے لیے دیا جائے، اُسے فدیہ کہتے ہیں اور نماز کا فدیہ، یہ ہے کہ ہر نماز کے عوض ایک صدقہ فطر شرعی فقیر کو خیرات کرے۔

چھوڑ اتوہائی مال سے ہر فرض اور وتر کے بد لے آدھا صاع^(۱) گیہوں یا ایک صاع جو صدقہ کریں اور اگر مال نہ چھوڑ اور وارث فدیدینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین^(۲) کو صدقہ دے دیں۔ جب مسکین مال پر قبضہ کر لے تو اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کر دے اور وارث بھی اُس پر قبضہ کر لے پھر یہ وارث مسکین کو دے دے۔ یو ہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب نمازوں کا فدیدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا لیکن کافی نہیں ہے جب بھی یہی کریں اور اگر مر نے والے نے فدیدیہ کی وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے ابطوڑ احسان فدیدیہ دینا چاہے تو دے۔

مسئلہ ۲۲ جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازوں پھیرے تو اچھا ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قتوت پڑھ کر تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے اور ایک رکعت اور ملاعے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری)

قضائے عمری کچھ نہیں

مسئلہ ۲۳ بعض لوگ شب قدر یا آخر رمضان میں جو نماز قضائے عمری کے نام سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضاوں کے لیے یہ کافی ہے یہ بالکل غلط اور باطل محض ہے۔

۱..... تقریباً 2 کلو سے 80 گرام کم (1920 گرام)

۲..... وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ۵/۹۲۲)

مسافر کی نماز کا بیان

شرع میں مسافروہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

مسئلہ ۱ دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مطلب نہیں کہ صحیح سے شام تک چلے بلکہ دن کا اکثر حصہ مراد ہے مثلاً شروع صحیح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرا دن یوں ہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے، دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃ جتنا آرام لینا چاہیے اتنا درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد درمیانی چال ہے، نہ تیز، نہ سست۔ خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی جب کہ ہوانہ بالکل رُکی ہو نہ تیز ہو۔ (در مختار، عالم گیری)

مسئلہ ۲ کوس^(۱) کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے، بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ستادن میل تین فرلانگ ($\frac{۳}{۸}$ میل)^(۲) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

قصر کی مسافت

مسئلہ ۳ تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے اور تین دن

تقریباً دو میل کا فاصلہ۔ ①

فتاویٰ رضویہ میں مجد و اعظم اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمٰن نے ستادن ($\frac{۱}{۳}$ میل) لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرج، ۲۷۰/۸)

سے کم کے راستے کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافرنہیں۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳ خشکی کے صاف راستہ میں ساڑھے ستاؤں میل کی راہ ریل یا موڑو غیرہ سے ایک گھنٹہ میں طے ہو جاتی ہے تو اس ریل یا موڑو غیرہ کا سوار ایک ہی گھنٹے کے سفر میں شرعی مسافر ہو جائے گا اور قصر وغیرہ سفر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

(کما ہو القياس والظاهر المبادر من کلام الفتح و رد المحتار)

مسئلہ ۴ خالی سفر کی نیت سے مسافرنہ ہو گا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے یعنی شہر میں ہوتا شہر سے باہر ہو جائے گاؤں میں ہوتا گاؤں سے باہر ہو جائے اور شہروالے کی لیے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۵ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا، جب کہ مسافت^(۱) سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ ۶ سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسرا جگہ کا ارادہ کر لیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو اس طرح مسافرنہ ہو گا چاہے ساری دنیا گھوم آئے مسافرنہ ہو گا، جب تک ایک جگہ سے پورے تین دن کی راہ کا ارادہ نہ کرے۔ (در مختار)

مسئلہ ۷ سفر کے لیے یہ بھی شرط ہے تین دن کا ارادہ مُتَّصل سفر کا ہو لہذا اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین

.....مسافت: دوری۔ (۱۲۰۰ متر)

دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہو تو مسافرنہ ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

مسافر کے احکام

قصر کے معنی

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔

مسئلہ ۹ مغرب اور فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں صرف ظہر، عصر، عشاء کے فرض میں قصر ہے۔

مسئلہ ۱۰ اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہگار ہو گا۔

سنتوں کی قصر نہیں

مسئلہ ۱۱ سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور ردا راوی^(۱) کی حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے، معاف ہیں لیکن سنت کی قصر نہیں کر سکتا۔ (عالیگیری)

مسئلہ ۱۲ مسافر نے بجائے قصر، چار رکعت پڑھی تو اگر دور رکعت پر قعدہ کیا تو نماز ہو گئی اور اگر دور رکعت پر قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۱۳ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہر نے کی نیت نہ کر لے، یا اس وقت ہے جب تین دن کی

گھبراہٹ ۱

راہ چل چکا ہوا اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافرنہ رہا، اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالیٰ محکمہ و درستاد)

نیتِ اقامت کی شرطیں

مسئلہ ۱۳ نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں یعنی جب چھیوں باتیں ہوں گی تب مقیم ہوگا، ورنہ نہیں۔

۱) چلانا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

۲) جہاں ٹھہرے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہو جنگل یا دریا یا غیرہ آباد ٹائپ^(۱) میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں ہوا۔

۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہواس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضوعوں^(۲) میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔ اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو کسی کا تابع نہ ہواس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۴ مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیتِ اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔

(عالیٰ محکمہ و درستاد)

مسئلہ ۱۵ جو شخص کسی کا تابع ہواس کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جس کے تابع ہے اس کی جزیرہ یعنی زمین کا ایسا خشک حصہ جس کو ہر طرف سے سمندر یا دریا کے پانی نے گھیرا ہوا ہو۔

۱..... دو جگہوں یا دو مقامات

نیت کا اعتبار ہے۔ جیسے شوہر کی نیت کا اعتبار ہے عورت کی نیت کا اعتبار نہیں، آقا کی نیت کا اعتبار ہے غلام کی نیت کا نہیں، فوج کے افسر کی نیت کا اعتبار ہے اور سپاہی کی نیت کا نہیں تو اگر مثلاً شوہرنے اقامت کی نیت کی تو اس کی عورت بھی مقیم ہے اور اگر عورت نے اقامت کی نیت کی اور شوہر نے نہ کی تو عورت مقیم نہ ہوئی، اسی طرح دوسرے تابعوں کا حکم ہے۔

مسافر و مقیم کب ایک دوسرے کی اقتداء کر سکتے ہیں؟

مسئلہ ۱۷ مقیم مسافر کی اقتداء کر سکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ اتنی دیر چپ کھڑا رہے جتنی دری میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ اگر مسافر ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں اور بعد میں بھی سلام پھیرتے ہیں یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو میں مسافر ہوں۔

مسئلہ ۱۹ مسافر نے مقیم کی اقتداء کی تو اس مسافر مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا، فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتداء کی تو اس مقیم مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (در مختار ورد المحتار)

مسئلہ ۲۰ مسافر جب اپنے وطن اصلی میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

وطن اصلی کی تعریف

مسئلہ ۲۱ وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے

ہیں یا وہاں سکونت کر لی ہے اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطنِ اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہر نے کا ارادہ کیا۔ (عالیٰ مکاری و بہار)

مسئلہ ۲۲ وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہر اپھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہر اتو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (عالیٰ مکاری و بہار)

مسئلہ ۲۳ اگر وطنِ اقامت سے وطنِ اصلی میں پہنچ گیا یا وطنِ اقامت سے سفر کر گیا تو اب یہ وطنِ اقامت، وطنِ اقامت نہ رہا۔ یعنی اگر اس میں پھر آیا اور پندرہ دن سے کم ٹھہر نے کی نیت ہے تو مسافر ہی ہے۔ (عالیٰ مکاری)

مسئلہ ۲۴ مسافر نے کہیں شادی کر لی اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہر نے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دعویٰ تیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵ عورت بیاہ کر سرال گئی اور بھیں رہنے سہنے لگی تو میکہ اس کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سرال تین منزل پر ہے اور سرال سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہر نے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت)

عورت کو بغیرِ حرم کے سفر کی اجازت نہیں

مسئلہ ۲۶ عورت کو بغیرِ حرم^(۱) کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی

۱ عورت کا حرم وہ مرد ہے جس سے اس عورت کا نکاح بھیشہ کے لیے حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے حرام ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، پوتا، نواسا، بھتیجا، بھانجوا غیرہ۔ چاہے دو دھن کی وجہ سے حرام ہو جیسے دو دھن شریکی بھائی، بیٹا، وغیرہ۔ چاہے نکاح کے رشتے کی وجہ سے حرام ہو جیسے سر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ (۱۲) منہ

راہ جانا بھی، نابغ بچہ یا معمتوہ^(۱) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ساتھ میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری و بہار غیرہ) محرم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔ (بہار شریعت)

سواریوں پر نماز پڑھنے کا بیان

چاہے شرعی مسافر ہو یا نہ ہو جب سواری پر کہیں جا رہا ہو تو شہر کی حدود سے نکل کر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے کہ سواری پر بیٹھے بیٹھے اشارے سے پڑھے یعنی سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ بچکے سرزین پر نہ رکھے اگر زین پر سجدہ کیا یا کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو جائز نہیں اور جس طرف سواری جاتی ہو، اُسی طرف منہ کر کے پڑھے۔ دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا جائز نہیں یہاں تک کہ تکمیر تحریک کے وقت بھی قبلہ کو منہ ہونا ضروری نہیں۔ (در مختار ورد المحتار)

مسئلہ ۲۷۔ سواری پر نفل پڑھنے کی حالت میں اگر عمل قلیل سے سواری کو ہا انکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑی لگائی یا ہاتھ میں کوڑا ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۲۸۔ فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنت اور جنازے کی نماز اور مفت کی نماز اور وہ سجدہ تلاوت جس کی آیت زین پر پڑھی اور نفل جس کو زین پر شروع کر کے توڑ دیا، یہ سب نمازیں سواری پر بلا عذر جائز نہیں اور عذر کی صورت میں بھی ان سب کی ادا کے لیے یہ شرط ہے کہ اگر ہو سکے تو سواری کو قبلہ رخ کھڑا کر کے پڑھے ورنہ جیسے بن پڑے ادا کرے۔

(در مختار)

۱..... معنوہ: کم عقل، بکھل، بورہا۔ (۱۲ منہ)

کن عذرلوں سے سواری پر نماز ہو سکتی ہے؟

سواری پر جن عذرلوں سے، ان سب مذکورہ بالا^(۱) نمازوں کا پڑھنا جائز ہو جاتا ہے وہ عذر یہ ہیں: ۱) پانی برس رہا ہو ۲) اتنی کچھ ہے کہ اُتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کچھ میں بھر جائے گا یا جو کچھ ابچھائے گا، وہ بالکل لختھر جائے گا اور اس صورت میں اگر سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے ۳) ساتھی چلے جائیں گے ۴) یا سواری کا جانور شریر ہے سوار ہونے میں دشواری ہو گی مددگار کی ضرورت ہو گی اور مددگار موجود نہیں ۵) مرض میں زیادتی ہو گی ۶) جان ۷) مال یا عورت کو آبرو کا ڈر ہو۔

(در منختار و رد المحتار)

چلتی گاڑی پر نماز کا حکم

مسئلہ ۲۹ - چلتی ریل پر بھی فرض اور واجب اور فخر کی سنت نہیں ہو سکتی، اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھئے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھے لے پھر جب موقع ملے تو اعادہ کرے کہ جہاں مکن جہتِ العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو^(۲) یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت)

تحقیق و تفسیر

چلتی ریل کو چلتی کشتی اور جہاز کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے، اس لیے کہ کشتی اگر ٹھہرائی

۱ مذکورہ بالا: اوپر بیان کیا ہوا۔ (امنہ)

۲ یعنی بندوں کی طرف سے کوئی شرط یا رکن چھوٹے۔

بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور میل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اُسی وقت نماز جائز ہے جب وہ نیچ دریا میں ہو، اگر کنارے پر ہوا اور خشکی پر آ سکتا ہو تو اُس پر بھی جائز نہیں۔ (کما قال شیخنا الفقیہ الاول و الفاضل الامجد)

کشتی یا جہاز پر نماز کے احکام

مسئلہ ۳۰ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں جب کہ اُتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔

مسئلہ ۳۱ اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اُتر نے کی ضرورت نہیں، اُسی پر پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۲ کشتی کنارے پر بندھی ہے اور اُتر سکتا ہے تو اُتر کر خشکی میں پڑھے اور اگر نہ اُتر سکے تو کشتی ہی میں کھڑے ہو کر پڑھے۔

مسئلہ ۳۳ اگر کشتی نیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر اس وقت پڑھ سکتے ہیں جب کہ ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر آنے کا ڈر ہوا اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ ۳۴ اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم جائے کہ قبلہ کو منہ رہے اور اگر اتنی تیز گردش ہے کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔

(غنية، در مختار و رد المحتار و بهار)

جُمُعہ کا بیان

جمعہ فرض عین ہے اسکی فرضیت ظہر سے زیادہ موکد ہے اس کا منکر کافر ہے۔ (در مختار وغیرہ) حدیث میں ہے: جس نے تین جمعے برابر چھوڑے اُس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ منافق ہے وہ اللہ سے بے علاقہ ہے۔ (ابن حزیمه و حبان و رزین و امام شافعی)

مسئلہ ۱ جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

شرائط جمعہ

- | | | |
|-------------------|-----------|-------------|
| ۱) مصریافتائے مصر | ۲) بادشاہ | ۳) وقتِ ظہر |
| ۴) خطبہ | ۵) جماعت | ۶) اذن عام |

پہلی شرط: مصریافتائے مصر کا بیان

مصر سے وہ جگہ مراد ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پر گناہ^(۲) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے وبدبہ و سلطنت^(۳) کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر پوری قوت و قدرت ہو، اگرچہ ناالصافی کرتا اور بدلتہ نہ لیتا ہو۔ فناۓ مصر سے وہ جگہ مراد ہے جو مصر کے آس پاس مصر کی

صلح کا حصہ

۱..... اذن عام: عام اجازت۔ (۱۲ امنہ)

۲..... رب

مصلحتوں کے لیے ہو، جیسے قبرستان، گھڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچھری، اٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنا نے مصر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز ہے الہذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبه میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔
(غنیہ و بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ ۲ مصر کے لیے وہاں کا حاکم رہنا ضرور ہے اگر بطورِ دورہ وہاں آگیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (رد المحتار و بہار شریعت)
مسئلہ ۳ گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے۔

کیا شہر میں کئی جگہ جمعہ ہو سکتا ہے؟

مسئلہ ۴ شہر میں کئی جگہ جمعہ ہو سکتا ہے۔ چاہے شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں۔ (در مختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائرِ اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکتِ اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے نیز دفعہ حرج کے لیے تقدیر جائز رکھا گیا ہے تو خاموختہ جماعت پر اگنڈہ کرنا^(۱) اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔

جمعہ کون قائم کر سکتا ہے؟

اور ایک بہت ضروری بات جس کی طرف لوگوں کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور

..... ۱
منتشر

نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہانیا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا، یہ ناجائز ہے۔ اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں سلطنتِ اسلامی نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا عالم، فقیہ، سنی، صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکامِ شرعیہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہذا، ہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں لیکن عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطورِ خود کسی کو امام نہیں بناسکتے، نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

دوسری شرط: بادشاہ کا بیان

بادشاہ اس سے مراد سلطانِ اسلام یا اس کا نائب ہے جس کو سلطان نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یو ہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریشی نہ ہو یا اور کوئی شرط نہ ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ (در مختار اور رد المحتار وغیرہ)

تیسرا شرط: وقت کا بیان

جمعہ کا وقت، وقتِ ظہر ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے، اُس وقت کے اندر جمعہ ہونا چاہیے تو اگر جمعہ کی نماز میں، اگرچہ تشهید کے بعد عصر کا وقت آگیا تو جمعہ باطل ہو گیا، ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

چوتھی شرط: خطبہ کا بیان

جمعہ کے خطبہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہوا رنماز سے پہلے ہوا اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے ضروری ہے یعنی کم سے کم خطبی کے سواتین مرد ہوں اور انی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھایا تھا پڑھایا عورتوں اور بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا۔

مسئلہ ۵ خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

(در مختار و بہار شریعت)

خطبہ کس کو کہتے ہیں؟

مسئلہ ۶ خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے لہذا اگر صرف ایک بار الْحَمْدُ لِلّهِ یا سُبْحَنَ اللّهِ یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّهُ کہا تو فرض ادا ہو گیا لیکن خطبہ کو اتنا مختصر کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ اگر دونوں مل کر طویل مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑے میں۔ (غنية و در مختار و بہار)

خطبہ میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

مسئلہ ۸ خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں: خطبی کا پاک ہونا، کھڑا ہونا، خطبہ سے پہلے خطبی کا بیٹھنا، خطبی کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کی رہنا،

حاضرین کا امام کی طرف متوجہ رہنا، خطبہ سے پہلے آعُوذُ بِاللَّهِ أَهْسَنَهُ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ کی شناء کرنا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی رسالت کی شہادت دینا، حضور پرورد بھیجننا، کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کا ہونا، دوسرے میں حمد و شناء و شہادت و درود کا اعادہ کرنا اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا کرنا، دونوں خطبے ملکے ہونا، دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا، مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پشت ہو اور خلفائے راشدین و عُمَّیْن مکرر میں حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو۔ بہتر یہ ہے کہ دوسری خطبہ اس سے شروع کریں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ تَحْمِدُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَوْمُنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَامُضِلٌّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلُهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ

سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ۔^(۱)

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے باکیں ہو تو امام کی طرف مژجاجئے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے مد طلب کرتے ہیں اور مغفرت اپنے فضولوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگتے ہیں کرنے والانہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور ہمارے مدحگار محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

لوگوں کی گرد نیں پھلانے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے، خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالیٰ مکری، در مختار، غنیۃ و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۹ بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو رام ہے مثلاً مالک رقاب الامم^(۱) کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (در مختار)

مسئلہ ۱۰ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا خطبہ پڑھنے میں بات کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطبی نے نیک بات کا حکم دیا یا بُری بات سے منع کیا تو اس میں حرج نہیں۔ (عالیٰ مکری و بہار)

مسئلہ ۱۱ عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں ملا نا خلاف سنت متواترہ ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی زبان ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر پند و نصائح^(۲) کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

(بہار شریعت)

پانچویں شرط: جماعت

یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہونے چاہیں ورنہ جمعہ نہ ہوگا۔

(ہدایہ، شرح و قایہ، عالیٰ مکری، قاضی خان)

مسئلہ ۱۲ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اُن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور ا لوگوں کی گرد نوں کامال ک
نصیحتیں ②

۱..... لوگوں کی گرد نوں کامال ک

اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔ (عالیٰ محکمہ، ردار المحتار)

چھٹی شرط: اذن عام

اس کا یہ مطلب ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا جمعہ نہ ہوا۔ (عالیٰ محکمہ)

مسئلہ ۱۳ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہو گا کہ ان کے آنے میں خوف فتنہ ہے۔ (ردار المحتار)

جمعہ واجب ہونے کے لیے شرطیں

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہراً افضل۔

پہلی شرط شہر میں مقیم ہونا۔

دوسری شرط صحّت۔ یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یادیری میں اچھا ہو گا۔ (غینیۃ شیخ فانی)^(۱) مریض کے حکم میں ہے۔ (قاضی خان، در مختار و فتح القدیر)

..... وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہو گئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا اور اس کی کمزوری زائل ہونے اور صحّت بحال ہونے کی امید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۵، ص ۱۷۱)

مسئلہ ۱۴ جو شخص بیمار کا تیمار دار^(۱) ہوا اور جانتا ہے کہ جمود کو جائے گا تو مرضیں و قتوں میں پڑ جائے

گا اور اس کا کوئی پرسان حال^(۲) نہ ہو گا تو اس تیمار دار پر جمعہ فرض نہیں۔ (در مختار و بہار)

تپیری شرط آزاد ہونا۔ غلام پر فرض نہیں اور اس کا آقامت کر سکتا ہے۔

(عالمگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۱۵ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے، اُس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔

(عالمگیری)

چھوٹی شرط مرد ہونا۔ عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

پانچھویں شرط بالغ ہونا۔

چھٹی شرط عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے واجب ہونے کے لیے عقل و بالغ شرط ہے۔

سما توپیں شرط انکھیارا ہونا۔ اندھے پر جمعہ فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلی کوچوں میں بلا تکلف پھرتا ہے اور بلا پوچھھے اور بلا مدد و گار کے جس مسجد میں چاہے پہنچ جاتا ہے۔ (در مختار و بہار)

آٹھویں شرط چلنے پر قادر ہونا۔ یعنی: آپا بھی پر جمعہ فرض نہیں لیکن ایسا انگڑا جو مسجد تک جا سکتا ہے اُس پر جمعہ فرض ہے۔ (در مختار وغیرہ)

نوبیں شرط قید میں نہ ہونا۔ یعنی قیدی پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر کسی دین کی وجہ سے قید

حال پوچھنے والا، مددگار

۱..... بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا

②

کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کر سکتا ہے تو اس پر فرض ہے۔

وسویں شرط خوف نہ ہونا۔ اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ذر ہے یا مفلس قرضدار کو قید ہونے کا ذر ہے تو اس پر فرض نہیں۔ (در المحتان)

گیارہویں شرط آندھی یا پانی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی یہ چیز اگر اتنی سخت ہیں کہ ان سے نقصان کا خوف ہو تو جمعہ فرض نہیں۔

مسئلہ ۱۲ جمعہ کی امامت ہروہ مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہے اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض، مسافر، غلام (در المختار، هدایہ، قاضی خان، فتح القدیر) یعنی جب کہ سلطانِ اسلام یا اُس کا نائب یا جس کو اُس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہیں تینوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لاقی امامت کو اجازت دی ہو، یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو تو وہ پڑھا سکتا ہے چاہے مریض و مسافر و غلام ہی کیوں نہ ہو۔ نہیں کہ بطورِ خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۳ جس پر جمعہ فرض ہے اُسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔

مسئلہ ۱۴ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریکی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت کریں یا بعد میں یوہیں جنمیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر آذان و اقامۃ ظہر کی نماز تنہا تہرا پڑھیں، جماعت ان کے لیے بھی منع ہے۔ (در المختار)

مسئلہ ۱۹ علاماء فرماتے ہیں: جن مسجدوں میں جمع نہیں ہوتا اُنہیں جمعہ کے دن ظہر کے

وقت بذر کھیں۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۲۰ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز آذان و اقامت کے ساتھ باجماعت

پڑھیں۔ (عالیٰ گیری و بہار) نمازِ جمعہ کے لیے پہلے سے جانا اور مساوک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوبصورگانا اور پہلی صفائی میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔

(عالیٰ گیری، غنیہ وغیرہ)

خطبے کے کچھ اور مسائل

جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے ختم نماز تک نماز و آذان کا اور ہر قسم کا کلام منع ہے البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یہیں جو شخص سنت یا فل پڑھ رہا ہے جلدی جلدی پوری کرے۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۲۱ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا پینا سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امرٰ بِالْمَعْرُوفٰ^(۱) ہاں خطیب امرٰ بِالْمَعْرُوفٰ کر سکتا ہے، جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبہ کی آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چپ رہنا اجوب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۲۲ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ

1..... بھلانی کا حکم دینا

کاشا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ یاد بانے سے بتائیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (در مختار و ردار مختار و بہار)

مسئلہ ۲۳ خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع

ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے، خطبہ میں ڈروڈ شریف پڑھتے وقت خطیب کا دامیں باسیں منہ کرنا بدعوت ہے۔

مسئلہ ۲۴ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل

میں ڈروڈ شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔ یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (در مختار و بہار وغیرہ)

جمعہ کے علاوہ دیگر خطبوں کا حکم

خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ جیسے عیدین و نکاح وغیرہ کا

خطبہ (در مختار و بہار)

سمیٰ کب واجب ہے؟

مسئلہ ۲۵ پہلی آذان کے ہوتے ہی سمیٰ واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سمیٰ کے معنی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز ہے اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔ کھانا کھار ہاتھا کہ آذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ ڈر ہو کہ کھائے گا تو جمعہ جاتا رہے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔

جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالیٰ مگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۶ خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ آذان دی جائے سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر کے پاس ہو، اس لیے کہ مسجد کے اندر آذان کہنے کو فقہاً کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (خلاصہ و عالمگیری و قاضی خان)

مسئلہ ۲۷ آذان ثانی بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اُسے سن کر حاضر ہو۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۲۸ خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۲۹ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے۔ دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جب کروہ ما ذون^(۱) ہو۔

مسئلہ ۳۰ نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سَبِّح اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَكَ پڑھے مگر ہمیشہ اسی کونہ پڑھ کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔

مسئلہ ۳۱ جمع کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ منوع ہے۔ (در مختار و بہار وغیرہ)

فائدہ

جمع کے دن رو جیں جمع ہوتی ہیں لہذا زیارت قبور کرنی چاہیے۔ (در مختار و بہار)

۱..... ما ذون: جس کو اجازت دی گئی۔ (۱۴ منہ)

عیدِین کا بیان

عیدِین (یعنی عید و بقر عید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمع واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمع کے لیے یہ صرف اتنا فرق ہے کہ جمود میں خطبہ شرط ہے اور عیدِین میں سنت ہے۔ اگر جمود میں خطبہ نہ پڑھا تو جمع نہ ہوا اور عیدِین میں نہ پڑھا تو نماز ہو گئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمود کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدِین کا نماز کے بعد اگر عیدِین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا تو بُرا کیا مگر نماز ہو گئی، لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدِین میں نہ آذان ہے نہ اقامت۔

صرف دوبار اتنا کہنے کی اجازت ہے: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔^(۱)

(قاضی، عالمگیری، در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱ بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا مگر اسی وبدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ و بہار)

مسئلہ ۲ گاؤں میں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریکی ہے۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۳ عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن کٹوانا، غسل کرنا، مسوک کرنا، اپچھے کپڑے پہننا، نیا ہوتونیا اور نہ دھلا، انگوٹھی^(۲) پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، عیدگاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پہلے چند کھجور میں کھالینا، تین پانچ سات یا

۱ نمازِ باجماعت تیار ہے۔ **۲** کس چیز کی اور کسی انگوٹھی جائز ہے؟ مسئلہ: مرد کے لیے صرف چاندی کی وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم ایک نگ کی ایک انگوٹھی پہنی جائز ہے اس کے سوا کسی قسم کی کوئی انگوٹھی جائز نہیں۔ لوبا، پیتل اور دھاتوں کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں سب کو ناجائز ہے بلکہ عورتوں کو سونے چاندی کے سوالو ہے، تابے، پیتل وغیرہ کا ہر زیور ناجائز ہے۔ ۱۴۷

کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجور یہ نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھا لے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا۔ لیکن اگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب^(۱) کیا جائے گا۔ (رد المحتار وغیرہ) خوشی ظاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان اور وقار سے اور بیچی نگاہ کیے جانا، آپس میں مبارک باد دینا، یہ سب با تین مستحب ہیں۔

مسئلہ ۴ راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (در مختار و رد المحتار و بہار)

مسئلہ ۵ عیدگاہ سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو، اُس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔

(جوہرہ، عالمگیری، بہار)

مسئلہ ۶ عیدین کی نماز کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ سورج ایک نیزہ کے برابر اونچا ہو جائے اور ضخوہ کبریٰ یعنی نصف الشہار شرعی تک رہتا ہے لیکن عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی۔ (هدایہ، قاضی خان، در مختار) زوال سے مراد نصف الشہار شرعی ہے جس کا بیان وقت کے بیان میں گزرا۔ (بہار)

نماز عید کا طریقہ

یہ ہے کہ دور کعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے پھر شناپڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے، پھر ہاتھ

.....سر کلش و ملامت ۱

اٹھائے اور اللہ اکبُر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں جب چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے تو امام اَعُوذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ آہستہ پڑھ کر زور سے الْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے الْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبُر کہہ اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبُر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہو گیا کہ عید میں زائد تکبیر چھ ہوئیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریک کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے ان چھیوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین سُبْحٰنَ پڑھنے کے برابر سکتے کرے اور عید دین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الْحَمْد کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے اور دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سَبِّح اسَمَّ اور دوسری میں هَلْ اَتَكَ (در مختار و بہار)

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور جمعہ کے خطبے میں جو چیزیں سنت ہیں وہ عید دین کے خطبے میں بھی سنت ہیں اور جو باتیں جمعہ کے خطبے میں مکروہ ہیں وہ عید دین کے خطبے میں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبے سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبے سے قبل نوبار اور دوسرے خطبے سے قبل سات بار اور منبر سے اُترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبُر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری، در مختار و بہار)

مسئلہ ۷ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اُسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔ (عالیٰ مکاری، در مختار)

مسئلہ ۸ امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور تب رکوع میں شامل ہو اور اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بلاہاتھا عید کی تکبیریں کہے پھر اگر اُس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں۔ اب ان کونہ کہے گا۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

مسئلہ ۹ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھٹی ہوئی رکعت پورا کرنے کھڑا ہوا۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھٹی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ آخر رکعت میں سلام پھر نے سے پہلے شریک ہوا تو اپنی دونوں رکعتیں تکبیروں کے ساتھ پوری کرے۔ (عالیٰ مکاری وغیرہ)

عید، بقر عید کی نماز کا وقت اور مدت

مسئلہ ۱۲ کسی عذر کی وجہ سے عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر^(۱)) کے

..... بادل ۱

سبب چاندنیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گز ری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے، جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف الشہار شرعی تک اور اگر بلاعذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ (قاضی خان، عالمگیری، درمختار و بہار)

مسئلہ ۱۱ عید الاضحی تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحی کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (قاضی خان، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجه تک نہ جامت بنوائے نہ ناخن کٹوائے (رد المحتار و بہار) بعد نماز عید مصافحہ^(۱) و معاشرۃ^(۲) کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے۔ (وشاح الجید و بہار شریعت)

تکبیر تشریق کیا ہے؟

تکبیر تشریق نویں ذی الحجه کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مُسْتَحِبَّہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب

۱..... مصافحہ: با تھہ ملانا۔ (۱۴ من) ۲..... معاشرۃ: گلے ملتا۔ (۱۴ من)

ہے اور تین بار کہنا افضل ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَلَّهِ الْحَمْدُ۔ (تنویر الابصار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: تکبیر تشریق سلام پھر نے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل
نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصد اوضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ
سہواؤ تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد و ضرورت گیا، کہہ لے۔ (رد المحتار و در مختار و بہار)

تکبیر تشریق کس پر واجب ہے اور کب واجب ہے؟

مسئلہ ۱۶: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتداء کی
اگرچہ وہ اقتداء کرنے والا عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور یہ لوگ اگر مقیم کی
اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (در مختار و بہار)

مسئلہ ۱۷: تکبیر تشریق ان آیام میں جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور فضل و سنت و وتر کے
بعد نہیں البتہ نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (در مختار)

گھن کی نماز

سورج گھن

سورج گھن کی نماز سنت موکدہ ہے اور چاند گھن کی نماز مستحب ہے۔ سورج گھن کی
نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے
تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لیے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر

سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تھا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔

(در مختار و رد المحتار)

مسئلہ ۱ گھن کی نماز اس وقت پڑھیں جب سورج میں گھن لگا ہو، گھن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گھن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گھن کی حالت میں اس پر آبرآ جائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۲ ایسے وقت گھن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا منوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعائیں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔

(جوہرہ ورد المحتار)

مسئلہ ۳ گھن کی نمازنفل کی طرح دور رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں جیسے اور نمازوں میں کرتے ہیں۔

مسئلہ ۴ گھن کی نماز میں نہ آذان ہے، نہ اقامۃ، نہ بلند آواز سے قراءۃ اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دور رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دور رکعت پر سلام پھیریں یا چار رکعت پر۔ (رد المحتار و در مختار و فتح القدير)

مسئلہ ۵ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں **الصلة جامعۃ**.^(۱)

(در مختار وفتح القدير)

مسئلہ ۶ افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کرے جب بھی حرج نہیں۔ (عالمنگیری)

۱ نمازِ جماعت تیار ہے۔

مسئلہ ۸ اگر یاد ہو تو سورہ بقرۃ اور آل عمران کی برابر بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و تجوید میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں، یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول دیں۔ خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصایا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔

(در مختار و بہار و فتح القدیر)

مسئلہ ۹ سورج گھن اور جنازہ دونوں کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوهرہ و بہار)

مسئلہ ۱۰ چاند گھن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا پڑھیں۔ (در مختار هدایہ ، عالمگیری فتح القدیر) امام کے علاوہ دو، تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت)

خوف و مصیبت کے وقت نماز مستحب ہے

مسئلہ ۱۱ تیز آندھی آئے یاد میں سخت اندر ہیری چھا جائے یارات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ^(۱) بر سے یا اولے^(۲) پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک بات پائی جائے ان سب کے لیے دور کعت نماز مستحب ہے۔

(عالمگیری و در مختار وغیرہ)

1..... باش

2..... بخارات کے جنمے ہوئے قطرے جو باش کے ساتھ برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں۔

مَآخِذُ و مَرَاجِعُ

كتاب	كتاب	كتاب	كتاب
حلية الاولياء	الشفاء	دارالنشر بيروت ١٤٣٠هـ	تفسير بيضاوى
دارالكتب العلمية بيروت ١٤٣٨هـ	احياء العلوم	باب المدينة كراچي	حاشية الجمل على المجالين
مركز الابنات برؤسات رضا ہند	مجموعۃ رسائل امام غزالی	دارالكتب العلمية بيروت ١٤٣١هـ	مصنف عبد الرزاق
داراصادر بيروت ١٤٠٠هـ	تاریخ بغداد	دارالكتب العلمية بيروت ١٤٣٩هـ	بخاری
کوئٹہ ١٤٣٦هـ	فتاوی بزاریہ	دارالمعرف بيروت ١٤٣٥هـ	ابن ماجہ
کوئٹہ ١٤٣٩هـ	فتح القدير	دارالمعرف بيروت ١٤٣٨هـ	ترمذی
باب المدينة كراچی	تمکیل الایمان	دارالكتب العلمية بيروت ١٤٣٦هـ	نسائی
نوری رضویہ پاکستان لاہور	شرح المقاصد	مدينة الاولیاء ملتان	دارقطنی
مدينة الاولیاء ملتان	الصواعق المحرقة	داراحیاء التراث العربی ١٤٣٢هـ	معجم کبیر للطبرانی
دارالكتب العلمية بيروت ١٤٢١هـ	المیزان الکبری الشعرانیہ	دارالفنکر بيروت	مرقاۃ المفاتیح
باب المدينة كراچی	شرح العقائد النسفیہ	فرید بک اشال لاہور ١٤٣٢هـ	نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری
دارالكتب العلمية بيروت	شرح المواقف	کوئٹہ	أشعة اللمعات

مکتبۃ المدینہ کراچی رضافا و نڈیشن لاہور	جد الممتاز فتاویٰ رضویہ	مطبعة عثمانیہ مصر ۱۳۱۶ھ کتب خانہ اشاعت اسلام وبیلی	الدوانی علی العقائد العضدية تحفة اثنا عشریہ
مکتبۃ المدینہ کراچی	بہار شریعت	باب المدینہ کراچی	شرح فقہ الاکبر
شبیر اور زلاہور	فتاویٰ فیض رسول	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ پشاور	نور الایضاح فتاویٰ قاضی خان
سُنی و ارشادت علویہ رضویہ فیصل آباد ۱۴۲۳ھ	مذکروہ علمائے اہلسنت	دارالعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ دارالعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ	در مختار رد المحتار
اوارة تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۴۱۳ھ	تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہندواران کے خلفاء	دارالعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ دارالعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ	حاشیۃ الطھطاوی علی ^۱ الود
دار الفکر بیروت	تهذیب الاسماء واللغات	کوئٹہ	عالیٰ مگیری
ترقی اردو بورڈ کراچی	اردو لغت	دار الفکر بیروت ۱۳۲۱ھ	

جنت کی دعا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، سروردیشان، سردارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کیا تو جنت دعا کرتی ہے کہ یا اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل کر دے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یا اللہ عزوجل اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

(ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة الجنة ونعيمها، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۱)

شعبہ تحریج مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ کتب و رسائل

- 01 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02 بہار شریعت، جلد اول (حصہ ۱) (کل صفحات: 1360)
- 03 بہار شریعت جلد دوم (حصہ ۷ تا ۱۳) (کل صفحات: 1304)
- 04 امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (کل صفحات: 59)
- 05 عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 06 گلستان عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 07 بہار شریعت (سولہواں حصہ) (کل صفحات: 312)
- 08 تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 09 اپھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
- 10 جنتی زیور (کل صفحات: 679)
- 11 علم القرآن (کل صفحات: 244)
- 12 سوانح کربلا (کل صفحات: 192)
- 13 اربعین حنفی (کل صفحات: 112)
- 14 کتاب العقاد (کل صفحات: 64)
- 15 منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
- 16 اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
- 17 آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
- 18 فتاویٰ اہل سنت (سات حصے) (کل صفحات: 24)
- 19 حق و باطل کافر ق (کل صفحات: 50)

(کل صفحات 249) بہشت کی کنجیاں 26
(کل صفحات 207) جہنم کے خطرات 27
(کل صفحات 346) کراماتِ صحابہ 28
(کل صفحات 78) اخلاق الصالحین 29
(کل صفحات 875) سیرت مصطفیٰ 30
(کل صفحات 133) آئینہ عبرت 31
(کل صفحات 1332) بہار شریعت جلد سوم 32
(کل صفحات 470) جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلdest 33
(کل صفحات 49) فیضان نماز 34
(کل صفحات 16) ۱۹ دُرود و سلام 35
(کل صفحات 20) فیضان یسٰ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم 36
(کل صفحات 195) سرمایہ آخرت 37
(کل صفحات 692) مکاشفۃ القلوب 38
(کل صفحات 758) سیرت رسول عربی 39
(کل صفحات 274) قانون شریعت 40

”بِسْمِ اللَّهِ“ لکھنے کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٗ عَنِ الْعُبُوْبِ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اللہ عزوجلٰ کی تعظیم کیلئے عَمَدَہ شکل میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ تحریر کیا اللہ عزوجلٰ اسے بخش دے گا۔“

(فیضان سنت، ج ۱، ص ۸۶، بحوالہ الد رالمنثور، ج ۱، ص ۲۷، دارالفکر بیروت)

نیکٹ نہماں ہے بننے کیلئے

ہر فخرات بعد مذہب اپ کے بیان ہونے والے دعویٰتِ اسلامی کے بندھواد نہیں ہرے اچھائی میں رضاۓ الہی کیسے اپنی اپنی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائے ۔ ملتُوں کی تربیت کے لئے مذہبی قاطلے میں عاشقان رسول کے ساتھ ہر ۱۰ دن سڑا اور ۲ روزانہ "گلبر مدینہ" کے ڈرینے مذہبی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر مذہبی وہ کمپلی ہارن اپنے بیان کے ذمے وار کو ختم کروانے کا مہول بنائیں۔

میرا مذہبی مقصد: "بھگا پتی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" ایت‌ثَّاتَ اللَّهُ مُنْهَل۔ اپنی اصلاح کے لیے "مذہبی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مذہبی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ ایت‌ثَّاتَ اللَّهُ مُنْهَل



ISBN 978-969-631-918-4

0126266



فیضانِ مدینہ، محدث سیدنا ابراران، پرانی سبزی مذہبی، بابِ المدینہ (سری)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net